هو الفتاح العليم

المفتاح الجديد

للجزء الأول من كتاب تسهيل الأدب في لسان العرب

کلید جدید ۱

برائے

عربی کا معلم حصہ اوّل

مصنفہ

مولوی عبدالستار خان

قدیمی کتب خانہ
مقابل آرام باغ
کراچی ۱

هو المفتاح العليم

المفتاح الجديد

الجزء الاول من كتاب تسهيل الادب فی لسان العرب

کلید جدید ۱

برائے

عربی کا معلم حصۂ اول

مصنفہ

مولوی عبد الستار خان

قدیمی کتب خانہ
مقابل آرام باغ
کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

عربی کا معلم جدید حصہ اول کی یہ نئی کلید ہے۔ اس میں جو مشقیں عربی سے اردو اور اردو سے عربی بنانے کے لئے پیش کی گئی ہیں اُن کو اِس کلید میں حل کر دیا گیا ہے۔ نیز بعض مشکل سوالات کے جوابات بھی لکھ دئے ہیں تاکہ طالبین اپنے کام کی صحت اور غلطی کو جانچ سکیں۔

جو شائقین بطور خود عربی سیکھنا چاہتے ہیں اُن کے پاس کلید کا رہنا نہایت ضروری ہے اسی طرح مدارِس میں تعلیم پانے والے وہ ذہین اور شائق طلبہ جو اپنا عربی کا مطالعہ مدرسہ کی محدود تعلیم سے آگے بڑھانا چاہتے ہوں انھیں بھی کلید کی سخت ضرورت ہے۔

مگر کلید کے استعمال کی شرط یہ ہے کہ پہلے بطور خود اپنی پوری استعداد اور توجہ سے کام لے کر عربی سے اردو اور اردو سے عربی میں ترجمہ کرنے کی کوشش کریں اس کے بعد کلید سے اپنے کام کا مقابلہ کرکے جانچیں کہ غلطی تو نہیں ہوئی ہے؟ اگر ہوئی ہے تو اس کی وجہ سمجھنے کی کوشش کریں۔ پھر کلید کے مطابق اپنی غلطیوں کو درست کرلیں۔

پھر بھی کچھ شکوک باقی ہوں تو اپنے شہر کے کسی عالم عربی سے دریافت کرلیں۔

اس کلید میں ترجمہ کے اندر بقدر امکان زبان کے محاورے کا خیال رکھا گیا ہے بعض جگہ خطوط وحدانی کے درمیان لفظی ترجمہ بھی لکھ دیا ہے یا تفہیم مطلب کے لئے کوئی لفظ بڑھا دیا گیا ہے فقط

خادم افضل اللسان

عبدالستار خان

ماہ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مشق نمبر (۱)

عربی سے اُردو

(۱) مخصوص[۱] گھر (۲) مخصوص پھل (۳) مخصوص نماز اور مخصوص زکوٰۃ (۴) کچھ روٹی اور کچھ دودھ (۵) کوئی نیک یا کوئی بدکار (۶) خوبصورت یا بدصورت (۷) پانی اور روٹی (۸) کھجور اور دودھ (۹) ایک جاہل اور ایک عالم (۱۰) آدمی اور گھوڑا (۱۱) کوئی سبق اور کوئی کتاب (۱۲) عادل یا ظالم (۱۳) ایک اونٹ اور ایک گھوڑا۔

اُردو سے عربی

(۱) فَرَسٌ (۲) اِنْسَانٌ (۳) رَجُلٌ وَفَرَسٌ (۴) خُبْزٌ وَمَاءٌ (۵) اِنْسَانٌ وَتَمْرٌ وَبَيْتٌ (۶) اَلصَّلٰوةُ وَالْعَالِمُ (۷) اَلصَّالِحُ اَوِ الْفَاسِقُ (۸) اَلْاِنْسَانُ اَوِ الْفَرَسُ (۹) اَللَّبَنُ وَالْخُبْزُ (۱۰) اِنْسَانٌ وَفَرَسٌ (۱۱) اَلْقَبِيْحُ وَالْحَسَنُ [یا اَلْجَمِيْلُ] (۱۲) قِطٌّ وَوَلَدٌ (۱۳) اَلْقَمَرُ وَالشَّمْسُ (۱۴) اَلْجَمَلُ اَوِ الْفَرَسُ۔

مشق نمبر ۲

عربی سے اُردو

(۱) بزرگی والا اللہ (۲) بزرگ رسول (۳) ایک شاندار محل (۴) چھوٹا گھر

[۱] آل کے معنی "مخصوص" کے ہیں مگر ہر جگہ آل کے معنی کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۵) ایک ستھرا باغ (۶) ایک میٹھی کھجور (۷) میٹھی کھجور (۸) ایک نیک بادشاہ (۹) کھارا سمندر (۱۰) کوئی اچھی چیز (۱۱) اچھا مرد (۱۲) پیغمبر محمدؐ (۱۳) ایک بڑا بخشنے والا رب (۱۴) ایک بڑا گناہ (۱۵) ایک بُرا مرد (۱۶) نمکین پنیر (۱۷) ایک عمدہ روٹی اور ایک میٹھی کھجور (۱۸) نیک مرد اور سخی بادشاہ (۱۹) ایک سُرخ سیب (۲۰) میٹھا تربوز (۲۱) سُرخ گلاب کا پھول۔

اُردو سے عربی

(۱) اَلْبَيْتُ الْمَشِيْدُ (۲) اَلْبَيْتُ الصَّغِيْرُ (۳) زَهْرٌ حَسَنٌ [یا جَمِيْلٌ] (۴) اَلرَّجُلُ الْقَبِيْحُ (۵) اَلشَّارِعُ الْعَرِيْضُ (۶) رَجُلٌ صَالِحٌ (۷) اَللَّبَنُ الْحُلْوُ (۸) اَلْمَلِكُ الْعَادِلُ (۹) اَلْقَصْرُ الْعَظِيْمُ (۱۰) اَلدَّرْسُ السَّهْلُ (۱۱) فَرَسٌ حَسَنٌ (۱۲) تَمْرٌ حُلْوٌ (۱۳) اَلْمَحَلُّ الصَّغِيْرُ (۱۴) اَلْفَرَسُ الْجَيِّدُ (۱۵) اَلْبَيْتُ الْوَسِيْعُ (۱۶) اَلْخُبْزُ الْجَيِّدُ اَوِ اللَّبَنُ الطَّيِّبُ (۱۷) وَلَدٌ صَالِحٌ وَوَلَدٌ فَاسِقٌ (۱۸) اَلْمَسْجِدُ الْكَبِيْرُ وَبُسْتَانٌ صَغِيْرٌ۔

مشق نمبر ۳

عربی سے اُردو

(۱) اطمینان والی جان (۲) ایک لمبی رات (۳) حکمت سے بھرا ہوا قرآن (۴) ایک تند ہوا (۵) انصاف کرنے والا خلیفہ (۶) ایک اچھا شہر اور ایک بڑا بخشنے والا رب (۷) ایک شاندار مکان (۸) ایک بھڑکائی ہوئی آگ (۹) ایک نیک لڑکی (۱۰) سچی ہند (۱۱) خوبصورت دلہن (۱۲) طلوع ہونے والا سورج اور

ڈوبنے والا چاند (۱۳) فرض نماز (۱۴) آب وتاب والی فاطمہ (۱۵) بڑی خوبصورت لڑکی (۱۶) ایک لمبی لڑائی (۱۷) طرفہ جو شاعر ہے (۱۸) علامہ رشید۔

اُردو سے عربی

(۱) اِبْنَةٌ حَسَنَةٌ [یا جَمِیلَةٌ] (۲) اَلْخَلِیفَةُ الصَّالِحُ (۳) اَلرَّجُلُ الْحَکِیمُ (۴) اَلزَّکٰوةُ الْفَرِیضَةُ (۵) صَلٰوةٌ فَرِیضَةٌ (۶) لَیْلَةٌ صَغِیرَةٌ (۷) اَلنَّهَارُ الْکَبِیرُ (۸) اَلشَّیْءُ الطَّیِّبُ (۹) اَلْعَرُوسُ الْقَبِیحَةُ (۱۰) اَلشَّمْسُ الْغَارِبَةُ وَالْقَمَرُ الطَّالِعُ (۱۱) اَلرِّیحُ الشَّدِیدَةُ (۱۲) اَلنَّهْرُ الطَّوِیلُ (۱۳) اَلْحَرْبُ الطَّوِیلَةُ (۱۴) اَلْیَدُ الْقَصِیرَةُ (۱۵) قَلْبٌ مُطْمَئِنٌّ (۱۶) مُحَمَّدُ نِ الصَّالِحُ (۱۷) فَاطِمَةُ الْعَلَّامَةُ۔

مشق نمبر ۴

عربی سے اُردو

(۱) نیک معلم [اُستاد] (۲) دو نیک اُستانیاں (۳) نیک اُستاد لوگ (۴) محنتی اُستانیاں (۵) اندھیری رات (۶) ایک روشن چاند (۷) روشن آفتاب (۸) دو چمکدار آنکھیں (۹) گذشتہ سال (۱۰) ماہِ رواں [چالو مہینہ] (۱۱) بہتی نہریں (۱۲) ستھرے محلے (۱۳) ایک سُست درزن (۱۴) دو کھیلنے والی لڑکیاں (۱۵) دو تھکی ہوئی لڑکیاں (۱۶) دو ناخوش مرد (۱۷) آنے والے سال [جمع] (۱۸) چھوٹے جانور (۱۹) بہت سے سُست بڑھئی اور محنتی نوکر (۲۰) ناخوش زید (۲۱) خوشدل عمرو[1] (۲۲) کھلی نشانیاں (۲۳) ہمارا

[1] واو نہیں پڑھا جائیگا۔

لگائے ہوئے لکڑے۔

اردو سے عربی

(۱) عَيْنٌ لَامِعَةٌ (۲) رَجُلَانِ مُجْتَهِدَانِ (۳) اَلْخَبَّازُ الْمَشْغُولُ (۴) تَجَّارَانِ تَعْبَانَانِ (۵) اَلنَّهَارُ الْمُنِيْرُ (۶) اَلْخَيَّاطَاتُ الْحَسَنَاتُ [يا الْجَمِيْلَاتُ] (۷) اَلْخَادِمُوْنَ التَّعْبَانُوْنَ (۸) اَلْخَيَّاطُ الْكَسْلَانُ (۹) اَلْاَنْهُرُ الْجَارِيَةُ (۱۰) اَلْحَيَوَانَاتُ الْكَبِيْرَةُ (۱۱) اَلسَّنَةُ الْجَارِيَةُ (۱۲) اَلشَّهْرُ الْمَاضِيْ (۱۳) اَلسُّنُوْنَ الْمَاضِيَةُ (۱۴) اَلْخَادِمُ الْمَبْسُوْطُ۔

مشق نمبر ۵

عربی سے اردو

(۱) لڑکا کھڑا ہے (۲) لڑکی بیٹھی ہے

(۳) کیا لڑکا کھڑا ہے؟ ہاں وہ کھڑا ہے

(۴) کیا لڑکی کھڑی ہے؟ نہیں وہ بیٹھی ہے

(۵) یہ مرد بڑھئی ہے یا بھٹیارا؟ وہ بھٹیارا ہے بڑھئی نہیں ہے

(۶) کیا طرفہ کوئی شاعر ہے؟ ہاں وہ ایک مشہور شاعر ہے

(۷) کیا تم درزی ہو؟ ہم درزی نہیں بلکہ معلم ہیں

(۸) کیا وہ اُستانیاں ہیں؟ ہاں وہ نیک اُستانیاں ہیں

(۹) کیا آپ علامہ یوسف ہیں؟ میں یوسف ہوں لیکن میں علامہ نہیں ہوں

(۱۰) کیا زینب سست معلمہ ہے؟ نہیں وہ محنتی معلمہ ہے

(۱۱) کیا محلے پاکیزہ ہیں؟	ہاں وہ ستھرے محلے ہیں
(۱۲) کیا گائے فائدہ مند جانور نہیں ہے؟	کیوں نہیں! گائے ایک بہت ہی فائدہ مند جانور ہے

(۱۳) بیشک کتا ایک نگہبانی کرنے والا جانور ہے (۱۴) بیشک نیک عورت بیٹھی ہوئی ہے (۱۵) بیشک دو نیک عورتیں بیٹھی ہوئی ہیں (۱۶) بیشک استاد [جمع] اور استانیاں محنتی ہیں +

اُردو سے عربی

(۱) هَلِ الْوَلَدُ قَائِمٌ؟	لَا! هُوَ جَالِسٌ
(۲) هَلِ الْبِنْتُ جَالِسَةٌ؟	لَا! هِيَ قَائِمَةٌ
(۳) هَلِ الْوَلَدَانِ حَاضِرَانِ؟	نَعَمْ هُمَا حَاضِرَانِ
(۴) هَلِ الْبِنْتَانِ مُؤْمِنَتَانِ؟	نَعَمْ هُمَا مُؤْمِنَتَانِ
(۵) هَلِ النِّسَاءُ صَادِقَاتٌ؟	نعم هُنَّ صَادِقَاتٌ
(۶) هَلِ الْمُعَلِّمُ غَائِبٌ؟	لا! اَلْمُعَلِّمُ حَاضِرٌ
(۷) هَلْ هُمْ نَجَّارُوْنَ؟	لا! هُمْ خَيَّاطُوْنَ
(۸) هَلْ هُوَ يُوسُفُ؟	نعم هو يُوسُفُ
(۹) هل أَنْتَ مَحْمُوْدٌ؟	لا! انا حَامِدٌ
(۱۰) هَلِ الدَّارُ قَدِيْمَةٌ؟	لا! اَلدَّارُ جَدِيْدَةٌ
(۱۱) هل هُنَّ خَيَّاطَاتٌ؟	لا! هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ
(۱۲) هل أَنْتُمْ عَالِمُوْنَ أَمْ جَاهِلُوْنَ؟	مَا نَحْنُ بِجَاهِلِيْنَ
(۱۳) اَلَيْسَ الْفِيْلُ بِحَيَوَانٍ عَظِيْمٍ؟	بَلٰى! اَلْفِيْلُ حَيَوَانٌ عَظِيْمٌ

(۱۴) اَلْكَلْبُ قَائِمٌ اَمْ جَالِسٌ؟	لَيْسَ الْكَلْبُ بِقَائِمٍ بَلْ هُوَ جَالِسٌ

مشق نمبر ۶

عربی سے اُردو

(۱) سمندر کا پانی (۲) گائے کا دودھ (۳) بکری کا گوشت (۴) گھوڑے کا کان (۵) ماں باپ کی فرمانبرداری (۶) اللہ کا گھر (۷) سورج کی روشنی (۸) بازار میں اور گھر میں (۹) مسجد تک (۱۰) گھوڑے کے جیسا (۱۱) پانی اور نمک کے ساتھ (۱۲) دُلہن کے لئے (۱۳) انس رض سے (۱۴) سمندر کا پانی کھاری ہے (۱۵) گائے کا دودھ اور بکری کا گوشت دونوں اچھے ہیں (۱۶) لڑکے کا نام محمود ہے (۱۷) خوشبو دُلہن کے لئے ہے (۱۸) ہم مدرسہ جارہے ہیں (۱۹) اُستاد کرسی پر بیٹھا ہے [بیٹھے ہیں] (۲۰) مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے (۲۱) خدا کا غصہ ماں باپ کے غصے میں ہے (۲۲) علم کی آفت بُھول ہے (۲۳) دانائی کا سر اللہ کا خوف ہے (۲۴) بیشک عادل بادشاہ اللہ کا سایہ ہے زمین میں (۲۵) علم کا طلب کرنا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور عورت پر (۲۶) کُتا شیر جیسا نہیں ہے (۲۷) مال زید کے لئے [زید کا] نہیں ہے (۲۸) فاطمہ رض اللہ کے رسول محمد کی بیٹی وہ علی کی بیوی ہیں اور حسن رض وحسین رض علی رض کے دو بیٹے ہیں (۲۹) میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پاس مردود شیطان سے (۳۰) بہت ہی رحم کرنے والے بڑے مہربان خدا کے نام سے [شروع کرتا ہوں] (۳۱) تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ کے واسطے تعریف [سب تعریف] ہے (۳۲) اور اللہ ہی کے لئے ہے

مشرق اور مغرب (۳۳) بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت والا ہے (۳۴) سنو! بیشک اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے +

اُردو سے عربی

(۱) لَبَنُ الشَّاةِ (۲) رَأْسُ الْبَقَرِ (۳) اِطَاعَةُ الْوَالِدَةِ (۴) مَالُ زَيْدٍ (۵) أُذُنُ الْفِيْلِ (۶) ضَوْءُ الْقَمَرِ یا نُوْرُ الْقَمَرِ (۷) فِي الْبَيْتِ (۸) إِلَى السُّوْقِ (۹) لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ (۱۰) عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ (۱۱) اِسْمُ الْوَلَدِ حَامِدٌ (۱۲) هُمْ ذَاهِبُوْنَ إِلَى الْبَيْتِ (۱۳) نَحْنُ جَالِسُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ (۱۴) لَبَنُ الشَّاةِ لِلْبِنْتِ (۱۵) فِي اِطَاعَةِ الرَّسُوْلِ اِطَاعَةُ اللّٰهِ یا اِطَاعَةُ اللّٰهِ فِي اِطَاعَةِ الرَّسُوْلِ (۱۶) عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ هِيَ زَوْجَةُ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ (۱۷) هُوَ وَلَدُ الْأَمِيْرِ (۱۸) غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى الْمَلِكِ الظَّالِمِ (۱۹) لَيْسَ الْجَاهِلُ كَالْعَالِمِ (۲۰) لَيْسَ الطِّيْبُ لِلْوَلَدِ (۲۱) هِيَ بِنْتُ ابْنِ حَامِدٍ +

مشق نمبر ۷

کلماتِ ذیل کے اوزان

الفاظ	اوزان	الفاظ	اوزان	الفاظ	اوزان
رَجُلٌ	فَعُلٌ	شَرَفٌ	فَعَلٌ	شَرِيْفٌ	فَعِيْلٌ
أَشْرَافٌ	أَفْعَالٌ	مَلِكٌ	فَعِلٌ	مُلُوْكٌ	فُعُوْلٌ
رَحْمٌ	فَعْلٌ	رَحِيْمٌ	فَعِيْلٌ	رَحْمٰنٌ	فَعْلَانٌ
كَرَمٌ	فَعَلٌ	كَرِيْمٌ	فَعِيْلٌ	كِرَامٌ	فِعَالٌ

الفاظ	اوزان	الفاظ	اوزان	الفاظ	اوزان
عِلْمٌ	فِعْلٌ	عَالِمٌ	فَاعِلٌ	عُلَمَاءُ	فُعَلَاءُ
عَالِمُوْنَ	فَاعِلُوْنَ	عَقْرَبٌ	فَعْلَلٌ	غَضَنْفَرٌ	فَعَلَّلٌ
عَلَّامَةٌ	فَعَّالَةٌ	عَلَّمَ	فَعَّلَ	تَعْلِيْمٌ	تَفْعِيْلٌ
تَكَبُّرٌ	تَفَعُّلٌ	مُتَكَبِّرٌ	مُتَفَعِّلٌ	اِكْرَامٌ	اِفْعَالٌ

مشق نمبر ۸ (الف)

عربی سے اُردو

(۱) لمبی قلمیں (۲) فائدہ مند علوم (۳) بچے چھوٹے ہیں (۴) نیک مرد لوگ (۵) کتابیں مشکل ہیں (۶) سخت [کڑی] شرطیں (۷) آسان راستے (۸) پاک صحیفے (۹) ثابت شدہ حقوق (۱۰) وہ کشادہ شہر [جمع] ہیں (۱۱) دراز نیزے لوہے سے [کے] ہیں (۱۲) مسلمان عورتیں (۱۳) وہ مائیں ہیں (۱۴)* (۱۵) بیشک بیٹے اور بیٹیاں فرمانبردار ہیں (۱۶) ایلچی لوگ آج حاضر ہیں (۱۷) وہ غائب نہیں ہیں (۱۸) بعض شاعر لوگ نیکوں [اور] سچوں میں سے ہیں (۱۹) پاکیزہ جواہر چمکدار ہیں (۲۰) بیشک چوکیدار کتے مکان کے دروازے پر بیٹھے ہیں (۲۱) اچھی نصیحتیں فائدہ مند ہیں (۲۲) وہ انسان کے غلام ہیں اور رحم بخشنے والے [خدا] کے بندے ہیں (۲۳) اونچے درجے والے مدارس میں [ہائی سکولوں میں] معلم لوگ بڑے بڑے علماء ہیں (۲۴) خالی صندوقیں چائے کی پیالیوں کے لئے ہیں (۲۵) پڑوسیوں کے حقوق رشتہ داروں کے حقوق جیسے ہیں (۲۶) باغوں

* (۱۴) [illegible]

... سفرجل ہیں (۲۷) بیشک پرہیزگار لوگ باغوں اور نہروں میں ہوں گے (۲۸) اُس روز بہت سے چہرے تروتازہ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے اور بہت سے چہرے اس روز پژمردہ ہوں گے (۲۹) مال اور اولاد ناچیز زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والے نیک اعمال تیرے رب کے نزدیک زیادہ اچھے ہیں۔

مشق نمبر ۸ (ب)

جواب جمع میں

(۱) هَلْ عِنْدَكَ كِتَابٌ نَافِعٌ ؟	نَعَمْ عِنْدِي كُتُبٌ نَافِعَةٌ
(۲) هَلْ عِنْدَكَ سَيْفٌ قَاطِعٌ ؟	نَعَمْ عِنْدِي سُيُوفٌ قَاطِعَةٌ
(۳) هَلْ عِنْدَ حَامِدٍ رُمْحٌ طَوِيلٌ ؟	نَعَمْ عِنْدَ حَامِدٍ رِمَاحٌ طَوِيلَةٌ [يا طِوَالٌ]
(۴) هَلِ الْأَمِيرُ صَالِحٌ ؟	نَعَمْ اَلْأُمَرَاءُ صَالِحُونَ
(۵) هَلْ عِنْدَكَ ثَوْبٌ نَظِيفٌ ؟	نعم عِنْدِي ثِيَابٌ نَظِيفَةٌ
(۶) هَلِ الصُّنْدُوقُ فَارِغٌ ؟	نعم اَلصَّنَادِيقُ فَارِغَةٌ
(۷) هَلِ التِّلْمِيذُ حَاضِرٌ الْيَوْمَ ؟	نعم اَلتَّلَامِذَةُ حَاضِرُونَ الْيَوْمَ
(۸) هَلْ عِنْدَكَ فِنْجَانٌ ؟	نعم عِنْدِي فَنَاجِينُ
(۹) هَلْ عِنْدَكَ سَفَرْجَلٌ ؟	نعم عِنْدِي سَفَارِجُ
(۱۰) هَلْ هُوَ غَنِيٌّ ؟	نعم هُمْ أَغْنِيَاءُ
(۱۱) هَلْ هِيَ ابْنَةٌ صَالِحَةٌ ؟	نعم هُنَّ بَنَاتٌ صَالِحَاتٌ

(۱۲) أَعِنْدَكَ جَوْهَرٌ نَفِيسٌ؟	نعم عِنْدِي جَوَاهِرُ نَفِيسَةٌ
(۱۳) أَعِنْدَكَ مِفْتَاحُ الصُّنْدُوقِ؟	نعم عِنْدِي مَفَاتِيحُ الصَّنَادِيقِ؟
(۱۴) هَلْ فِي الْمَدْرَسَةِ أُسْتَاذٌ؟	نعم فِي الْمَدَارِسِ أَسَاتِذَةٌ؟
(۱۵) هَلْ فِي بُمْبَائِي مَكْتَبَةٌ كَبِيرَةٌ؟	نعم فِي بُمْبَائِي مَكَاتِبُ كَبِيرَةٌ

اُردو سے عربی

(۱) اَلرِّجَالُ الْمُسْلِمُونَ (۲) اَلسُّفُنُ الْكِبَارُ (۳) ثِيَابٌ نَفِيسَةٌ (۴) اَلْأَنْهُرُ الْجَارِيَةُ (۵) اَلْأَنْهُرُ جَارِيَةٌ (۶) اَلْأَشْهُرُ الْمَاضِيَةُ (۷) هُمُ الشُّهَدَاءُ الصَّادِقُونَ (۸) جَبَلَانِ عَالِيَانِ (۹) اَلرِّمَاحُ طَوِيلَةٌ [یا طِوَالٌ] وَالسُّيُوفُ قَاطِعَةٌ (۱۰) هَلْ أَنْتُمْ زَعْلَانُونَ (۱۱) لَا نَحْنُ مَبْسُوطُونَ (۱۲) بَعْضُ الْمُلُوكِ عَادِلُونَ [یا مِنَ الْعَادِلِينَ] (۱۳) فَنَاجِينُ الشَّايِ فَارِغَةٌ (۱۴) هَلْ أَنْتُمْ أَحِبَّاءُ (۱۵) نَعَمْ وَنَحْنُ أَقْرِبَاءُ (۱۶) اَلتَّلَامِذَةُ وَالْأَسَاتِذَةُ حَاضِرُونَ فِي الْمَدْرَسَةِ (۱۷) هُنَّ بَنَاتٌ لَاعِبَاتٌ (۱۸) اَلْمُؤْمِنُونَ أَحِبَّاءُ اللهِ (۱۹) اَلْبُيُوتُ الْعَالِيَةُ (۲۰) اَلْأَبْيَاتُ الْعَرَبِيَّةُ (۲۱) فِي الْقُرْآنِ مَوَاعِظُ نَافِعَةٌ ۔

مشق نمبر ۹ (الف)

عربی سے اُردو

(۱) شاگرد حاضر ہے (۲) شاگرد [جمع] حاضر ہیں (۳) دربان دروازے کے پاس کھڑا ہے اور کتا بیٹھا ہوا ہے (۴) لڑکے نے ایک کتے کو پتھر سے مارا

(۵) محمود مدرسہ سے آیا اور نماز کے لئے مسجد گیا (۶) حامد نے چڑیا گھر میں ایک شیر دیکھا (۷) یحییٰ نے امرود اور خالد نے انار کھایا (۸) احمد آیا ہنستا ہوا اور محمد گیا ہنستا ہوا (۹) عورتیں موٹر میں سوار ہو کر دہلی گئیں (۱۰) میں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو نمازِ عید کے لئے عیدگاہ جاتے دیکھا (۱۱) لڑکے اور لڑکیاں عصر کے بعد تفریح کے لئے باغ جایا کرتے ہیں (۱۲) بغداد میں ایک بہتی نہر ہے جو دجلہ [کے نام] سے مشہور ہے (۱۳) فاطمہؓ جنت میں [جنتی] عورتوں کی سردار ہے (۱۴) ایک انصاف پسند قاضی [جج] گھوڑے پر سوار ہو کر آیا (۱۵) میں نے دو انصاف پسند ججوں کو کچہری میں بیٹھے ہوئے دیکھا (۱۶) کیا وہ ظالم [بے انصاف] جج ہیں؟ (۱۷) نہیں بلکہ وہ عادل جج ہیں (۱۸) ہندوستان میں ایک اونچا پہاڑ ہے جو ہمالیہ [کے نام] سے مشہور ہے (۱۹) دونوں لڑکے اور دونوں لڑکیاں کالج گئے (۲۰) میں نے خلیل کو اور سعید کو میدان میں کھیلتے ہوئے دیکھا (۲۱) اس بات میں آنکھ والوں [عقل والوں] کے لئے ایک نصیحت ہے

مشق نمبر ۹ (ب) کی تشریح

(۱) اَلْأَسَاتِذَةُ .... وَالتَّلَامِذَةُ .... یہ دونوں مبتدا ہیں ان کی خبر کی جگہ خالی ہے۔ اس جگہ قائمون، جالسون، حاضرون، غائبون وغیرہ کوئی لفظ رکھنا چاہئے مثلاً اَلْأَسَاتِذَةُ جَالِسُوْنَ وَالتَّلَامِذَةُ قَائِمُوْنَ۔

(۲) .... جَالِسَةٌ عَلَى .... اس میں مبتدا اور مجرور کی جگہ خالی ہے۔ مبتدا کی جگہ اَلْمُعَلِّمَةُ، زَيْنَبُ، فَاطِمَةُ وغیرہ اور مجرور کی جگہ الکرسیِّ،

اَلدُّکَّانِ وغیرہ رکھ سکتے ہو۔

(۳) جَاءَ ...... رَاکِبًا عَلٰی ...... اس میں فاعل اور مجرور کی جگہ خالی ہے فاعل کی جگہ حَامِدٌ، خَالِدٌ، اَلْقَاضِیْ وغیرہ اور مجرور کی جگہ اَلْفَرَسِ، السَّیَّارَۃِ، النَّاقَۃِ وغیرہ رکھ سکتے ہو۔

(۴) رَءٰی .... جَالِسًا ...... اَلْبَابِ اس میں فاعل، مفعول اور حرف جارّ کی جگہ خالی ہے۔ فاعل کی جگہ زید وغیرہ کسی کا نام، مفعول کی جگہ کَلْبًا یا رَجُلًا وغیرہ اور حرف جار کی جگہ عَلٰی، فِیْ یا عِنْدَ وغیرہ رکھ سکتے ہو۔

(۵) ...... اَنْھَارًا ...... فِی الْھِنْدِ اس میں فعل، فاعل اور صفت کی جگہ خالی ہے۔ فعل فاعل کی جگہ رَاَیْتُ اور صفت کی جگہ جَارِیَۃً، کَبِیْرَۃً وغیرہ رکھ سکتے ہو۔

(۶) فِی الْھِنْدِ ...... جَارِیَۃٌ۔ اس میں مبتدا کی جگہ خالی ہے خبر پہلے آگئی ہے کیونکہ جار مجرور مل کر خبر بن سکتے ہیں مبتدا نہیں بن سکتے مبتدا کی جگہ اَنْھَارٌ رکھ سکتے ہو جَارِیَۃٌ اس کی صفت ہو جائیگی۔

(۷) ھَلْ ذَھَبَ ...... اِلٰی ...... ؟ اس میں فاعل اور مجرور کی جگہ خالی ہے۔ فاعل کی جگہ کسی کا نام اور مجرور کی جگہ کسی جگہ کا نام جیسے اَلْمَدْرَسَۃِ، السُّوْقِ وغیرہ رکھ سکتے ہو۔

(۸) ...... اَسَدًا وَفِیْلًا فِیْ ...... اس میں فعل و فاعل اور مجرور کی جگہ خالی ہے۔ فعل و فاعل کی جگہ رَاَیْتُ یا رَءٰی حَامِدٌ وغیرہ اور مجرور کی جگہ حَدِیْقَۃِ الْحَیَوَانَاتِ وغیرہ رکھ سکتے ہو۔

(۹) ...... عَلِيٌّ ...... عَلٰى ...... اس میں پہلے فعل کی جگہ خالی ہے وہاں فعل رکھو مثلاً جَاءَ یا ذَهَبَ پھر فاعل کے بعد حال کی جگہ خالی ہے جیسے رَاكِبًا۔ پھر حرف جر کے بعد مجرور کی جگہ خالی ہے اس جگہ اَلْفَرَسِ یا النَّاقَةِ رکھ سکتے ہو +

(۱۰) ...... وَ ...... رَاكِبَيْنِ ...... اس میں فعل وفاعل اور واو کے بعد پھر فاعل اور رَاكِبَيْنِ کے بعد جار ومجرور کی جگہ خالی ہے۔ فعل کی جگہ جَاءَ یا ذَهَبَ اور فاعل کی جگہ کسی کا نام رکھ سکتے ہو اور جار کی جگہ عَلٰى اور مجرور کی جگہ کسی سواری کا نام رکھ سکتے ہو +

(۱۱) يَذْهَبُ ...... اِلَى ...... الظُّهْرِ اس میں فاعل کی جگہ اَبِيْ، اَخِيْ یا کسی کا نام اور مجرور کی جگہ کسی جگہ کا نام اور اس کے بعد قَبْلَ یا بَعْدَ رکھ سکتے ہو +

(۱۲) ...... عُثْمَانَ ...... مَكَّةَ ...... اَمَامَ الْكَعْبَةِ اس میں فعل وفاعل کی جگہ رَأَيْتُ یا رَاٰى زَيْدٌ رکھ سکتے ہو عُثْمَانَ مفعول ہے۔ اس کے بعد حرف جار کی جگہ فِيْ رکھ سکتے ہو۔ پھر مَكَّةَ کے بعد حال بتانے والے لفظ کی جگہ خالی ہے وہاں جَالِسًا یا قَائِمًا رکھ سکتے ہو + له

مشق نمبر ۱۰

عربی سے اردو

(۱) اے لڑکے! کیا تیرا نام عبد الکریم ہے؟	نہیں اے سیدہ! بلکہ میرا نام عبد اللہ ہے۔
(۲) اے عبد اللہ! کیا تو بنی ہاشم سے ہے؟	ہاں میری سیدہ! ہم ہاشم کی اولاد ہیں۔
(۳) عبد الرحمٰن کیا یہ تمہاری کتاب ہے؟	جی ہاں جناب! یہ میری کتاب ہے۔

له اس کے بعد آنے والی "اردو سے عربی ترجمہ" کی مشق ص ۳۶ میں دیکھو

(۴) کیا یہ تمہارے دوستوں کا گھر ہے؟	نہیں! یہ اُن کا گھر نہیں ہے بلکہ ہمارا گھر ہے۔
(۵) کیا یہ تمہارے بھائی کی کتاب نہیں ہے؟	کیوں نہیں وہ میرے بھائی کی کتاب ہے۔
(۶) خلیل! کیا تمہارا کوئی بھائی ہے؟	ہاں میرے استاد! میرے دو بھائی ہیں۔
(۷) کیا وہ تمہاری چھوٹی بہن ہے؟	جی ہاں! وہ میری چھوٹی بہن ہے۔
(۸) کیا یہ محمد کا بھائی ہے؟	نہیں! وہ عبدالرحمٰن کا بھائی ہے۔
(۹) کیا تم نے محمد کے بھائی کو دیکھا ہے؟	جی ہاں! محمد کا بھائی مدرسہ میں میرا ساتھی ہے۔
(۱۰) کیا یہ محمد کے بھائی کی کتاب ہے؟	ہاں! وہ اس کے بھائی کی کتاب ہے۔
(۱۱) کیا تم نے خالد کی دونوں بیٹیوں کو دیکھا ہے؟	جی ہاں! اس کی دونوں بیٹیاں صاحب علم اور صاحب جمال ہیں۔
(۱۲) کیا تمہارے دونوں ہاتھ صاف ہیں؟	ہاں! میرے دونوں ہاتھ صاف ہیں۔
(۱۳) کیا تمہارے اُستادوں کے کپڑے نفیس ہیں؟	جی ہاں! اُن کے کپڑے پاکیزہ ہیں۔
(۱۴) کیا تمہارے پاس چاندی کی گھڑی ہے؟	جی ہاں! اور میری ماں کے پاس ایک گھڑی سونے کی ہے۔
(۱۵) کیا تم پر اس کے کچھ درم ہیں؟	ہاں! مجھ پر اس کے کچھ درم ہیں اور اس پر میرے کچھ دینار ہیں۔
(۱۶) کیا بادشاہ کا بیٹا اور اس کی بیٹی شملہ گئے ہیں؟	نہیں! بلکہ وہ دونوں حیدرآباد جانے والے ہیں۔

(۱۷) قوم کا سردار اُن کا خادم [ہوتا] ہے (۱۸) ہمارے منھ میں ایک زبان اور

بہت سے دانت ہیں (۱۹) تمھاری زبان عربی ہے اور ہماری زبان ہندی ہے (۲۰) ابوبکرؓ کا بڑا لڑکا عبداللہ ہے (۲۱) ابوبکرؓ اور عمرؓ دونوں پیغمبرِ خدا کے سُسرے ہیں اور عثمانؓ اور علیؓ دونوں اُن کے داماد ہیں (۲۲) ابوالحسن کی دونوں بیٹیاں اور اُس کے دونوں بیٹے نیک ہیں (۲۳) مسلمانوں کے مدرسہ کے معلّمین [ایسے] لوگ ہیں [جو] بڑے عالموں میں سے ہیں (۲۴) ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمھارے لئے تمھارے اعمال (۲۵) کیا تم میں کوئی سمجھدار آدمی نہیں ہے؟ (۲۶) اور تیرا رب بڑا بخشنے والا رحمت والا ہے (۲۷) بے شک میری نماز اور میری عبادتیں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ۔

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو صحیح اعراب لگاؤ اور وجہ بتاؤ

(۱) هُمَا غُلَامَانِ صَالِحَانِ۔ هُمَا مبتدا ہے اِس لئے حالتِ رفعی میں ہے لیکن وہ ضمیر ہے اور ضمیریں مبنی ہوتی ہیں اُن پر کوئی اعراب نہیں آتا۔ (دیکھو سبق ۱۰-۱) غُلَامَانِ خبر ہے۔ حالتِ رفعی میں تثنیہ کو ـَـانِ لگایا جاتا ہے (دیکھو سبق ۱۰-۴) صَالِحَانِ خبر کی صفت ہے۔ اِس لئے وہ بھی حالتِ رفعی میں ہے (دیکھو سبق ۱۰- تنبیہ ۱) ۔

(۲) غُلَامَا زَيْدٍ۔ غُلَامَا تثنیہ مضاف ہے اِس لئے اُس کا نُونِ اعرابی گرا دیا گیا ہے (دیکھو سبق ۱۱-۱) زَيْدٍ مضاف الیہ ہے اِس لئے مجرور ہے ۔

(۳) هُمْ مُعَلِّمُوْنَ۔ هُمْ مبتدا حالتِ رفعی میں ہے مگر مبنی ہونے کی وجہ سے اِس پر کوئی اعراب نہیں آتا۔ مُعَلِّمُوْنَ خبر ہے اس لئے حالتِ رفعی میں

ہے۔ جمع مذکر سالم کو حالتِ رفعی میں ـُـونَ لگاتے ہیں (دیکھو سبق ۱۰-۵) +

(۴) هُمْ مُعَلِّمُوا الْمَدْرَسَةِ۔ هُمْ مبتدا حالتِ رفعی میں ہے۔ مُعَلِّمُوْ خبر ہے اس لئے حالت رفعی میں ہے۔ دراصل مُعَلِّمُوْنَ ہے مگر مضاف ہونے کی وجہ سے نون گرا دیا گیا (دیکھو سبق ۱۱-۱)۔ الْمَدْرَسَةِ مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور

(۵) يَدَا[1] بِنْتِ الْحَسَنِ نَظِيْفَتَانِ وَرِجْلَاهَا وَسِخَتَانِ۔ يَدَا مبتدا ہے اس لئے حالتِ رفعی میں ہے۔ دراصل يَدَانِ ہے مضاف ہونے کی وجہ سے تثنیہ کا نون گرا دیا گیا ہے۔ بِنْتِ مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ پھر وہ مضاف بھی ہے اس لئے اس کی تنوین گرا دی گئی ہے کیونکہ مضاف پر نہ تو تنوین آتی ہے نہ اَلْ آتا ہے (دیکھو سبق ۷-۴) الْحَسَنِ مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ نَظِيْفَتَانِ خبر ہے اس لئے حالتِ رفعی میں ہے تثنیہ ہے اس لئے اس میں رفع کی علامت ـَـانِ لگائی گئی ہے۔ وَ حرفِ عطف ہے۔ حرف کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔ رِجْلَا مبتدا ہے اس لئے حالتِ رفعی میں ہے۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نون گرا دیا گیا ہے۔ هَا ضمیر مجرور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے اسے حالتِ جرّ میں کہا جائے گا۔ وَسِخَتَانِ خبر ہے اس لئے حالتِ رفعی میں ہے

(۶) إِنَّ النِّسَاءَ الصَّالِحَاتِ مُعَلِّمَاتٌ فِيْ مَدْرَسَةِ الْبَنَاتِ۔ إِنَّ حرف ہے اس کا کوئی اعراب نہیں۔ النِّسَاءَ مبتدا ہے۔ إِنَّ کی وجہ سے نصب دیا گیا ہے (دیکھو سبق ۶-۹) الصَّالِحَاتِ صفت ہے النِّسَاءَ کی

[1] حسن کی لڑکی کے دونوں ہاتھ صاف ہیں اور اس کے دونوں پاؤں میلے ہیں +

اِس لئے وہ بھی منصوب ہے مگر جمع مؤنث سالم کو حالتِ نصبی میں جرّ (زیر) دیا جاتا ہے (دیکھو سبق ۱۰-۶)۔ مُعَلِّمَاتٌ خبر ہے اِس لئے مرفوع ہے۔ فِیْ حرفِ جار اس کا کوئی اعراب نہیں۔ مَدْرَسَةِ مجرور ہے اَلْبَنَاتِ مضاف الیہ ہے اِس لئے مجرور ہے +

(۷) هٰذَا فَرَسُ غُلَامِ ابْنِ الْوَزِيْرِ (یہ وزیر کے بیٹے کے غلام کا گھوڑا ہے)۔ هٰذَا مبتدا ہے حالتِ رفعی میں۔ اسم اشارہ مبنی ہوتا ہے اِس لئے وہ ہر حالت میں یکساں رہتا ہے۔ فَرَسُ خبر ہے اس لئے مرفوع ہے مگر مضاف ہونے کی وجہ سے اس پر نہ تنوین آئی ہے نہ لام تعریف۔ غُلَامِ مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ پھر یہ مضاف بھی ہے اس لئے اس پر بھی نہ تنوین آئی، نہ اَلْ۔ ابْنِ مضاف الیہ ہے اِس لئے مجرور ہے۔ پھر یہ مضاف بھی ہے اِس لئے اس پر بھی اَلْ یا تنوین نہیں ہے۔ اَلْوَزِيْرِ مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ یہ کسی کی طرف مضاف نہیں ہے اس لئے اس پر لام تعریف آیا ہے۔ اَلْ نہ آتا تو تنوین آتی +

(۸) وَلَدُ الْمَرْءَةِ الْعَاقِلَةِ قَائِمٌ (عقلمند عورت کا لڑکا کھڑا ہے)۔ وَلَدُ مبتدا ہے اس لئے مرفوع ہے، مگر مضاف ہے اس لئے اس پر تنوین نہیں آسکتی۔ اَلْمَرْءَةِ مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ اَلْعَاقِلَةِ صفت ہے اَلْمَرْءَةِ کی اس لئے وہ بھی مجرور ہے۔ قَائِمٌ خبر ہے اس لئے مرفوع ہے +

(۹) ابْنُ الْمَرْءَةِ الْعَاقِلِ جَالِسٌ اَمَامَ الْمُعَلِّمِ۔ ابْنُ مبتدا ہے اس لئے مرفوع ہے۔ وہ مضاف بھی ہے اس لئے اس پر تنوین نہیں آئی۔ اَلْمَرْءَةِ

؎ عورت کا عقلمند بیٹا معلم کے سامنے بیٹھا ہے +

مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ اَلْعَاقِلُ صفت ہے اِبْنٌ کی اِس لئے وہ بھی مرفوع ہے۔ جَالِسٌ خبر ہے اس لئے مرفوع ہے۔ اَمَامَ[1] منصوب ہے کیونکہ ایسے اِسموں پر اکثر زبر ہی آیا کرتا ہے۔ اَلْمُعَلِّمُ مضاف الیہ ہے اِس لئے مجرور ہے +

(۱۰) بِنْتُ الرَّجُلِ الصَّالِحَةُ جَمِيْلَةٌ (مرد کی نیک لڑکی خوبصورت ہے)۔ بِنْتُ مبتدا ہے اِس لئے مرفوع ہے پھر مضاف بھی ہے اس لئے تنوین نہیں آئی۔ الرَّجُلِ مضاف الیہ ہے اِس لئے مجرور ہے۔ الصَّالِحَةُ صفت ہے مبتدا کی اِس لئے وہ بھی مرفوع ہے۔ جَمِيْلَةٌ خبر ہے اِس لئے مرفوع ہے +

(۱۱) اَرَأَيْتَ الْاَسَدَ الْكَبِيْرَ فِيْ حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ؟ اَ حرفِ استفہام ہے اس کا کوئی اعراب نہیں۔ رَأَيْتَ فعل ماضی واحد مذکر مخاطب۔ فعل ماضی مبنی ہوتا ہے اِس لئے اس کا کوئی اعراب نہیں۔ الْاَسَدَ مفعول ہے اِس لئے منصوب ہے۔ اَلْكَبِيْرَ صفت ہے مفعول کی اس لئے وہ بھی منصوب ہے فِيْ حرفِ جار ہے اس کا کوئی اعراب نہیں۔ حَدِيْقَةِ مجرور ہے حرف جار کی وجہ سے۔ اَلْحَيَوَانَاتِ مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے +

(۱۲) هَلْ هُوَ قَاضٍ عَادِلٌ؟ (کیا وہ ایک انصاف پسند قاضی ہے؟) هَلْ حرفِ استفہام ہے۔ حرف کا کوئی اعراب نہیں۔ هُوَ مبتدا۔ حالت رفعی میں مگر اسم ضمیر مبنی ہے اس کا کوئی اعراب نہیں۔ قَاضٍ خبر ہے اس لئے حالتِ رفعی میں ہے۔ لیکن وہ اسم منقوص ہے حالتِ رفعی و جرّی میں اِس پر کوئی ظاہری اعراب نہیں آسکتا۔ (دیکھو سبق ۱۰-۹) عَادِلٌ صفت ہے خبر کی اس لئے مرفوع ہے +

(۱۳) اَرَأَيْتَ الْقَاضِيَ الْعَادِلَ؟ اَ حرفِ استفہام۔ رَأَيْتَ فعلِ ماضی مبنی

[1] یہ لفظ ظرف مبہم ہے جو لفظ غیر معین جگہ یا وقت کا نام ہو اسے ظرف مبہم کہتے ہیں عبارت میں اکثر اس پر زبر پڑھا جاتا ہے۔

ہے۔ اَلْقَاضِيَ مفعول ہے اِس لئے منصوب ہے۔ اَلْعَادِلَ منصوب ہے کیونکہ مفعول کی صفت ہے۔

(۱۴) هَلْ ذَهَبَ الْقَاضِي الْعَادِلُ رَاكِبًا عَلَى النَّاقَةِ ؟ (کیا انصاف پسند قاضی اُونٹنی پر سوار ہو کر گیا؟) هَلْ حرفِ استفہام۔ ذَهَبَ فعل ماضی مبنی۔ اَلْقَاضِي حالتِ رفعی میں ہے کیونکہ فاعل ہے مگر اسمِ منقوص کو حالتِ رفعی میں ظاہری اعراب نہیں آتا۔ اَلْعَادِلُ مرفوع ہے کیونکہ فاعل کی صفت ہے۔ رَاكِبًا فاعل کی حالت بتلاتا ہے اِس لئے منصوب ہے (دیکھو سبق ۱۰-۲)۔ عَلَى حرفِ جار۔ النَّاقَةِ مجرور ہے حرفِ جار کی وجہ سے۔

(۱۵) ضَرَبَ أَبُوْ خَالِدٍ أَبَا حَامِدٍ (خالد کے باپ نے حامد کے باپ کو مارا)۔ ضَرَبَ فعل ماضی مبنی۔ أَبُوْ فاعل ہے اس لئے حالتِ رفعی میں ہے۔ أَبٌ کا رفع حالتِ اضافت میں واو سے آتا ہے (دیکھو سبق ۱۱-۲)۔ خَالِدٍ مجرور ہے کیونکہ مضاف الیہ ہے۔ أَبَا مفعول ہے اِس لئے حالتِ نصبی میں ہے۔ أَبٌ کا نصب حالتِ اضافت میں الف سے آتا ہے۔ حَامِدٍ مضاف الیہ ہے اِس لئے مجرور ہے۔

(۱۶) عُثْمَانُ رَأَى زَيْنَبَ عِنْدَ فَاطِمَةَ (عثمان نے زینب کو فاطمہ کے پاس دیکھا)۔ عُثْمَانُ مبتدا ہے اس لئے حالتِ رفعی میں ہے۔ یہ اسم غیر منصرف ہے اِس لئے اِس پر تنوین نہیں آتی (دیکھو سبق ۱۰-۷)۔ رَأَى فعل ماضی مبنی ہے۔ اِس میں فاعل کی ضمیر پوشیدہ ہے۔ زَيْنَبَ مفعول ہے اِس لئے حالتِ نصبی میں ہے۔ یہ بھی غیر منصرف ہے اس لئے تنوین نہیں آتی۔ عِنْدَ اسم ظرف کہلاتا ہے اِس پر اکثر زبر آیا کرتا ہے یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے۔ فَاطِمَةَ مضاف الیہ ہے

اس لئے حالتِ جرّی میں ہے۔ یہ بھی اسم غیر منصرف ہے جسے حالتِ جرّی میں زبر دیا جاتا ہے (دیکھو سبق ۱۰-۷)

(۷) يَا عَبْدَ الْكَرِيْمِ! هَلْ رَءَيْتَ مُعَلِّمِيْ مَدْرَسَتِنَا؟ یا حرفِ ندا مبنی۔ عَبْدَ منادیٰ مضاف ہے اس لئے اس کو زبر دیا گیا (دیکھو سبق ۱۱-۵) الْكَرِيْمِ مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ هَلْ حرفِ استفہام مبنی۔ رَءَيْتَ ماضی ہے مبنی۔ مُعَلِّمِيْ (دراصل مُعَلِّمِيْنَ) مفعول ہے حالتِ نصبی میں۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نونِ اعرابی گرا دیا گیا ہے۔ مَدْرَسَةِ مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے پھر وہ مضاف بھی ہے۔ نَا ضمیر مجرور متصل مبنی۔ مضاف الیہ ہے۔

اُردو سے عربی

(۱) هَلِ اسْمُكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ؟	نَعَمْ! اِسْمِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
(۲) يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ هَلْ هٰذَا كِتَابُكَ؟	لَا! هٰذَا كِتَابُ عَبْدِ اللّٰهِ
(۳) هَلْ عِنْدَكَ سَاعَةُ الذَّهَبِ؟	لَا! عِنْدِيْ سَاعَةٌ مِنَ الْفِضَّةِ
(۴) هَلْ هُوَ اَخُوْكَ الْكَبِيْرُ؟	نَعَمْ! هُوَ اَخِي الْكَبِيْرُ
(۵) هَلْ هٰذَا بَيْتُ ابْنِ الْوَزِيْرِ؟	لَا! هُوَ بَيْتُ ابْنِ الْمَلِكِ
(۶) هَلْ يَدَا اَخِيْكَ الصَّغِيْرِ نَظِيْفَتَانِ؟	نَعَمْ! بَلْ رِجْلَاهُ وَسِخَتَانِ
(۷) هَلْ رَءَيْتَ اَخَا حَامِدٍ؟	نَعَمْ! اَخُوْ حَامِدٍ وَلَدٌ طَيِّبٌ
(۸) هَلْ رَءَيْتَ اُخْتَيْ حَامِدٍ؟	نَعَمْ! اُخْتَاهُ جَالِسَتَانِ عِنْدَ اُمِّيْ
(۹) هَلْ مُعَلِّمُوْكُمْ جَالِسُوْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ؟	نَعَمْ! مُعَلِّمُوْنَا جَالِسُوْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ

مشق نمبر ۱۱

عربی سے اردو

(۱) یہی میرا مقصد ہے؟ (۲) یہ ایک خوبصورت عورت ہے (۳) یہ دونوں مرد بھائی بھائی ہیں (۴) وہ اشخاص بھائی بھائی ہیں (۵) اس لڑکے کی کتاب صاف ہے اور اسی طرح اس کا چہرہ (۶) لڑکے کی یہ کتاب میلی ہے (۷) اس لڑکی کا نام زینب ہے (۸) وہ مناظر اچھے ہیں (۹) یہ دونوں ہاتھ صاف ہیں (۱۰) یہ تیرا بھائی ہے یا وہ؟ (۱۱) وہ میرا چچا ہے اور یہ میرے چچا کا بیٹا ہے [میرا چچیرا بھائی ہے] (۱۲) یہ شخص میرا ماموں ہے اور وہ عورت میری خالہ ہے اور یہ میری پھوپھی ہے (۱۳) اس لڑکی کی صورت بُری نہیں ہے (۱۴) میری وہ دونوں بہنیں اُستانی کے سامنے کھڑی ہیں (۱۵) یہ امرود بہت ہی میٹھا ہے اور اسی طرح یہ انجیر (۱۶) وہ مکانات اُن دو شخصوں کے ہیں (۱۷) تیرے اِن دونوں ہاتھوں میں سُرخی ہے (۱۸) وہ کتاب ہے اُس میں کوئی شک نہیں ہے۔ ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لئے (۱۹) وہ لوگ ہدایت پر ہیں اپنے رب کی طرف سے۔ اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں (۲۰) کہا گیا کیا ایسا ہی ہے تیرا تخت؟ (۲۱) اس [عورت] نے کہا گویا کہ وہ وہی ہے (۲۲) بیشک ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں (۲۳) تو یہ دونوں [چیزیں] دو دلیلیں ہیں تیرے رب کی طرف سے فرعون کی جانب (۲۴) اس نے کہا تیرے رب نے ایسا ہی کہا ہے

اُردو سے عربی

(۱) هٰذَا الطَّبِيْبُ عَالِمٌ (۲) صَدِيْقِيْ هٰذَا غَنِيٌّ (۳) أُولٰئِكَ الْأَصْدِقَاءُ أَغْنِيَاءُ (۴) اِبْنُ الْمَلِكِ هٰذَا سَخِيٌّ (۵) هٰذَانِ أَخَوَانِ (۶) تِلْكَ النَّاقَةُ حَسَنَةٌ (۷) هٰذَا الْوَلَدُ الْحَسَنُ صَالِحٌ (۸) يَا عَبْدَ اللّٰهِ! هَلْ هٰذَا اِبْنُكَ؟ (۹) أُولٰئِكَ الْأَوْلَادُ قَائِمُوْنَ أَمَامَ أَبِيْهِمْ (۱۰) هٰذَا رَجُلٌ صَالِحٌ وَذَانِكَ فَاسِقَانِ (۱۱) تِلْكَ الْاِبْنَةُ صَالِحَةٌ وَكَذَالِكَ أُمُّهَا +

مشق نمبر ۱۲ (الف)

(۱) یہ کیا ہے؟	یہ پنسل ہے
(۲) اور وہ کیا ہے؟	وہ سیاہی کا قلم ہے
(۳) یہ کیا ہے؟	یہ دوات ہے
(۴) اور دوات میں کیا ہے؟	دوات میں سیاہی ہے
(۵) یہ دو شخص کون ہیں؟	یہ دونوں میرا چچا اور میرا ماموں ہیں
(۶) اور اُن دونوں کے درمیان وہ لڑکی کون ہے؟	وہ میری چھوٹی بہن زبیدہ ہے
(۷) تیرے پیچھے کون شخص بیٹھا ہے؟	وہ میرا بڑا بھائی حامد ہے
(۸) وہ اشخاص کون ہیں؟	وہ مدرسہ کے اساتذہ ہیں
(۹) وہ عورتیں کون ہیں؟	وہ لڑکیوں کے مدرسہ میں اُستانیاں ہیں
(۱۰) تیرا چھوٹا بھائی کہاں ہے؟	وہ مدرسے گیا

(۱۱) کب گیا؟	وہ ۲ دو گھنٹے پیشتر گیا
(۱۲) یہ کتاب کس کی ہے؟	یہ تو میری کتاب ہے
(۱۳) تیرا پروردگار کون ہے؟	اللہ میرا پروردگار ہے
(۱۴) تیرا نبی کون ہے؟	محمد رسولِ خدا میرے نبی ہیں
(۱۵) تیرا دین کیا ہے؟	اسلام میرا دین ہے

مشق نمبر ۱۲ (ب)

(۱) اے لڑکے! تیرا نام کیا ہے؟	جناب! میرا نام عبداللہ ہے
(۲) عبداللہ! تمھارے باپ کا نام کیا ہے؟	اُن کا نام احمد ابن محمّد ہے
(۳) تم کہاں کے [باشندے] ہو؟	ہم مکّہ کے باشندے ہیں
(۴) تم کہاں جا رہے ہو؟	ہم ہندوستان جا رہے ہیں
(۵) تمھارا حال کیسا ہے؟	الحمدللہ! ہم خیریت سے ہیں
(۶) خالد! تمھارے کتنے لڑکے ہیں؟	جناب! میرے پانچ لڑکے ہیں
(۷) مدرسہ میں کتنی لڑکیاں حاضر ہیں؟	جناب! آج پچاس لڑکیاں مدرسہ میں حاضر ہیں
(۸) تیرے بھائی بہنیں کتنے ہیں؟	میری ۲ دو بہنیں اور ایک بھائی ہے
(۹) یہ فربہ گائے کتنے کی ہے؟	یہ گائے ۲۰ بیس روپے کی ہے
(۱۰) تُو یہاں کیوں بیٹھا ہے؟	میں ایک ضروری کام کے لئے بیٹھا ہوں
(۱۱) اے موسیٰ! وہ تمھارے دائیں ہاتھ	وہ میری لاٹھی ہے

میں کیا ہے ؟	
(۱۲) اُس [زکریا] نے کہا یہ تیرے پاس کہاں سے [آیا] ؟	اُس [مریم] نے کہا وہ اللہ کے پاس سے [آیا] ہے
(۱۳) آج کے دن مُلک [حکومت] کس کے لئے ہے ؟	ایک زبردست اللہ کے لئے ہے
(۱۴) اللہ کی مدد کب [آئیگی] ؟	سُنو! اللہ کی مدد قریب ہے

مشق نمبر ۱۲ (ج)

ذیل کے سوالات کے ایک یا دو جواب یہاں لکھے جاتے ہیں، تم اُن کی جگہ اور جوابات لکھ سکتے ہو :-

(۱) مَا هٰذَا ؟	هٰذَا كِتَابٌ يا قَلَمٌ
(۲) مَا هٰذِهٖ ؟	هٰذِهٖ دَوَاةٌ يا بَقَرَةٌ
(۳) مَا ذَاكَ ؟	ذَاكَ قَلَمٌ يا تُفَّاحٌ
(۴) مَا تِلْكَ ؟	تِلْكَ دَوَاةٌ يا سَاعَةٌ
(۵) مَنْ هٰذَا ؟	هٰذَا اَخِيْ يا اَبِيْ
(۶) مَنْ هٰذَانِ ؟	هٰذَانِ اَخَوَانِ يا رَجُلَانِ عَالِمَانِ
(۷) مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟	هٰؤُلَاءِ اِخْوَانِيْ يا اَسَاتِذَةُ الْمَدْرَسَةِ
(۸) اَيْشِ اِسْمُكَ ؟	اِسْمِيْ اَحْمَدُ یا اور کچھ
(۹) اَيْنَ اَخُوْكَ يَا اَحْمَدُ ؟	اَخِيْ فِي الْبَيْتِ یا اور کچھ
(۱۰) مَا اسْمُ اَخِيْكَ ؟	اِسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ یا اور کچھ

(۱۱) مَنْ ضَرَبَ اَخَاكَ ؟	ضَرَبَهٗ اَبِیْ یا اور کچھ
(۱۲) مَنْ ضَرَبَ اَخِیْ ؟	ضَرَبَهُ الْاُسْتَاذُ یا اور کچھ
(۱۳) کَمْ لَكَ مِنَ الْاِخْوَانِ ؟	لِیْ ثَلٰثَةُ اِخْوَانٍ یا اور کچھ
(۱۴) بِنْتُ مَنْ هٰذِهٖ ؟	هٰذِهٖ بِنْتُ مَحْمُوْدٍ یا اور کچھ
(۱۵) اَیْنَ اَبُوْهَا ؟	اَبُوْهَا فِی الْبَیْتِ یا عَلَی الدُّکَّانِ
(۱۶) اَرَءَیْتَ اَبَاهَا ؟	نَعَمْ رَءَیْتُ اَبَاهَا یا مَا رَءَیْتُ اَبَاهَا
(۱۷) اَرَءَیْتَ بَیْتَ اَبِیْهَا ؟	لَا ! مَا رَءَیْتُ بَیْتَ اَبِیْهَا یا اور کچھ
(۱۸) اَیَّةُ النِّسَاءِ جَالِسَةٌ عِنْدَ اُمِّكَ ؟	هِیَ عَمَّتِیْ یا اور کچھ
(۱۹) کَیْفَ هٰذَا الْکِتَابُ سَهْلٌ اَمْ صَعْبٌ ؟	هٰذَا الْکِتَابُ سَهْلٌ جِدًّا یَا سَیِّدِیْ
(۲۰) مَتٰی ذَهَبَ اَبُوْكَ اِلٰی بَمْبَائِیْ ؟	هُوَ ذَهَبَ اَمْسِ (گذشتہ کل) یا اَلْیَوْمَ

اُردو سے عربی

(۱) مَنْ اَنْتَ ؟	اَنَا حَامِدٌ یَا سَیِّدِیْ
(۲) مَا اسْمُ اَبِیْكَ ؟	اِسْمُ اَبِیْ حَسَنُ ابْنُ عَلِیٍّ
(۳) کَمْ وَلَدًا لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَکَمْ بِنْتًا لَهٗ ؟	لَهٗ اِبْنٌ وَبِنْتَانِ
(۴) اَیَّةُ مَرْءَةٍ قَائِمَةٌ اَمَامَكَ ؟	هِیَ زَوْجَةُ اَخِیْ
(۵) مَا فِیْ یَدِهَا ؟	فِیْ یَدِهَا ثِیَابٌ
(۶) کَمْ رَجُلًا قَائِمٌ هُنَاكَ ؟	خَمْسَةُ رِجَالٍ قَائِمُوْنَ هُنَاكَ

(۷) كَمْ وَلَدًا حَاضِرٌ اَلْيَوْمَ؟	يَا سَيِّدِيْ! ثَلٰثُوْنَ وَلَدًا حَاضِرٌ اَلْيَوْمَ
(۸) يَا مَحْمُوْدُ! لِمَ قَائِمٌ اَنْتَ هٰهُنَا؟	اَنَا قَائِمٌ لِاَمْرٍ ضَرُوْرِيٍّ
(۹) بِكَمْ هٰذَا الْكِتَابُ؟	هٰذَا الْكِتَابُ بِخَمْسِ رُبِّيَّاتٍ
(۱۰) كَمْ اَخًا لَكَ يَا خَالِدُ؟	لِيْ اَخَوَانِ يَا سَيِّدِيْ
(۱۱) لِمَنْ هٰذَا الْكَلْبُ الصَّغِيْرُ؟	هٰذَا كَلْبُ خَالِيْ
(۱۲) اَيْنَ ذَاهِبُوْنَ اَنْتُمُ الْاٰنَ؟	نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ
(۱۳) مَتٰى ذَهَبَ اَخُوْكَ؟	هُوَ ذَهَبَ قَبْلَ سَاعَةٍ

سوالات نمبر ۲ میں "ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ"

لِمَنْ هٰذِهِ النَّاقَةُ الْفَارِهَةُ وَمَنْ رَاكِبٌ عَلَيْهَا؟ هَلْ هُوَ عَمُّكَ؟ وَاَيَّةُ مَرْءَةٍ قَائِمَةٌ عِنْدَ بَابِ دَارِكَ وَلِمَاذَا؟ وَمَنْ عَنْ يَمِيْنِهَا؟ هَلْ هُوَ وَلَدُهَا الْكَبِيْرُ؟ كَمْ لَكَ مِنَ النَّاقَاتِ يَا صَالِحُ وَكَمْ لَكَ مِنَ الْبَقَرَاتِ؟ كَمْ شَاةً عِنْدَكَ يَا حَامِدُ وَكَمْ بَقَرَةً؟ هَلْ اَرْسَلَ مَحْمُوْدٌ مَكْتُوْبًا اِلٰى اَبِيْهِ؟ نَعَمْ يَا سَيِّدِيْ كَمْ[1] مَكْتُوْبٍ اَرْسَلَ مَحْمُوْدٌ اِلٰى اَبِيْهِ لٰكِنْ مَا جَاءَ جَوَابٌ مِنْ عِنْدِهٖ۔

مرقومۂ بالا عبارت کا ترجمہ

یہ تیز رفتار اونٹنی کس کی ہے اور اس پر کون سوار ہے؟ کیا وہ تمہارا چچا ہے؟ اور کون سی عورت تمہارے دروازے کے پاس کھڑی ہے اور کیوں؟ اور اس کے دائیں کون ہے؟ کیا وہ اس کا بڑا لڑکا ہے؟ اے صالح تمہاری کتنی اونٹنیاں اور کتنی گائیں ہیں؟ اے حامد تمہارے پاس کتنی بکریاں اور کتنی

[1] اس جگہ کَمْ خبریہ ہے اس لئے اس کے بعد اسم کو جر دیا گیا ہے۔

گائیں ہیں؟ کیا محمود نے اپنے باپ کو خط بھیجا؟ جی ہاں جناب! محمود نے اپنے باپ کو کئی خط بھیجے لیکن اس کے پاس سے کوئی جواب نہیں آیا +

مشق نمبر ۱۳ (الف)

ماضی مجہول	ماضی معروف
وہ (یا قرآن) پڑھا گیا / قرآن پڑھا گیا	اس نے (یا رشید نے) قرآن پڑھا / رشید نے قرآن پڑھا
وہ دونوں (یا دو مرد) طلب کئے گئے	ان دونوں نے (یا دو مردوں نے) ایک کتاب پڑھی
وہ سب (یا مرد لوگ) طلب کئے گئے	انھوں نے (یا مردوں نے) قرآن پڑھا
وہ (یا ایک لڑکی) طلب کی گئی	اس نے (یا ایک لڑکی نے) ایک خط لکھا
وہ دونوں (یا دو لڑکیاں) بلائی گئیں	ان دونوں نے (یا دو لڑکیوں نے) دو خط لکھے
وہ سب (یا لڑکیاں) بلائی گئیں	انھوں نے (یا لڑکیوں نے) خطوط لکھے
تو لاہور بھیجا گیا	تو نے ایک سیب کھایا
تم دونوں کراچی بھیجے گئے	تم دونوں نے ایک انار کھایا
تم سب مکہ بھیجے گئے	تم سب نے ایک تربوز کھایا
تو (مؤنث) مدرسے بھیجی گئی	تو (مؤنث) نے علم طلب کیا
تم دونوں (مؤنث) گھر بھیجی گئیں	تم دونوں (مؤنث) نے علم طلب کیا
تم سب (مؤنث) شفاخانے بھیجی گئیں	تم سب (مؤنث) نے علم طلب کیا
میں (مذکر ومؤنث) دہلی بھیجا گیا یا بھیجی گئی	میں (مذکر ومؤنث) نے پانی پیا

ہم (مذکر، مؤنث، تثنیہ و جمع) نے دودھ پیا	ہم (مذکر، مؤنث، تثنیہ و جمع) کلکتہ بھیجے گئے

مشق نمبر ۱۳ (ب)

(۱) اے رشید! کیا تو نے قرآن پڑھا؟	ہاں جناب! میں نے اس کا ایک پارہ پڑھا
(۲) کیا تو نے اپنے باپ کو خط لکھا؟	جی ہاں! میں نے کل رات کو لکھا
(۳) سورج کب نکلا؟	اب تک سورج نہیں نکلا
(۴) کیا چاند غروب ہوا؟	ہاں چاند ایک گھنٹہ پیشتر غروب ہوا
(۵) اے مریم! آج تو نے کیا کھایا؟	جناب! میں نے دودھ کے ساتھ روٹی کھائی
(۶) تیرا باپ کہاں بھیجا گیا؟	میرا باپ الٰہ آباد بھیجا گیا
(۷) گھر میں کون داخل ہوا؟	وہ میری ماں گھر میں داخل ہوئی
(۸) اور کون اُس [گھر] سے نکلا؟	وہ میرے دونوں بھائی گھر سے نکلے
(۹) تیرے دونوں بھائیوں کو کس نے مارا؟	اُن دونوں کو میری ماں نے مارا
(۱۰) کیا مدرسہ کا دروازہ کھولا گیا؟	نہیں اب تک نہیں کھولا گیا
(۱۱) محمد اور رشید کیوں خوش ہوئے؟	اس لئے کہ وہ دونوں امتحان میں کامیاب ہوئے
(۱۲) سالانہ امتحان میں کتنے لڑکے کامیاب ہوئے؟	اس سال پچاس لڑکے کامیاب ہوئے
(۱۳) کیا تم نے ہماری بات سمجھی؟	ہم نے تمھاری بات نہیں سمجھی
(۱۴) تم نے میری بات کیوں نہیں سمجھی؟	کیونکہ تمھاری زبان ہندوستانی ہے
(۱۵) تجھے کچہری میں کیوں بُلایا گیا؟	مجھے گواہی کے لئے بُلایا گیا

(۱۶) بہن! تجھے شفاخانے کیوں بھیجا گیا؟	مجھے نرسنگ (بیماروں کی خدمت) کے لئے بھیجا گیا۔

مشق نمبر ۱۳ (ج)

(۱) کئی ایک چھوٹی سی جماعتیں بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آگئی ہیں (۲) جس نے کسی ایک جان [انسان] کو بغیر کسی جان [انسان کے معاوضہ کے] یا بغیر کسی فساد کے قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا (۳) انھوں نے کتنے ہی باغات اور چشمے اور کھیتیاں اور [کتنے ہی] شاندار مقامات چھوڑے (۴) مردوں کے لئے [بھی] ایک حصہ ہے ان چیزوں [مال و دولت] میں سے جو ماں باپ اور خویش و اقارب نے چھوڑی ہیں اور عورتوں کے لئے [بھی] ایک حصہ ہے ان چیزوں [مال و دولت] میں سے جو ماں باپ اور خویش و اقارب نے چھوڑی ہیں (۵) پس جس نے اس میں سے پیا وہ مجھ سے نہیں ہے (۶) تو ان میں سے تھوڑوں کے سوا [باقی سب نے] اس میں سے پیا (۷) تم پر روزے فرض کردئے گئے جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے (۸) اور جس وقت زندہ دفنائی [لڑکی] پوچھی جائیگی کہ وہ کس گناہ کے سبب قتل کی گئی؟

اُردو سے عربی

(۱) هَلْ أَكَلَ حَامِدٌ نِ الطَّعَامَ؟	لَا! مَا أَكَلَ حَامِدُ نِ الطَّعَامَ إِلَى الْآنَ
(۲) هَلْ شَرِبْتَ الْمَاءَ؟	نَعَمْ! أَكَلْتُ الطَّعَامَ وَشَرِبْتُ الْمَاءَ

(۳) مَاذَا أَكَلْتَ الْيَوْمَ؟	أَكَلْتُ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ
(۴) هَلْ ذَهَبَتْ أُخْتُكَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ؟	نَعَمْ! هِيَ ذَهَبَتْ قَبْلَ سَاعَةٍ
(۵) مَتَى طَلَعَتِ الشَّمْسُ؟	اَلْآنَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ
(۶) مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ؟	هٰؤُلَاءِ مُعَلِّمُو الْمَدْرَسَةِ
(۷) مَنْ هُوَ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ؟	هُوَ أَخِي الصَّغِيْرُ
(۸) هَلْ فَهِمْتُنَّ كَلَامِيْ؟	لَا! مَا فَهِمْنَا كَلَامَكُمْ
(۹) لِمَ مَا فَهِمْتُنَّ كَلَامِيْ؟	لِأَنَّ لِسَانَكُمْ عَرَبِيٌّ
(۱۰) هَلْ قُتِلَ أَسَدٌ يَا خَالِدُ؟	نَعَمْ! قُتِلَ أَسَدٌ كَبِيْرٌ
(۱۱) مَنْ قَتَلَ الْأَسَدَ؟	أَنَا قَتَلْتُ الْأَسَدَ يَا سَيِّدِيْ
(۱۲) أَيْنَ بُعِثَ خَادِمُكَ؟	هُوَ بُعِثَ إِلَى السُّوْقِ

مشق نمبر ۱۴ (الف)

(۱) کیا تو عربی زبان سمجھتا ہے؟	ہاں کچھ کچھ سمجھتا ہوں
(۲) یہ کتاب کون لکھتا ہے؟	وہ میری بہن مریم لکھتی ہے
(۳) ماشاء اللہ! وہ خوب لکھتی ہے اور تو نہیں لکھتا ہے؟	جناب! میں نہیں لکھتا کیونکہ میرے ہاتھ میں درد ہے
(۴) احمد! تم کہاں جاتے ہو؟	میں بازار جا رہا ہوں
(۵) بازار سے کب لوٹو گے؟	ابھی ایک گھنٹے میں لوٹونگا
(۶) اے لڑکو! تم کونسی کتاب پڑھتے ہو؟	جناب! ہم تسہیل الادب پڑھتے ہیں

(۷) کیا تم چائے پیتے ہو؟

ہم نہ چائے پیتے ہیں نہ کافی

(۸) کیا تم آج حاکم کے پاس بھیجے گئے؟ [کیا تمھیں حاکم کے پاس آج بھیجا گیا؟]

نہیں! بلکہ ہم کل ظہر بعد بھیجے جائیں گے [بلکہ ہمیں کل ظہر بعد بھیجا جائیگا]

(۹) تمھیں بمبئی میں کس نے بُلایا ہے؟

ہمیں ہمارے والد نے بمبئی بُلایا ہے

(۱۰) کیا تم جانتے ہو تمھیں اور تمھارے ماں باپ کو کس نے پیدا کیا؟

مجھے اور میرے والِدَین کو اللہ تعالٰے نے پیدا کیا

(۱۱) عائشہ! تو ہم سے کیا طلب کرتی ہے؟

میں تو صرف ایک [ایسی] کتاب طلب کرتی ہوں جو مجھے فائدہ پہنچائے

(۱۲) کیا تم نے کل ہم کو جامع مسجد میں دیکھا؟

نہیں بخدا ہم نے تمھیں وہاں نہیں دیکھا

(۱۳) کیا تم جنگ کی خبریں ریڈیو میں سُنا کرتے ہو؟

ہاں بخدا میں تو صبح شام سُنا کرتا ہوں

(۱۴) اور کیا تم اخبار پڑھا کرتے ہو؟

کیوں نہ پڑھوں۔ وہ تو بڑی ضروری بات ہے

(۱۵) اس جنگِ عظیم کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟

خدا کی پناہ اس کے شر سے۔ وہ تو اللہ کی سُلگائی ہوئی آگ ہے جس نے مشرق اور مغرب کو گرفت میں لے لیا ہے

مشق نمبر ۱۴ (ب) من القرآن

(۱) اور اللہ ہی کے لئے عزت ہے اور اس کے رسول کے لئے اور ایماندارول

کے لئے لیکن منافقین نہیں جانتے (۲) میرے لئے میرا عمل اور تمھارے لئے تمھارا عمل اور میں جو کچھ کروں اُس سے تم بَری ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو اُس سے میں بَری ہوں (۳) بیشک اللہ لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ [خود ہی] اپنے اوپر ظلم کیا کرتے ہیں (۴) کہہ دو [اے رسول] میں اپنی ذات کے لئے نہ نقصان کا مالک ہوں نہ فائدے کا (۵) جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں صرف آگ کھا رہے ہیں [بھر رہے ہیں] (۶) مجھے کیا ہوا ہے جو اُس ذات کی پرستش نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے؟ (۷) تو کیا وہ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کس طرح وہ پیدا کئے گئے ہیں اور آسمان کی طرف [نہیں دیکھتے] وہ کس طرح بلند کیا گیا ہے؟ (۸) [اے رسولؐ] کہہ دو اے کافرو! میں اس کو نہیں پُوجتا ہوں جس کو تم پُوجتے ہو اور نہ تم اُسے پُوجنے والے ہو جسے میں پُوجتا ہوں اور نہ میں اُس کو پُوجنے والا ہوں جسے تم نے پُوجا اور نہ تم اس کو پُوجنے والے ہو جس کو میں پُوجتا ہوں۔ تمھارے لئے تمھارا دین اور میرے لئے میرا دین (۹) وہ نہیں پوچھا جاتا اس چیز کی بابت جو وہ کرتا ہے اور وہ لوگ پوچھے جائینگے [اس کی بابت جو وہ کرتے ہیں] ؞

اُردو سے عربی

(۱) مَا تَقْرَءُ فِي الْمَدْرَسَةِ؟	يَا سَيِّدِي أَنَا أَقْرَءُ كِتَابَ تَسْهِيلِ الْأَدَبِ
(۲) هَلْ تَعْرِفُ أَخِي؟	نَعَمْ أَعْرِفُهُ
(۳) هَلْ يُفْتَحُ بَابُ الْبُسْتَانِ الْيَوْمَ؟	اَلْيَوْمَ لَا يُفْتَحُ بَابُ الْبُسْتَانِ

(۴) أَيْنَ ذَهَبَ الْبَوَّابُ	لَا أَعْلَمُ أَيْنَ ذَهَبَ
(۵) هَلْ تَذْهَبُ لِلتَّنَزُّهِ الْيَوْمَ؟	لَا يَا أَخِي! الْيَوْمَ أَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ
(۶) هَلْ أَكَلَ مَحْمُودٌ الطَّعَامَ؟	إِلَى الْآنَ مَا أَكَلَ [بَلْ] سَيَأْكُلُ الْآنَ
(۷) مَا تَعْبُدُونَ أَنْتُمْ؟	نَحْنُ لَا نَعْبُدُ إِلَّا اللّٰهَ
(۸) مَاذَا تَطْلُبُونَ مِنَّا؟	إِنَّمَا نَحْنُ نَطْلُبُ كِتَابًا
(۹) أَيَّ كِتَابٍ تَطْلُبُونَ مِنَّا؟	نَطْلُبُ مِنْكُمْ كِتَابَ سِيْرَةِ النَّبِيِّ
(۱۰) هَلْ تَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ كُلَّ يَوْمٍ؟	نَحْنُ نَقْرَءُ جُزْءًا مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ

عربی خط کا ترجمہ

میں نے اپنے چھوٹے بھائی کو ایک خط بھیجا اور اس میں لکھا:-

برادرِ عزیز! تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں-

تم سب بہت ہی خوش ہوگے جب معلوم کروگے کہ میں نے اور میرے ساتھیوں نے کتاب تسہیل الادب کا پہلا حصہ تھوڑے ہی عرصے میں پڑھ لیا اور اب ہم کسی قدر عربی زبان سمجھنے لگے ہیں- اسی لئے آج میں عربی میں خط لکھ رہا ہوں اور انشاء اللہ دو روز کے بعد ہم اس کتاب کا دوسرا حصہ شروع کریں گے۔

اے بھائی! تم یہ کتاب کیوں نہیں پڑھتے؛ وہ تو بہت ہی آسان ہے۔ پرانے عربی مدارس میں جو کتابیں رائج ہیں اُن کی طرح مشکل نہیں ہے۔ ہم نے اسے پڑھا تو آسان پایا اور تم بھی جب یہ کتاب شروع کروگے تو جان لوگے کہ عربی [ایسی] مشکل نہیں ہے جیسا کہ طالبین اسے خیال کرتے ہیں

میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے عافیت اور فائدہ مند علم اور نیک عمل طلب کرتا ہوں، آمین والسلام

تمہارا خیر اندیش

عبد الرحمٰن

مشق نمبر ۹ کا ایک حصہ جو صفحہ ۱۵ میں لکھنا چاہئے تھا۔ وہ غلطی سے چھوٹ گیا تھا اب اسے یہاں لکھا جاتا ہے۔

اُردو سے عربی

(۱) جَبَلٌ عَالٍ (۲) شَهْرَانِ مَاضِيَانِ (۳) بُسْتَانُ الْمُدُنِ وَسِيعَةٌ (۴) مِنْ مَكَّةَ [غیر منصرف ہونے کی وجہ سے حالتِ جرّی میں فتحہ دیا گیا۔ دیکھو درس ۱۰-۷] إِلَى مِصْرَ فَاصِلَةٌ [یا مَسَافَةٌ] بَعِيدَةٌ [یا طَوِيلَةٌ] (۵) رَأَيْتُ الْيَوْمَ نَهْرَيْنِ جَارِيَيْنِ [مفعول ہونے کی وجہ سے حالتِ نصبی میں ہے] (۶) أَفْرَاسُ ابْنِ أَحْمَدَ [غیر منصرف ہے اس لئے حالت جرّی میں فتحہ دیا گیا] فَارِهَةٌ (۷) جَاءَ عُثْمَانُ فِي مَكَّةَ رَاكِبًا [فاعل کی حالت بتاتا ہے اس لئے منصوب ہے۔ دیکھو درس ۱-۱-۲] عَلَى النَّاقَةِ الْفَارِهَةِ (۸) اَلْبَوَّابَانِ قَائِمَانِ عَلَى بَابِ بُسْتَانِ الْأَمِيرِ (۹) دَكَاكِينُ أَسْوَاقِ الْمُدُنِ مُزَيَّنَةٌ جِدًّا (۱۰) هَلِ الْقَاضِي الْعَادِلُ فِي الدِّيوَانِ؟

هو الفتاح العليم

المفتاح الجديد

للجزء الثاني من كتاب تسهيل الادب فی لسان العرب

کلیدِ جدید ۲

برائے

عربی کا معلم حصۂ دوم

مصنفہ

مولوی عبدالستار خان

قدیمی کتب خانہ
مقابل آرام باغ
کراچی

هو المفتاح العليم

المفتاح الجديد

للجزء الثاني من كتاب تسهيل الادب في لسان العرب

کلیدِ جدید ۲

برائے

عربی کا معلّم حصۂ دوّم

مصنّفہ

مولوی عبدالستار خان

قدیمی کتب خانہ
مقابل آرام باغ
کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلید جدید برائے عربی کا معلم حصہ دوم

(کلید حصہ اول میں چودہ مشقیں گزر چکیں۔ اس لئے دوسرا حصہ پندرھویں مشق سے شروع کیا گیا ہے)

مشق نمبر ۱۵

(۱) خلیل! تم ہر روز قرآن میں سے کتنا پڑھتے ہو؟	ہر روز اس میں سے ایک پارہ پڑھا کرتا ہوں لیکن آج میں نے صرف آدھا پارہ پڑھا (لیکن آج میں نے نہیں پڑھا مگر آدھا پارہ)
(۲) کیوں؟	کیونکہ میں نے مدرسہ کے اسباق رات میں نہیں لکھے تھے تو صبح میں لکھتا ہوا بیٹھ گیا۔
(۳) کیا تمھیں آج فجر کی جماعت ملی؟	الحمد للہ! ہر روز مجھے فجر کی جماعت ملتی ہے۔
(۴) تو اے خلیل تم بڑے نصیب والے ہو	جناب! میں آپ کے نیک گمان پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن فجر کی جماعت تو کوئی بڑا [بھاری] کام [بوجھ] نہیں ہے مگر (صرف) ان لوگوں پر (بوجھ ہے) جو غفلت کی نیند میں سوتے رہتے ہیں۔

(۵) بیٹا! تم نے سچ کہا۔ لیکن یہ تو صرف سعادتمندوں کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں دونوں جہان کی نیکبختی عطا فرمائے	آمین۔ اور جناب کے مراتب (بھی) اللہ تعالیٰ بلند کرے۔
(۶) خلیل! تم مدرسے کب جاتے ہو؟	ناشتے کے بعد جاتا ہوں۔
(۷) اور دوپہر کا کھانا کب کھاتے ہو؟	ہم لوگ دوپہر کا کھانا ظہر بعد کھاتے ہیں۔
(۸) مدرسہ قریب ہے یا دور؟	مدرسہ تقریباً آدھ میل دُور ہے۔
(۹) کیا ہمارے یہاں چائے پیو گے؟	بسروچشم (سر اور آنکھ پر) لیکن جناب میں نے صبح چائے پی ہے اور اس کے بعد میں کبھی بھی (چائے) نہیں پیتا۔
(۱۰) یہ چھوٹا لڑکا تمہارے ساتھ کون ہے؟	یہ ایک لڑکا ہے جس کے ماں باپ ہمارے پڑوس میں رہتے ہیں۔
(۱۱) وہ صاف نہیں ہے۔ کیا اس کا منہ نہیں دھویا جاتا ہے؟	آج اس کی ماں بیمار ہو گئی تو [اس لئے] اس نے اس کا منہ نہیں دھویا۔
(۱۲) کیا تم لوگ ہر روز عصر کے بعد کھیلا کرتے ہو؟	ہاں ہم ہر روز میدان میں کھیلتے ہیں۔
(۱۳) کھیل کے میدان سے تم کب لوٹتے ہو؟	میں مغرب سے ذرا پہلے لوٹتا ہوں۔
(۱۴) پھر کیا کرتے ہو؟	مغرب کی نماز کے بعد شام کا کھانا کھاتے ہیں اور دنیا کی خبریں ریڈیو میں سنا کرتے ہیں۔

(۱۵) کل رات کو تم نے کیا سنا؟	جناب! ایک ہیبتناک خبر سنی۔
(۱۶) وہ کیا؟	میں نے سنا کہ جاپان نے برطانیہ اور امریکہ کو رلایا اور برہما میں شکست دی اور وہ ہندوستان سے قریب آگیا ہے
(۱۷) میرے عزیز! تم نے سچ کہا اسی طرح اخبارات میں بھی خبریں آئی ہیں۔	اللہ تعالیٰ ہمیں اس بربادی کرنے والی جنگ سے محفوظ رکھے۔

اُردو سے عربی میں ترجمہ

(۱) یَا اَوْلَادُ کَمْ تَقْرَءُوْنَ مِنَ الْقُرْآنِ کُلَّ یَوْمٍ؟	نَقْرَءُ کُلَّ یَوْمٍ جُزْءًا مِنْهُ لٰكِنِ الْيَوْمَ مَا قَرَءْنَا اِلَّا نِصْفَ الْجُزْءِ۔
(۲) اَمَا حَفِظْتُمْ دُرُوْسَ الْمَدْرَسَةِ فِي اللَّيْلِ؟	لَا، بَلْ حَفِظْنَاهَا صَبَاحًا۔
(۳) مَتٰى تَذْهَبُوْنَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ يَا اَوْلَادُ؟	نَحْنُ نَذْهَبُ بَعْدَ الْفُطُوْرِ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ۔
(۴) هَلْ بَعُدَتِ الْمَدْرَسَةُ مِنْ بُيُوْتِكُمْ؟	نَعَمْ بَعُدَتِ الْمَدْرَسَةُ مِنْ بُيُوْتِنَا نَحْوَ مِيْلٍ۔
(۵) مَتٰى تَرْجِعُوْنَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ؟	نَرْجِعُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ قُبَيْلَ الظُّهْرِ۔
(۶) هَلْ تَحْصُلُ لَكُمْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟	نَعَمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تَحْصُلُ لَنَا جَمَاعَةُ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ۔
(۷) كَيْفَ ذٰلِكَ؟	لِاَنَّ الْمَدْرَسَةَ اِنَّمَا تُفْتَحُ صَبَاحًا

۸) فَمَاذَا تَفْعَلُوْنَ بَعْدَ الظُّهْرِ؟	فِیْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ۔ نَرْقُدُ [یَا نَقِیْلُ] لہ سَاعَةً۔
۹) مَاذَا تَفْعَلُ بَعْدَ الْعَصْرِ یَا اَحْمَدُ؟	یَا سَیِّدِیْ اَنَا اَذْهَبُ اِلَی الْبُسْتَانِ لِلتَّنَزُّهِ۔
۱۰) هَلْ تَقْرَءُ الْجَرِیْدَةَ کُلَّ یَوْمٍ؟	اِیْ وَاللّٰهِ اَنَا اَقْرَءُ الْجَرَائِدَ کُلَّ یَوْمٍ فِی الْمَکْتَبَةِ۔

مشق نمبر ۱۶ (الف)

(۱) بچے نے دودھ پیا (۲) حامد کے بھائی نے تیرے باپ کو بُلایا (۳) ہم نے آج مچھلی اور چاول کھائے (۴) حامد کے باپ نے اپنے بھائی کو مِصر بھیجا (۵) کیا تیری بہن فارسی سمجھتی ہے؟ (۶) ایک سپاہی نے اس کے باپ کو سنگاپور کی لڑائی میں قتل کر دیا (۷) ایک بڑا شیر مارا گیا (۸) تیرا باپ کچہری میں بلایا گیا (۹) کیا مدرسہ کے دونوں دروازے کھولے گئے؟ (۱۰) جی ہاں! دربان نے مدرسے کے دونوں دروازے کھولے (۱۱) اِس لڑکے کا باپ لیبیا کی لڑائی میں مارا گیا (۱۲) کیا مکے میں ہندوستانی زبان سمجھی جاتی ہے؟ (۱۳) اس کا باپ حیدر آباد بھیجا گیا (۱۴) عنقریب کافروں کو شکست دی جائیگی (۱۵) داؤد نے جالوت کو قتل کیا (۱۶) میں نے تیرے بھائی کو نیک سمجھا +

لہ یعنی ہم قیلولہ کرتے ہیں۔ ظہر کے وقت سونے کو قیلولہ کہتے ہیں +

مشق نمبر ۱۶ (ب)

(۱) گاڑیبان نے گاڑی لائی۔ کیا تو گاڑی میں سوار ہوتا ہے اور شاہی باغ چلتا ہے؟ (۲) میرے پاس ایک خط دہلی سے آیا وہ میرے دوست خالد نے بھیجا ہے (۳) جب میں تیرے کمرے میں داخل ہوا [تو] تیرے چھوٹے بھائی کو میز کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا مدرسہ کے اسباق لکھتا ہوا دیکھا تو میں ایک جانب کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے میرے لئے گاڑی لائی (۴) ہم شہر کے رئیس کے پاس ایک ضروری کام کے لئے گئے تو انھیں کھانا کھاتے ہوئے پایا پس وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہمیں کھانے پر بلایا لیکن ہم نے نہیں کھایا۔ پھر ہمارے لئے چائے لائی گئی تو ہم نے وہ پی لی (۵) بے شک تمھارے پاس ایک پیغمبر تم میں ہی سے آیا ہے (۶) اے لوگو بے شک تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس ایک نصیحت [کی کتاب] آئی ہے اور جو کچھ دلوں میں [خرابی] ہے اس کے لئے شفا ہے اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے

اُردو سے عربی

(۱) قَتَلَ رَجُلٌ أَسَدًا كَبِيرًا (۲) طَلَبْتُ أَخَا حَامِدٍ (۳) أَكَلَتْ أُخْتِيَ السَّمَكَ وَالْأَرُزَّ (۴) حَسِبَ أَحْمَدُ مَحْمُودًا صَالِحًا (۵) قُتِلَ أَخُو تِلْكَ الْاِبْنَةِ فِي مُحَارَبَةِ يَابَانَ[1] (۶) أَرْسَلَنِي أَبِي إِلَى حَيْدَرَ آبَاد (۷) هَلْ يُفْهَمُ اللِّسَانُ الْعَرَبِيُّ فِي بَمْبَائِي؟

[1] غیر منصرف ہے اس لئے حالتِ جری میں فتحہ دیا گیا ہے۔

(۸) جَاءَنِیْ مَکْتُوْبٌ مِنْ اَخِیْ (۹) سَاَکْتُبُ جَوَابَهٗ غَدًا ؞

اعراب لگاؤ

(۱) قَتَلَ اَسَدٌ شَاةً (۲) قُتِلَتْ شَاةٌ (۳) شَرِبَ رَشِیْدٌ الْقَهْوَةَ (۴) شُرِبَتِ الْقَهْوَةُ (۵) اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ (۶) حَسِبَ زَیْدٌ رَشِیْدًا غَنِیًّا (۷) حُسِبَ رَشِیْدٌ غَنِیًّا (۸) طَلَبْتُ اَخَاكَ (۹) طُلِبَ اَخُوْكَ (۱۰) بَعَثْتُ غُلَامِیْ اِلَی السُّوْقِ (۱۱) بُعِثْتُ اِلَی السُّوْقِ (۱۲) هَلْ اَنْتَ تَقْرَءُ هٰذَا الْکِتَابَ فِی الْمَدْرَسَةِ؟ (۱۳) هَلْ یُقْرَءُ هٰذَا الْکِتَابُ فِی الْمَدْرَسَةِ؟ (۱۴) هُوَ یَسْئَلُ وَلَا یُسْئَلُ ؞

مذکورہ جملوں کا ترجمہ

(۱) ایک شیر نے ایک بکری کو مارا (۲) ایک بکری ماری گئی (۳) رشید نے کافی پی (۴) کافی پی گئی (۵) اللہ جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے (۶) زید نے رشید کو غنی خیال کیا (۷) رشید غنی خیال کیا گیا (۸) میں نے تیرے بھائی کو بُلایا (۹) تیرا بھائی بُلایا گیا (۱۰) میں نے اپنے غلام کو بازار بھیجا (۱۱) میں بازار بھیجا گیا (۱۲) کیا تو یہ کتاب مدرسہ میں پڑھتا ہے؟ (۱۳) کیا یہ کتاب مدرسہ میں پڑھائی جاتی ہے؟ (۱۴) وہ پوچھتا ہے اور پوچھا نہیں جاتا ؞

مشق نمبر ۱۷ (الف)

(۱) لوگ پہاڑ پر موسم گرما میں چڑھے پھر سردی میں اُترے اور اپنے مکانوں میں داخل ہو گئے (۲) احمد اور اس کے خادم نے شام [مُلکِ شام] کا رُخ کیا

پھر اس میں داخل ہو گئے اور اس کے باشندوں کو شرفا میں سے پایا [شریف لوگ پائے] (۳) لڑکے امتحان میں کامیاب ہوئے اور انھیں انعام دیا گیا (۴) دو لڑکیاں ڈاکٹری میں کامیاب ہوئیں اور انھوں نے اعلیٰ سند پائی تو ان کے والدین بہت ہی خوش ہوئے اور انھوں نے حاجتمند طالبعلموں پر بہت سا مال [روپیہ] خرچ کیا [انھیں بہت روپیہ دیا] (۵) میرے پاس صبح کے وقت دو شخص آئے۔ پھر وہ دونوں بیٹھے اور کافی پی۔ پھر ظہر بعد دہلی کے شرفا میں سے دس آدمیوں کا ایک وفد آیا اور مجھ سے مدرسۂ طبّیہ کے لئے مدد طلب کی تو میں انھیں اپنے دوست احمد کے پاس لے گیا جو شہر کے رئیس ہیں ہم جب ان کی حویلی [بنگلے] کے نزدیک پہونچے انھوں نے بالاخانے سے ہمیں دیکھا اور فوراً اُتر پڑے اور ہمیں حویلی کے اندر لے گئے اور ہمیں آراستہ کرسیوں پر بٹھایا پھر ان کے نوکروں نے میوہ جات لائے پھر جب ہم کھا چکے تو انھوں نے چائے اور کافی لائی۔ تو میں نے چائے پی اور ارکانِ وفد نے کافی پی۔ پھر رئیس نے ہمارے آنے کا سبب دریافت کیا تو میں نے قصہ سُنا دیا۔ پس انھوں نے مدرسہ کے لئے ایک ہزار روپیہ اسی وقت عطا کر دیا اور اس [مدرسہ] کے لئے ایک کھیت جس کی سالانہ آمدنی تقریباً ایک ہزار روپیہ ہوتی ہے کاٹ دیا [دے دیا یا لکھ دیا] تو ہم نے اس [عطیہ] پر ان کا بہت شکریہ ادا کیا اور دہلی لوٹ گئے۔

مشق نمبر ۱۷ (ب)

خالی جگہ کو پُر کرو

(۱) ـــــ رَجُلَانِ وَجَلَسَا ـــ ـــ

پہلی جگہ فعل کی خالی ہے۔ جیسے جَاءَ یا قَدِمَ۔ آخر میں جار و مجرور کی جگہ خالی ہے۔ مثلاً عَلَى الْكُرْسِيِّ یا اور کچھ۔

(۲) قَرَءَ ـــ وَخَلِيْلٌ دَرْسَهُمَا ثُمَّ ـــ إِلَى الْبَيْتِ

فعل کے بعد فاعل کی جگہ خالی ہے جیسے رَشِيْدٌ یا اور کچھ۔ پھر دوسرے فعل کی جگہ خالی ہے جیسے ذَهَبَا یا رَجَعَا۔

(۳) جَاءَتِ النِّسَاءُ وَ ـــ عَلَى الْفُرُشِ

واو کے بعد فعل کی جگہ خالی ہے جیسے جَلَسْنَ۔

(۴) اَلْبَنَاتُ يَقْرَءْنَ ـــ

اس میں مفعول کی جگہ ہے جیسے الْقُرْاٰنَ یا الْكِتَابَ۔

(۵) ـــ يَقْرَءُوْنَ ـــ نَافِعًا

پہلی جگہ فاعل کی خالی ہے جیسے الاولادُ یا الرِّجالُ دوسری جگہ مفعول کی خالی ہے جیسے كِتَابًا۔

(۶) إِخْوَانِيْ ـــ اللَّحْمَ وَالْخُبْزَ

اس میں فعل کی جگہ خالی ہے : اَكَلُوْا۔ فعل جمع آئیگا کیونکہ فاعل جمع پہلے آچکا ہے۔

(۷) أَخَوَاتُ أَحْمَدَ — إِلَى الْمَدْرَسَةِ

اس میں بھی فعل کی جگہ خالی ہے : ذَهَبْنَ . فعل جمع آئیگا کیونکہ فاعل جمع پہلے آگیا ہے۔

(۸) — اَلْمُعَلِّمَاتُ فِي الْمَدْرَسَةِ وَ — عَلَى الْكُرْسِيِّ

پہلی جگہ فعل کے لئے خالی ہے جیسے جَاءَتْ اور دوسری جگہ بھی فعل کے لئے خالی ہے جیسے جَلَسْنَ ۔ پہلا فعل فاعل سے پہلے آیا ہے اس لئے واحد ہے اور دوسرا فاعل کے بعد۔ اس لئے وہ فاعل کی مطابقت سے جمع ہوگا +

(۹) مَتَى — أُخْتُكَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ ؟

اس جملے میں صرف ایک فعل کی جگہ خالی ہے جیسے ذَهَبَتْ +

(۱۰) هَلْ — مَعَنَا إِلَى — بَعْدَ الْعَصْرِ ؟

اس میں پہلی جگہ فعل کی خالی ہے جیسے تَذْهَبُ اور دوسری جگہ مجرور کی جیسے الْبُسْتَانِ یا اور کچھ +

(۱۱) مَتَى — الْأُمَرَاءُ الْجَبَلَ وَمَتَى — مِنَ الْجَبَلِ ؟

اس میں دونوں مقام فعل کے لئے خالی ہیں جیسے تَطْلُعُ یا تَصْعَدُ اور دوسری جگہ تَنْزِلُ +

(۱۲) هَلْ إِخْوَانُكَ — مِنَ الدَّارِ أَمْ أَخَوَاتُكَ — مِنْهَا ؟

اس میں بھی دونوں مقام فعل کے لئے خالی ہیں جیسے خَرَجُوْا اور خَرَجْنَ +

(۱۳) مَنْ ـــ الدَّارَ وَمَنْ ـــ مِنْهَا ؟
اس جملے میں بھی دونوں جگہیں فعل کی خالی ہیں جیسے دَخَلَ اور خَرَجَ ۔

(۱۴) کَمْ وَلَدًا ـــ فِي الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ ؟
اس میں صرف ایک فعل کی جگہ خالی ہے جیسے نَجَحَ ۔

اُردو سے عربی میں ترجمہ

(۱) اَكَلَ الْاَوْلَادُ الْفُطُورَ ثُمَّ ذَهَبُوا اِلَى الْمَدْرَسَةِ (۲) نَجَحَ الْوَلَدَانِ فِي امْتِحَانِ الطِّبَابَةِ فَمُنِحَا الشَّهَادَةَ وَالْجَائِزَةَ (۳) هَلْ ذَهَبَتْ اَخَوَاتُكَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ؟ (۴) لَا يَا سَيِّدِي ! هُنَّ مَا ذَهَبْنَ اِلَى الْاٰنَ۔ سَيَاْكُلْنَ الْغَدَاءَ ثُمَّ يَذْهَبْنَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ (۵) جَاءَتْ عِنْدِي ثَلٰثُ نِسْوَةٍ كَرِيْمَاتٍ مِنْ قَرْيَةٍ وَطَلَبْنَ مِنِّي اِعَانَةً لِمَدْرَسَةِ الْبَنَاتِ فَمَنَحْتُهُنَّ خَمْسِيْنَ رُبِيَّةً فَشَكَرْنَ لِي وَذَهَبْنَ اِلَى قَرْيَتِهِنَّ ۔

مشق نمبر ۱۸ (الف)

(۱) کیا تیرا بھائی گھر میں ہے ؟	وہ ابھی شہر کے بیرونی حصے میں گیا ہے
(۲) اور تیرا باپ کہاں ہے ؟	شاید وہ کھیت کی طرف گیا ہے
(۳) آج تو نے کونسا سبق پڑھا ؟	میں نے اُنیسواں سبق پڑھا ہے اور کل بیسواں سبق پڑھوں گا

(۴) یوسف! تو کل رات کیا پڑھ رہا تھا	جناب میں اخبار پڑھ رہا تھا
(۵) اس گاؤں کی طرف تو کیوں گیا تھا	وہاں ہمارا ایک باغ ہے اس لئے میں گیا اور اس کی حالت دیکھی
(۶) کیا آپ ہمیں دیکھ رہے تھے ؟	ہاں ہم بالاخانے سے دیکھ رہے تھے
(۷) اے زید! اُستانی تمھاری بہن پر کیوں غصہ ہو گئیں؟	اس نے اپنے اسباق یاد نہیں کئے تھے
(۸) کیا تم اپنا سبق ہر روز یاد کرتے ہو؟	بھائی میں ہر روز یاد کرتا تھا لیکن کل نہیں یاد کیا کیونکہ مہمانوں کی خدمت میں مشغول تھا۔
(۹) تمھارے ہاں کون مہمان تھے؟	وہ ازہر کے علما میں سے تھے
(۱۰) کاش اُن کے متعلق میں جانتا تو ان کی ملاقات کے لئے حاضر ہو جاتا۔ وہ کتنے روز تمھارے ہاں ٹھیریں گے ؟	شاید وہ ہمارے ہاں پانچ روز ٹھیرینگے
(۱۱) اگر تمھارے والد درگذر فرمائیں [ناگوار نہ سمجھیں] تو مغرب بعد میں حاضر ہو جاتا	بھائی کوئی مضائقہ نہیں۔ میرے والد تمھیں دیکھ کر خوش ہونگے کیونکہ تم اُن کے دوست کے لڑکے ہو
(۱۲) اے سعید! کیا تمھارا بھائی کامیاب ہو گیا تھا اور سند حاصل کر لی تھی؟	جی ہاں! وہ گذشتہ امتحان میں کامیاب تھا اور سند حاصل کر لی تھی ۔

(۱۳) کیا تم امتحان میں کامیاب ہو گئے؟ (۱۴) اگر ہم کوشش کرتے تو ضرور کامیاب ہوتے	کاش کہ میں کامیاب ہوتا اور سند پالیتا۔ جناب آپ نے سچ کہا۔

مشق نمبر ۱۸ (ب)

(قرآن سے)

(۱) ان میں سے [ان کے جسم میں سے] زمین جو کچھ کم کرتی رہتی ہے اس کو ہم جان چکے ہیں اور ہمارے پاس حفاظت کرنے والی کتاب ہے (۲) ہم نے تو یہ بات سنی ہی نہ تھی (۳) انھوں نے کہا [قیامت کے روز کہینگے] اگر ہم سنتے رہتے یا سمجھتے رہتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے (۴) اور اگر وہ [وہی] کرتے جس بات کی انھیں نصیحت کی جاتی تھی تو ضرور اُن کے لئے بہتر ہوتا (۵) اگر میں نے کہا تھا تو تُو اسے ضرور جانتا ہے [کیونکہ] تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے بے شک تو پوشیدہ باتوں کو خوب جاننے والا ہے (۶) اور کافر کہیگا ہائے کاش میں مٹی ہی ہوتا [تو اچھا ہوتا] (۷) اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے (۸) اور تجھ پر اللہ کا بڑا بھاری فضل ہے (۹) محمد تمہارے لوگوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن اللہ کے رسول اور پیغمبروں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

خلیل نحوی کے اشعار کا ترجمہ

اگر تو جانتا [خوب سمجھ لیتا] جو کچھ میں کہہ رہا ہوں تو تو مجھے ضرور معذور رکھتا [ملامت نہ کرتا] یا تو وہ جانتا [سمجھتا] جو تو کہہ رہا ہے تو میں تجھے ضرور ملامت کرتا لیکن تو نے میری بات سمجھی نہیں اس لئے تو نے مجھے ملامت کی اور میں سمجھ گیا کہ تو تو ناواقف ہے اس لئے میں نے تجھے معذور رکھا مطلب یہ ہے کہ میری باتوں سے ناواقف ہونے کی وجہ سے تو نے مجھے دیوانہ کہا اور چونکہ میں جانتا ہوں کہ تو محض ناواقف ہے یہاں تک کہ تو اتنا نہیں سمجھتا کہ تو خود کہتا کیا ہے اس لئے میں نے تجھ سے درگذر کی +

اُردو سے عربی ترجمہ

(۱) تَذْهَبُ اَخِيْ لِلتَّنَزُّهِ اِلَى الْبُسْتَانِ۔ لَعَلَّهٗ يَرْجِعُ قُبَيْلَ الْمَغْرِبِ (۲) كُنْتُ ذَهَبْتُ اِلٰى قَرْيَتِيْ، هَلْ كُنْتَ تَنْظُرُ اِلَيَّ (۳) نَعَمْ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلَيْكَ مِنْ مَنَارَةِ الْمَسْجِدِ اَنْتَ كُنْتَ رَاكِبًا عَلَى الْفَرَسِ (۴) رَءَيْنَا عَمَّكَ الْبَارِحَةَ كَانَ يَقْرَءُ الْجَرِيْدَةَ (۵) اَمَا كُنْتَ حَفِظْتَ دَرْسَكَ غَدًا ؟ (۶) كُنْتُ حَفِظْتُ دَرْسِيْ غَدًا (۷) كَانَ مَحْمُوْدٌ يَحْفَظُ دَرْسَهٗ كُلَّ يَوْمٍ لٰكِنِ الْيَوْمَ كَانَ مَشْغُوْلًا فِيْ خِدْمَةِ الضُّيُوْفِ (۸) لَوْ كُنَّا بَذَلْنَا جُهْدَنَا لَنَجَحْنَا فِي الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ (۹) هَلْ كُنْتَ تَشْرَبُ الشَّايَ فِيْ حَيْدَرْ اٰبَادَ ؟ (۱۰) اَنَا كُنْتُ اَشْرَبُ الشَّايَ فِيْ بَمْبَائِيْ صَبَاحًا وَّمَسَاءً لٰكِنْ تَرَكْتُ الشَّايَ فِيْ حَيْدَرْ آبَادَ +

مشق نمبر ۱۹

عربی سے اُردو ترجمہ

(۱) تُو بزرگی کو ہرگز نہ پہنچیگا یہاں تک کہ صبر [تلخی] چاٹ لے [یعنی جب تک صبر اور برداشت سے کام نہ لیگا بڑے درجے کو نہ پہنچیگا] (۲) اللہ کا شکر نہیں ادا کیا جس نے آدمیوں کا شکریہ نہیں ادا کیا (۳) تو دودھ کیوں نہیں پیتا تاکہ تجھے فائدہ بخشے (۴) سعید دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا تو میں نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا تاکہ ہمارے پاس داخل ہو جائے (۵) میں نے اسے اجازت دی تاکہ وہ آزردہ نہ ہو (۶) اگر تو کوشش صرف کرے [تو] امتحان کے روز ہرگز کامیاب نہ ہوگا (۷) اگر تُو سُستی کریگا شرمندہ ہوگا (۸) میں نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ وہ گھر سے نہ نکلے یہاں تک کہ مدرسہ سے لَوٹ آؤں (۹) ہم بھوکے تھے تو انگور کھائے یہاں تک کہ ہم سَیر ہو گئے (۱۰) اگر تُو چڑیا گھر جائے [تو] جنگلی جانوروں، درندوں اور پرندوں [کی قسم] سے اللہ کی خلقت کے عجائبات دیکھے (۱۱) مجھے یوسف نے کہا میں نے اپنی تمام کوشش صرف کر دی تاکہ کامیاب ہو جاؤں [تو] میں نے کہا تب تو تُو اپنے مقصد کو پہنچ جائیگا [اپنی مراد حاصل کر لیگا] (۱۲) اگر باہمی موافقت نہ ہو تو [اس کا انجام] جُدائی ہے (۱۳) کیا تو نے یہ کتاب نہیں پڑھی تاکہ عربی سمجھنے لگے؟ (۱۴) مجھے آزردہ نہیں کرتی یہ [بات] کہ میں پہلے ہی ہلّے میں اپنی مراد کو نہ پہونچا بلکہ میں کوشش سے باز نہ آؤنگا یہاں تک کہ اس [مقصد] تک پہنچ جاؤں +

من القرآن

(۱) پس اگر تم نے نہ کیا اور ہرگز نہ کرو گے تو ڈرو [دوزخ کی] آگ سے
(۲) میں ہرگز اس زمین [مُلک مصر] سے نہ ٹلوں گا یہاں تک کہ میرا باپ مجھے اجازت دے یا تو اللہ میرے لئے فیصلہ کردے اور وہ تمام فیصلہ کرنے والوں میں سب سے اچھا [فیصلہ کرنے والا] ہے (۳) موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا بیشک اللہ تمھیں حکم کرتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو
(۴) میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں [اس بات سے] کہ میں جاہلوں میں سے [ایک جاہل] ہو جاؤں (۵) مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں
(۶) اگر تو نے میری جانب ہاتھ بڑھایا تاکہ مجھے قتل کر ڈالے [تو] میں تو میرا ہاتھ تیری طرف بڑھانے والا نہیں تاکہ تجھے قتل کردوں (۷) اور اب تک تمھارے دلوں میں ایمان نہیں داخل ہوا (۸) پس اس نے جان لیا جو [بات] تم نے نہیں جانی (۹) کیا اللہ کی زمین کشادہ نہیں تھی؟ (۱۰) کیا تو نے نہیں جانا [کیا تجھے نہیں معلوم ہوا] کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے؟
(۱۱) اگر تم اللہ کی [اللہ کے کاموں میں] مدد کرو گے [تو] اللہ تمھاری مدد کریگا۔

اُردو سے عربی میں ترجمہ

(۱) اَلَمْ تَقْرَءِ الْقُرْاٰنَ (۲) قَرَأْتُ الْقُرْاٰنَ وَلٰكِنْ لَمْ اَفْهَمْ مَعْنَاهُ
(۳) يَا مَرْيَمُ لِمَ لَا تَشْرَبِيْنَ اللَّبَنَ لِيَنْفَعَكِ (۴) اَنَا لَنْ اَشْرَبَ الشَّايَ الْيَوْمَ (۵) مَنْ يَقْرَعُ الْبَابَ؟ (۶) اُخْتِيْ كَانَتْ تَقْرَعُ الْبَابَ فَفَتَحْتُ لِئَلَّا تَحْزَنَ (۷) اَكَلْتُ الْكُمَّثْرٰى حَتّٰى شَبِعْتُ

(۸) إِنْ نَجَحْتَ حَصَلْتَ الْجَائِزَةَ (۹) خَلَقَ اللّٰهُ النَّاسَ لِيَعْبُدُوهُ (۱۰) نَحْنُ نَقْرَءُ الْقُرْآنَ لِنَفْهَمَهُ وَنَعْمَلَ بِهِ (۱۱) تِلْكَ الْبِنْتُ كَانَتْ تَقْرَءُ الْقُرْآنَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ (۱۲) إِنْ تَنْصُرْنِي أَنْصُرْكَ (۱۳) هُمَا لَنْ يَبْرَحَا مَقَامَهُمَا حَتّٰى تَأْذَنُوهُمَا [یا حتّٰی تَأْذَنَهُمَا] (۱۴) أَلَمْ تَكُنْ حَاضِرًا فِي الْمَدْرَسَةِ غَدًا؟ (۱۵) أَلَمْ تَسْمَعُوا الْأَخْبَارَ فِي الرَّادِيُو؟

مشق نمبر ۲۰

(۱) میں آج ضرور ضرور اپنی خالہ کو خط لکھونگا (۲) کل ہم ضرور ضرور شکار کو جائینگے (۳) یہ دونوں شخص ضرور ہی قتل کئے جائینگے کیونکہ وہ دونوں زید کے قاتل ہیں (۴) عید کے روز عورتیں ضرور عیدگاہ میں حاضر ہونگی اور ضرور ہی خطبہ سُنینگی (۵) یہ لڑکا ہرگز نہیں پڑھیگا اور نہ لکھیگا لیکن وہ اس کی دو بہنیں تو ضرور ہی پڑھینگی اور ضرور ہی لکھینگی (۶) میرے دونوں بھائی انشاء اللہ اس سال ضرور کامیاب ہونگے ۔

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) اللہ [اس شخص کی] ضرور مدد کریگا جو اس کی مدد کرے (۲) اگر خدانے چاہا تم امن کی حالت میں مسجدِ حرام میں ضرور داخل ہو جاؤ گے (۳) اے ہمارے رب ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشیگا اور رحم نہ کرے گا [تو] ہم ضرور ہی خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائینگے

(۴) اگر وہ نہ کریگا جو میں اسے کہتی ہوں[له] [تو] وہ ضرور ہی قید کر دیا جائیگا اور ضرور ہی ذلیل ہوجائیگا۔

اُردو سے عربی میں ترجمہ

(۱) لَيَحْضُرَنَّ أَخِي فِي الْمَدْرَسَةِ الْيَوْمَ (۲) هُمَا لَيَطْلُبَانِّ مِنْكُمْ كِتَابًا (۳) إِنْ لَمْ تَبْذُلُوا الْجُهْدَ لَتَكُونُنَّ مِنَ الصَّاغِرِينَ (۴) إِنْ تَأْمُرُونَنِي لَأَذْهَبَنَّ إِلَى الصَّيْدِ وَإِنْ خَرَجَ إِلَيْنَا أَسَدٌ فَوَاللّٰهِ لَأَقْتُلَنَّهُ بِالْبُنْدُقِيَّةِ (۵) تَانِكَ الْبِنْتَانِ لَا تَحْضُرَانِّ عِنْدَكُمْ أَمَّا نَحْنُ فَلَنَحْضُرَنَّ (۶) لَأَنْحَجَنَّ فِي هٰذَا الْعَامِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

مشق نمبر ۲۱

(۱) احمد! آؤ اور کرسی پر بیٹھو۔	حاضر ہوں جناب۔
(۲) چائے پیو اگر حرج نہ ہو۔	کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن ابھی گھر میں پی چکا ہوں۔
(۳) تو کافی پی لو اگر پسندِ خاطر ہو۔	ہاں جناب! میں نے سنا ہے کہ کھانے کے بعد کافی کی پیالی ہضم کے لئے مفید ہے
(۴) لیکن صرف مقررہ اوقات پر پیا کرو۔	آپ نے ٹھیک فرمایا۔ میں ایسا ہی کرتا ہوں۔
(۵) احمد! قرآن میں سے کچھ پڑھو تا کہ میں تمہاری قراءت سنوں۔	آپ کا فرمان بسر و چشم۔ اچھا میں سورہ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھتا ہوں۔

له زلیخا نے حضرت یوسفؑ کے بارے میں کہا تھا۔

(۶) آمین۔ اللہ تمھیں برکت دے!	یہ محض آپ کے بزرگانہ اخلاق کا باعث ہے۔
اے احمد! واللہ تمھاری آواز کانوں کو خوشگوار معلوم ہوتی ہے اور تمھاری قراءت دِلوں میں اثر کرنیوالی ہے۔	
(۷) اے لڑکو! آؤ تختۂ سیاہ پر لکھو۔	جناب کس چیز سے لکھیں؟
(۸) یہ لو یہ کھریا مٹی ہے اس سے لکھو۔	ہم میں سے پہلے کون لکھے؟
(۹) حامد پہلے لکھے۔	ہاں میں حامد ہوں۔ کیا لکھوں جناب؟
(۱۰) لکھو "مچھلی پر دودھ نہ پیا جائے"۔	دیکھئے جناب! کیا یہ صحیح ہے؟
(۱۱) بیٹا! تمھارا خط اچھا نہیں ہے۔	ہاں جناب! مَیں اپنے خط کی بُرائی پر شرمندہ ہوں۔
(۱۲) اے لڑکو! ہمیشہ خوشخط لکھا کرو کیونکہ خوشخط لکھنے والے کی قدر بڑھا دیتی ہے۔	ہمارے مہربان اُستاد! ہم آپ کی مفید نصیحتوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

مِنَ الْقُرْآن

(۱) اے لوگو! اپنے رب کی بندگی کرو جس نے تمھیں پیدا کیا ہے (۲) ابراہیمؑ نے کہا اے میرے رب! اس [شہر] کو امن والا شہر بنا دے اور اس کے باشندوں کو پھلوں سے روزی دے (۳) اے مریمؑ! اپنے رب کی عبادت کیا اور سجدہ کر اور جُھکنے والوں [رکوع کرنے والوں] کے ساتھ تو بھی جُھک (۴) تو اُسے چاہیئے کہ اچھا کام کرے (۵) میرا یہ خط لے جا (۶) اے اطمینان والی جان

اپنے رب کی طرف لوٹ جاؤ (۷) اے میرے بیٹو![1] ایک دروازے سے داخل نہ ہونا اور جُدا جُدا دروازوں سے داخل ہونا (۸) تو غم مت کر اللہ ہمارے ساتھ ہے (۹) تجھے ان کی بات آزردہ نہ کرے (۱۰) جو کچھ ظالم لوگ کر رہے ہیں اس سے اللہ کو ہرگز غافل نہ سمجھو (۱۱) جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ہیں انھیں ہرگز مُردہ نہ سمجھو بلکہ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں انھیں روزی دی جاتی ہے (۱۲) انصاف کو خوب قائم رکھنے والے رہو (۱۳) تم میں سے ایک جماعت [ایسی] ہونی چاہئے جو اچھی باتوں کا حکم کرتے رہیں (۱۴) بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ جاؤ (۱۵) ایک قوم کسی [دوسری] قوم سے مسخری نہ کرے شاید کہ وہ ان سے زیادہ اچھے ہوں (۱۶) مشرکین تو نجس ہی ہیں اس لئے وہ اِس سال کے بعد سے مسجدِ حرام [ادبِ الی مسجد] کے قریب نہ آئیں (۱۷) اور جب تم بات کرو تو انصاف کا خیال رکھو اگرچہ رشتہ دار ہی ہو [یعنی رشتہ دار کے مقابلے میں بھی انصاف ہی کی بات کہنا] (۱۸) اور جس [جانور] پر [ذبح کے وقت] اللہ کا نام نہ لیا جائے اس میں سے [بالکل] نہ کھاؤ +

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

اُنْظُرْ یَا خَالِدُ اِلٰی کِتَابِكَ وَاقْرَءْ دَرْسَكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی یَمِیْنِكَ وَ یَسَارِكَ وَاِنْ لَمْ تَفْهَمْ فَاسْئَلْ اُسْتَاذَكَ ۔ وَلَمَّا فَرَغْتَ مِنَ الدَّرْسِ

[1] یہ ترجمہ ہے یَا بُنَیَّ کا ۔ بُنَیَّ اصل میں بُنَیْنَ جمع ابن کی حالت نصبی میں ہے یا کی وجہ سے آئی کو یائے متکلم (ی) کی طرف مضاف کریں تو بُنَیَّ ہو جاتا ہے ۔ اضافت سے جمع کا نون گر جاتا ہے +

فَاذْهَبْ اِلٰى بَيْتِكَ وَلَا تَلْعَبْ مَعَ الْاَوْلَادِ فِي الطَّرِيْقِ وَاحْفَظْ دُرُوْسَكَ
بَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَاكْتُبْ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ
وَاعْلَمْ اَنَّ الْغَافِلَ وَالْكَسْلَانَ لَا يَنْجَحُ يَوْمَ الْاِمْتِحَانِ +

اے خالد اپنی کتاب کی طرف دیکھ اور اپنا سبق پڑھ اور دائیں بائیں نہ دیکھ اور اگر تو [کوئی بات] نہ سمجھے تو اپنے استاد سے پوچھ لیا کر۔ اور جب تو سبق سے فارغ ہو جائے تو اپنے گھر کو جا اور لڑکوں کے ساتھ راستے میں مت کھیلا کر۔ اور اپنے اسباق مغرب کی نماز کے بعد یاد کیا کر اور مدرسہ کے کام (اسبلق) لکھا کر اور غافل نہ رہنا +
اور سمجھ لے کہ غافل اور سست (لڑکا) امتحان کے روز کامیاب نہیں ہوتا +

اردو سے عربی میں ترجمہ

(۱) كُنْ شَاكِرًا فِي كُلِّ حَالٍ (۲) لَا تَحْزَنُوْا (۳) لَا يَخْرُجْ اَحَدٌ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَهٗ (۴) يَا بَنِيَّ ادْخُلُوا الْبَيْتَ وَاجْلِسُوْا هُنَاكَ (۵) يَا بِنْتُ اجْلِسِيْ عَلٰى هٰذَا الْكُرْسِيِّ وَانْظُرِيْ اِلٰى ذٰلِكَ الْبُسْتَانِ (۶) يَا اَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تَعْبُدُوْا غَيْرَهٗ اَحَدًا (۷) يَا بَنَاتُ اذْهَبْنَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ وَاقْرَأْنَ الْقُرْاٰنَ (۸) قَالَ لِيْ عَمِّيْ لَا تَذْهَبْ اِلٰى بَيْتِكَ فَمَا ذَهَبْتُ (۹) اِنْ كَانَ الثَّوْبُ نَجِسًا فَلْيُغْسَلْ (۱۰) لَا يُؤْكَلِ السَّمَكُ مَعَ اللَّبَنِ (۱۱) اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ حَرَجٌ فَاشْرَبْ مَعَنَا الْقَهْوَةَ +

مشق نمبر ۲۲

(۱) میں کل حیدر آباد جانے والا ہوں (۲) وہ دونوں دہلی جانے والے ہیں (۳) وہ سب مدراس جانے والے ہیں (۴) وہ لڑکیاں لاہور جانے والی ہیں (۵) میرا بھائی کل بمبئی جانے والا تھا (۶) ہم کامیاب تھے (۷) یہ ایک مدرسہ ہے اور وہ ایک کتبخانہ [لائبریری] ہے اور وہ ایک مسجد ہے (۸) مدرسہ کھلا ہوا ہے (۹) کیا تیرے پاس اس گھر کی کنجی ہے ؟ (۱۰) ہاں میرے پاس اس کی کنجی ہے (۱۱) تب تو دروازہ کیوں نہیں کھولتا ؟ (۱۲) دروازہ کھلا ہوا ہے لیکن اس گھر میں داخل ہونا ممنوع ہے (۱۳) مصر کا فاتح عمرو ابن عاصؓ ہے جس نے ۲۰ھ ہجری میں اسے فتح کیا (۱۴) لوہار ہتھوڑے سے لوہا کوٹتا ہے اور اس سے کنجیاں، تالے، درانتیاں اور چھریاں بناتا ہے (۱۵) بڑھئی آری سے لکڑی چیرتا ہے تاکہ اس سے کرسیاں، میزیں اور پھلائیں [بینچیں] بنائے (۱۶) ہم نے سنا اعلیحضرت نظام عثمان علی خان کی حکومت نے متعدد فیکٹریاں اور کارگاہیں کھولی ہیں۔ جن میں سے بعض میں کپڑے بُنے جاتے ہیں اور بعض میں جنگ کے اوزار بنائے جاتے ہیں (۱۷) اے میرے دوست! [پیارے] تمھیں کھانے اور پینے میں اعتدال [میانہ روی] لازم ہے تاکہ بیمار نہ ہوجاؤ (۱۸) وہ شخص شرابی تھا پھر جب اس نے قرآن پڑھا اور اس کی نصیحتیں سمجھیں تو اس کی حالت درست ہوگئی (۱۹) دنیا آخرت کی کھیتی ہے ۔

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) اللہ [ہی] آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور اندھیروں اور روشنی کا بنانے والا ہے (۲) اُس نے [خدا نے] کہا میں تجھے لوگوں کے لئے پیشوا بنانے والا ہوں (۳) چوری کرنے والے [مرد] اور چوری کرنے والی [عورت] کے ہاتھوں کو کاٹ ڈالو (۴) اُس [جنّت] میں بہتی نہریں ہیں، اس میں اونچے تخت [یا پلنگ] ہیں اور پیالے رکھے ہوئے ہیں (۵) ماپ اور تول میں کمی نہ کرو (۶) اور اُن کے لئے اُن میں [مویشی میں] بہت سے فائدے اور پینے کی چیزیں [دودھ] ہیں تو کیا وہ شکر نہیں کرتے؟ (۷) بیشک ان کے وعدے کا وقت صبح ہے۔ کیا صبح قریب نہیں ہے؟

اُردو سے عربی میں ترجمہ

(۱) أَنَا ذَاهِبٌ إِلَى بَمْبَئِى غَدًا (۲) هُوَ كَانَ ذَاهِبًا إِلَى لَاهُورَ أَمْسِ (۳) أُخْتِي ذَاهِبَةٌ إِلَى حَيْدَرْآبَاد (۴) بَابُ الْمَدْرَسَةِ مَفْتُوحٌ (۵) كَانَ بَابُ الْمَكْتَبَةِ مَفْتُوحًا (۶) كَانَ طَارِقٌ فَاتِحَ الْأَنْدَلُسِ (۷) فِي بَمْبَائِي مَصَانِعُ كَثِيرَةٌ فِي بَعْضِهَا تُنْسَجُ الثِّيَابُ الثَّمِينَةُ (۸) طَرَقَ الْحَدَّادُ الْحَدِيدَ وَصَنَعَ مِنْهُ سِكِّينًا (۹) هَلْ عِنْدَكَ مِنْشَارٌ؟ (۱۰) تُصْنَعُ آلَاتُ الْحَرْبِ فِي هٰذَا الْمَعْمَلِ +

مشق نمبر ۲۳ (الف)

(۱) ایک ہرا درخت (۲) سونا پیلا ہے اور چاندی سفید ہے (۳) تازہ

گھاس ہری ہے اور سوکھی گھاس پیلی ہے (۴) گلاب کا پھول سُرخ رنگ اور خوشبو والا ہے (۵) سُرخ سمندر عرب کی پچھم میں ہے (۶) یہ لڑکی نیکبخت ہے اور وہ لڑکا بڑا سُست ہے (۷) غلام تھکا ہوا ہے اور اُس کا آقا غصہ میں بھرا ہوا ہے (۸) جلیل نیلی آنکھ، سیاہ بال اور سفید چہرے والا ہے (۹) عائشہ نیلی آنکھ، کالے بال اور سفید چہرے والی ہے (۱۰) میں نے ایک لڑکی اچھی صورت والی اور سُتھرے کپڑے والی دیکھی (۱۱) فاطمہ کا چہرہ خوشنما اور اس کے کپڑے سُتھرے ہیں (۱۲) اس گائے کی آنکھ کالی ہے اور اس کا سر سفید ہے (۱۳) زید اچھی صورت والا اور بُرے کپڑے والا ہے (۱۴) عَمرو کی صورت اچھی ہے اور اس کے کپڑے خراب ہیں (۱۵) وہ عورتیں گونگی ہیں اور یہ [عورت] اندھی ہے (۱۶) باغ میں لال اور پیلے پھُول ہیں اور سفید اور کالے پرندے ہیں (۱۷) لڑکی کے دونوں سُرخ رخسارے پاکیزہ [یا "پُرلطف"] منظر والے ہیں (۱۸) بیشک زُبیدہ اور رشید دونوں نیک اور خوش خُلق ہیں (۱۹) میرا دوست خلیل ایک نرم مزاج اور ہنس مُکھ آدمی ہے (۲۰) کافر لوگ بہرے گُونگے اندھے ہیں اس لئے وہ سمجھ نہیں سکتے (۲۱) بیشک وہ بڑا ظالم اور بڑا نادان تھا (۲۲) اور بڑی آنکھ والی حوریں پوشیدہ [محفوظ] رکھی ہوئی موتیوں جیسی ہیں +

مشق نمبر ۲۳ (ب)

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو مناسب الفاظ سے پُر کرو :-

(۱) لَوْنُ اللَّبَنِ ــــ وَلَوْنُ ــــ أَحْمَرُ

پہلی جگہ خبر کے لئے خالی ہے : أَبْيَضُ۔ اور دوسری جگہ مضاف الیہ کے لئے : الْعَسَلِ ، الْوَرْدِ +

(۲) اَللَّبَنُ ــــ وَالْعَسَلُ ــــ

اس میں دونوں جگہیں خبر کے لئے خالی ہیں : أَبْيَضُ اور أَحْمَرُ +

(۳) اَللَّبَنُ ــــ اللَّوْنِ وَالْعَسَلُ ــــ اللَّوْنِ

اس میں دونوں جگہیں اسم صفة مضاف کے لئے خالی ہیں : أَبْيَضُ ، أَحْمَرُ +

(۴) أَوْرَاقُ الرُّمَّانِ ــــ وَأَزْهَارُهُ ــــ

اس میں دونوں مقام خبر کے لئے خالی ہیں خُضْرٌ اور حُمْرٌ +

(۵) أَمَامَ بَيْتِي شَجَرَةٌ ــــ

اس میں صفة کی جگہ خالی ہے : خَضْرَاءُ یا اور کچھ +

(۶) هِرَّةُ أُخْتِي ــــ وَكَلْبَتُهَا ــــ

اس میں دونوں جگہیں خبر کی خالی ہیں : بَيْضَاءُ اور سَوْدَاءُ یا اور کچھ +

(۷) رَأَيْتُ هِرَّتَيْنِ ــــ وَكَلْبَتَيْنِ ــــ

اس میں دونوں جگہیں صفۃ کے لئے خالی ہیں: بَیْضَاوَیْنِ ، سَوْدَاوَیْنِ ۔

(۸) ھٰذَا وَلَدٌ ـــــ الْوَجْهِ وَ ـــــ الْعَیْنِ

دونوں جگہیں اسم صفۃ مضاف کی خالی ہیں: اَبْیَضُ ، اَسْوَدُ ۔

(۹) ھٰذَا الْوَلَدُ حَسَنٌ ـــــ وَقَبِیْحَۃٌ ـــــ

دونوں جگہیں اسم صفۃ کے فاعل کے لئے خالی ہیں: وَجْھُہٗ ، ثِیَابُہٗ ۔

(۱۰) رَأَیْتُ بِنْتًا اَبْیَضَ ـــــ وَ ـــــ عَیْنُھَا

پہلی جگہ اسم صفۃ کے فاعل کے لئے خالی ہے: وَجْھُھَا اور دوسری جگہ اسم صفۃ کے لئے خالی ہے: اَسْوَدَ - اَبْیَضَ اور اَسْوَدَ منصوب ہونگے کیونکہ وہ مفعول (بِنْتًا) کی صفۃ ہیں ۔

(۱۱) وَجْنَتَا ـــــ حَمْرَاوَانِ وَعَیْنَاھَا ـــــ

پہلی جگہ مضاف الیہ کی خالی ہے: الْبِنْتِ اور آخر کی جگہ خبر کی: سَوْدَاوَانِ یا زَرْقَاوَانِ ۔

(۱۲) لَوْنُ وَجْهِ رُقَیَّۃَ ـــــ وَلَوْنُ شَعْرِھَا ـــــ

اس میں دونوں مقام خبر کے لئے خالی ہیں: اَبْیَضُ ، اَسْوَدُ ۔

(۱۳) ھِیَ بَیْضَاءُ ـــــ وَسَوْدَاءُ ـــــ

دونوں مقام مضاف الیہ کے لئے خالی ہیں: الْوَجْهِ ، الْعَیْنِ ۔

(۱۴) ھٰذَا الْوَلَدُ زَرْقَاوَانِ ـــــ

اس میں اسم صفۃ کے فاعل کی جگہ خالی ہے: عَیْنَاہُ ۔

(۱۵) عِنْدِیْ ـــ بَیْضَاءُ وَبَقَرَۃٌ ـــ

اس جملہ میں پہلی جگہ مبتدا موصوف کے لئے خالی ہے: شَاۃٌ یا اور کچھ۔ اور دوسری جگہ صفۃ کے لئے: سَوْدَاءُ یا حَمْرَاءُ یا صَفْرَاءُ۔

تنبیہ۔ اس جملے میں عِنْدِیْ کو خبر مقدم کہتے ہیں۔ اسے مبتدا نہیں کہتے۔ کیونکہ وہ ظرف ہے اور ظرف خبر ہو سکتا ہے مبتدا نہیں ہو سکتا[۱]۔

اردو سے عربی ترجمہ

(۱) اَلزَّهْرُ الْاَحْمَرُ (۲) اَلْفِضَّۃُ الْبَیْضَاءُ (۳) اَخِیْ کَثِیْرُ الْمَالِ (۴) هٰذَا الزَّهْرُ اَصْفَرُ (۵) اَلْاَزْهَارُ الْحُمْرُ فِیْ بُسْتَانِنَا کَثِیْرَۃٌ (۶) هٰذَا الْوَلَدُ کَبِیْرُ الْعَیْنِ وَصَغِیْرُ الرَّأْسِ (۷) هُوَ رَجُلٌ قَلِیْلُ الْعَقْلِ وَقَبِیْحُ الْوَجْهِ (۸) اُولٰئِكَ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ (۹) اَلْکَلْبُ اَسْوَدُ وَالْهِرَّۃُ بَیْضَاءُ (۱۰) اَلْعَبْدُ التَّعْبَانُ وَالسَّیِّدُ الْغَضْبَانُ (۱۱) اَلْبِنْتُ السَّوْدَاءُ الْعَیْنِ (۱۲) اَلشَّاۃُ الْعَرْجَاءُ (۱۳) اَلْهِرَّتَانِ السَّوْدَاوَانِ فِی الْبَیْتِ (۱۴) وَلَدٌ سَعِیْدٌ [یا صَالِحٌ] وَبِنْتٌ سَعِیْدَۃٌ [یا صَالِحَۃٌ] قَائِمَانِ [یا کِلَاهُمَا قَائِمَانِ][۲]۔

مشق نمبر ۲۴ (الف)

(۱) پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے (۲) نماز نیند سے بہتر ہے (۳) بدترین آدمی [وہ ہے جو] بڑا جاہل اور سست ہے [یا بڑا جاہل اور بڑا ہی سست آدمی بدترین {انسان} ہے] (۴) سب سے افضل کام

[۱] اس کا بیان چوتھے حصے سبق ۹۵ فقرہ ۸ میں دیکھو۔ [۲] دیکھو سبق ۱۰-۴۔

وقت پر نماز پڑھنا ہے (۵) سب سے افضل مؤمن [وہ ہے جو] اخلاق میں اُن سب سے اچھا ہو (۶) بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے (۷) سب سے بڑا مدرسہ جامع ازہر میں ہے (۸) میرا شوق تیری طرف اس سے زیادہ ہے جو تیرے بھائی کی طرف ہے (۹) آج ہوا کل رات کی نسبت زیادہ سخت ہے (۱۰) حاتم کم عقل ہے اور اس کا بھائی اس سے بھی کم عقل ہے (۱۱) حسن ایک اچھا دوست ہے اور محمد اس سے اچھا ہے وہ میرے دوستوں میں سب سے زیادہ اچھا ہے (۱۲) دانائی کی بات مؤمن کی کھوئی ہوئی چیز ہے تو وہ اسے جہاں کہیں پالے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے (۱۳) تم میں سے جو لوگ زمانۂ جاہلیت میں زیادہ اچھے ہیں [معزز مانے گئے ہیں] وہ زمانۂ اسلام میں بھی زیادہ اچھے [معزز] ہیں:

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے (۲) فتنہ قتل سے بڑھ کر ہے (۳) کہو [پوچھو] کیا تم زیادہ جاننے والے ہو یا اللہ ؟ (۴) اور ایک مؤمن غلام مشرک [آزاد] سے بہتر ہے (۵) اور بیشک ایک مؤمنہ لونڈی مشرکہ [بی بی] سے بہتر ہے (۶) تو دونوں فریق میں سے کون امن کا زیادہ مستحق ہے ؟ (۷) سنو ! اُسی [خدا] کے لئے ہے حکومت اور وہ تمام حساب کرنے والوں میں زیادہ تیزی سے حساب کرنے والا ہے (۸) اور [اے محمدؐ] تم سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ کہہ دو ان دونوں میں بڑی برائی ہے اور لوگوں

کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں اور [لیکن] اُن دونوں کی بُرائی اُن کے فائدے سے زیادہ بڑی ہے (۹) تمام گھروں میں زیادہ بودا [کمزور] گھر مکڑی کا گھر ہے (۱۰) وہ لوگ اُس دن ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے (۱۱) کیا اللہ تمام حاکموں میں بڑا حاکم نہیں ہے ؟ [ہاں کیوں نہیں وہ تو تمام حاکموں میں بڑا حاکم ہے اور ہم اس بات پر گواہ ہیں] +

مشق نمبر ۲۴ (ب)

(ذیل کے سوالات کے جوابات پورے جملوں میں دو)

(۱) مَنِ الْأَكْرَمُ عِنْدَ اللهِ ؟	اَلْأَكْرَمُ عِنْدَ اللهِ اَتْقَى النَّاسِ۔
(۲) اَیُّ مُؤْمِنٍ اَفْضَلُ ؟	اَفْضَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔
(۳) اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ ؟	اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا۔
(۴) مَنْ هُمْ اَفَاضِلُ النَّاسِ ؟	اَلْاَنْبِيَاءُ اَفْضَلُ النَّاسِ۔
(۵) مَنْ هُوَ اَفْضَلُ الرُّسُلِ ؟	اَفْضَلُ الرُّسُلِ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(۶) اَيْنَ الْمَدْرَسَةُ الْكُبْرٰى ؟	اَلْمَدْرَسَةُ الْكُبْرٰى فِيْ جَامِعِ الْاَزْهَرِ۔
(۷) اَاَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ اَخُوْكَ ؟	اَخِیْ اَكْبَرُ مِنِّیْ يا اَنَا اَكْبَرُ مِنْ اَخِیْ۔
(۸) نَهْرُ النِّيْلِ اَكْبَرُ اَمْ نَهْرُ الْفُرَاتِ ؟	نَهْرُ النِّيْلِ اَكْبَرُ مِنْ نَهْرِ الْفُرَاتِ۔
(۹) اَللَّبَنُ اَنْفَعُ اَمِ الْخَمْرُ ؟	اَللَّبَنُ اَنْفَعُ مِنَ الْخَمْرِ۔
(۱۰) مَا هُوَ اَشْجَعُ الْحَيَوَانَاتِ ؟	اَلْاَسَدُ اَشْجَعُ الْحَيَوَانَاتِ۔

لہ اَفَاضِلُ النَّاسِ بھی کہہ سکتے ہیں۔ دیکھو سبق ۲ فقرہ ۵

(۱۱) مَا هُوَ اَکْبَرُ الْحَیَوَانَاتِ فِی الْجِسْمِ؟	اَلْفِیْلُ اَکْبَرُ الْحَیَوَانَاتِ فِی الْجِسْمِ
(۱۲) مَا هُوَ اَنْفَعُ الْحَیَوَانَاتِ لِلسَّفَرِ؟	اَلْفَرَسُ اَوِ الْجَمَلُ اَنْفَعُ الْحَیَوَانَاتِ لِلسَّفَرِ
(۱۳) اَیُّ شَیْءٍ اَشَدُّ حُمْرَةً اَلْوَرْدُ اَمْ زَهْرُ الرُّمَّانِ؟	زَهْرُ الرُّمَّانِ اَشَدُّ حُمْرَةً مِنَ الْوَرْدِ
(۱۴) کَیْفَ الرِّیْحُ الْیَوْمَ؟	اَلرِّیْحُ اَشَدُّ الْیَوْمَ مِنْهَا الْبَارِحَةَ
(۱۵) هَلْ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ اَطْوَلُ مِنْ تِلْكَ؟	نَعَمْ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ اَطْوَلُ مِنْ تِلْكَ [یا لَا۔ بَلْ تِلْكَ الشَّجَرَةُ اَطْوَلُ مِنْ هٰذِهِ]
(۱۶) هَلِ الذَّهَبُ اَشَدُّ صُفْرَةً مِنَ النُّحَاسِ الْاَصْفَرِ؟	نَعَمْ اَلذَّهَبُ اَشَدُّ صُفْرَةً مِنَ النُّحَاسِ الْاَصْفَرِ

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) هٰذَا الْوَلَدُ اَکْبَرُ مِنْ ذَاكَ الْوَلَدِ (۲) اَلْهَوَاءُ اَلْطَفُ مِنَ الْمَاءِ (۳) نَهْرُ الْفُرَاتِ اَصْغَرُ مِنَ النِّیْلِ (۴) خَیْرُ الْکُتُبِ الْقُرْاٰنُ الْمَجِیْدُ (۵) اَصْدَقُ الْکَلَامِ کَلَامُ اللّٰهِ (۶) اَلْاَفْرَاسُ الْحُمْرُ اَحْسَنُ الْاَفْرَاسِ [یا اَحْسَنُ الْاَفْرَاسِ الْاَفْرَاسُ الْحُمْرُ] (۷) اَلرِّیْحُ الْیَوْمَ اَلْطَفُ مِنْهَا الْبَارِحَ [یا مِنْهَا اَمْسِ] (۸) هٰذَا الطَّرِیْقُ اَصْعَبُ مِنْ ذَاكَ الطَّرِیْقِ (۹) هٰذِهِ الشَّجَرَةُ اَطْوَلُ مِنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ (۱۰) هٰذَا الْکِتَابُ اَنْفَعُ وَاَسْهَلُ +

مشق نمبر ۲۵

(۱) اپنے مہمان کی عزت کرو (۲) مدافعت کے لئے اپنے ہتھیار تیار کرو (۳) معاملے کو ٹال نہ بنائے یہاں تک کہ اس میں غور وفکر کر لیوے (۴)

خط وکتابت آدھی ملاقات ہے (۵) یہ شخص دیہاتی عربوں سے میل جول رکھ چکا ہے اور ان کے ساتھ زندگی بسر کی ہے (۶) ہم اس کی تفتیش میں کوشش کر رہے ہیں (۷) امیر اپنے بھائی سے باتیں کر رہا تھا اور اس سے نرمی کر رہا تھا (۸) قدرت [طاقت] سے پیشتر دشمن سے چھیڑ چھاڑ نہ کرو (۹) کیا تو عربی میں گفتگو کرتا ہے ؟ (۱۰) ہاں میں کچھ کچھ بول لیتا ہوں (۱۱) کیا تم نے اس عرب کے ساتھ بات چیت کی ؟ (۱۲) ہاں ہم نے اس کے ساتھ بات کی (۱۳) امیر اور اس کا بھائی دونوں اس لڑائی کے متعلق باتیں کرتے ہوئے بیٹھے (۱۴) جو چھوٹے پن میں سیکھتا ہے وہ بڑے پن میں آگے رہتا ہے [سردار ہوتا ہے] (۱۵) جب دو چور باہم جھگڑتے ہیں تو چرائی ہوئی چیز ظاہر ہو جاتی ہے (۱۶) اس کا چہرہ خوف کے زرد ہو گیا اور شرم سے سُرخ ہو گیا (۱۷) اپنے باپ کا احترام کر اور اپنے بھائی سے محبت رکھ (۱۸) جو کام ہم نے کیا آپ اسے پسند کرتے ہیں ؟ (۱۹) اگر اللہ نے چاہا ہم آئندہ ملینگے (۲۰) ہم نے سُنا کہ ترکوں نے مدافعت کے لئے لشکر تیار کر لیا ہے (۲۱) جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی توقیر نہ کرے وہ ہم میں سے [ہماری جماعت میں سے] نہیں ہے (۲۲) بیشک اللہ سچے تاجر کو محبوب رکھتا ہے (۲۳) ایمان کے بعد عقل کا سر [بڑی عقلمندی] لوگوں کے ساتھ محبت و مہربانی سے پیش آنا ہے +

لطیفہ

ایک کرایہ دار نے مالک مکان سے کہا اس چھت کے لکڑے [شہتیرا] کو درست کرلو

کیونکہ وہ کرکڑا رہا ہے۔ اس نے کہا مت ڈرو وہ تسبیح پڑھ رہا ہے۔ اس [کرایہ دار] نے کہا مجھے خوف ہے کہ اسے [تسبیح پڑھتے پڑھتے] رقت آجائے اور وہ سجدہ ہی کردے [یعنی مکان کی چھت ہی بیٹھ جانے کا ڈر ہے]۔

مِنَ القرآن

(۱) اور جھوٹ بات سے بچو (۲) تمام نمازوں کی محافظت کرو اور [خصوصاً] درمیانی نماز کی (۳) اور اللہ سے بخشش مانگو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے (۴) اے پیغمبر جو کچھ تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ پہنچادو [اس کی تبلیغ کرتے رہو] (۵) اور یاد دلاتے رہو [نصیحت کرتے رہو] کیونکہ یاد دہانی [نصیحت] ایمان داروں کو فائدہ بخشتی ہے (۶) اس میں شک نہیں کہ بیجا خرچ کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں (۷) بیشک ہم نے برکت والا پانی آسمان سے اُتارا پھر اس سے باغات اور کھیتی کے دانے اُگائے (۸) جب اس کو اس کے رب نے کہا مسلم ہوجا [یا حکم مان لے] اُس نے کہا میں تمام جہانوں کے پروردگار کا فرمانبردار ہوچکا [یعنی مسلم ہوگیا] (۹) جس روز بہتیرے چہرے سفید ہونگے اور بہتیرے چہرے سیاہ ہونگے۔ تو جن لوگوں کے چہرے سفید ہونگے وہ اللہ کی رحمت میں ہونگے (۱۰) بیشک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا (۱۱) کیا وہ نہیں جانتا جب اُٹھایا جائیگا جو قبروں میں ہے (۱۲) سُنو! اللہ کی یاد سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے (۱۳) جو شخص آگ سے [دوزخ سے] ہٹالیا جائے اور جنت میں داخل کردیا جائے تو وہ ضرور کامیاب

ہو گیا (۱۴) یہ ٹھنڈے غسل کی جگہ ہے اور پینے کی چیز ہے +

اُردو سے عربی میں ترجمہ

(۱) أَكْرِمُوا ضُيُوفَهُمْ (۲) اِجْتَهِدُوا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَلَا تَشْتَغِلُوا كَثِيرًا فِي اللَّعِبِ (۳) لَا تَتَعَرَّضُوا لِلْعَدُوِّ الْقَوِيِّ (۴) نَحْنُ لَا نَسْتَحْسِنُ الْحَرْبَ (۵) اِحْتَرِمُوا وَالِدَيْكُمْ وَأَحِبُّوا إِخْوَانَكُمْ وَأَخَوَاتِكُمْ (۶) نَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ (۷) هَلْ جَهَّزْتُمُ السِّلَاحَ لِلدِّفَاعِ؟ (۸) تَعَلَّمْ صَغِيرًا تَتَقَدَّمْ كَبِيرًا (۹) اِجْتَهَدْنَا فِي التَّفْتِيشِ عَنْهُ (۱۰) هَلْ تَتَعَلَّمُونَ الْعَرَبِيَّةَ (۱۱) نَعَمْ نَتَعَلَّمُ الْعَرَبِيَّةَ (۱۲) اَللِّصَّانِ تَخَاصَمَا [یا تَخَاصَمَ اللِّصَّانِ] فَظَهَرَ السَّرِقُ (۱۳) اَلْوَجْهُ يَصْفَرُّ مِنَ الْوَجَلِ وَيَحْمَرُّ مِنَ الْخَجَلِ (۱۴) اِبْيَضَّ النَّهَارُ وَاسْوَدَّ اللَّيْلُ (۱۵) نَحْنُ نَتَمِّمُنَا الْجُزْءَ الثَّانِي مِنْ كِتَابِ تَسْهِيلِ الْأَدَبِ فِي ثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ (۱۶) نَحْنُ نَجْتَنِبُ مِنَ الْقَوْلِ الزُّورِ (۱۷) أَنَا وَأَخِي جَلَسْنَا نَتَحَدَّثُ فِي أَمْرٍ ضَرُورِيٍّ حَتَّى طَلَعَ نُورُ الْفَجْرِ (۱۸) يُجَهِّزُ الْهِنْدِيُّونَ السِّلَاحَ لِلدِّفَاعِ +

مشق نمبر ۲۶ (الف)

(رشید اور اس کے چچا کا مکالمہ)

(۱) اے رشید! تم مدرسہ میں کیا سیکھتے ہو؟	میرے چچا! میں عربی، انگریزی، حساب، جغرافیہ اور تاریخ سیکھتا ہوں۔
(۲) میں نے سنا تم علم حاصل کرنے میں کوشش نہیں کرتے ہو اور کھیل کود	جناب! آپ کو کس نے خبر دی؟ اور آپ نے کس طرح خبر دینے والے کی تصدیق کی؟

میں مشغول رہتے ہو۔	
(۳) میرے پیارے! میں اس کی تصدیق نہیں کرتا ہوں، لیکن تم کو دیکھ رہا ہوں تم دو روز سے مدرسے نہیں گئے	جی ہاں! میں اگست کی نویں تاریخ سے نہیں جا رہا ہوں، کیونکہ طالب علموں نے سیکھنے [پڑھنے لکھنے] سے انکار کر دیا ہے بلکہ انھوں نے ہیڈ ماسٹر کے کمرے پر ہجوم کر دیا اور کمرے کے بعض اسباب خراب کر دئے اس لئے انھوں نے [ہیڈ ماسٹر نے] مدرسہ بند کر دیا۔
(۴) اور طلباء نے کیوں ہڑتال کر دی؟	اس لئے کہ حکومت نے مسٹر گاندھی، مولانا ابوالکلام اور بہتیرے کانگریس کے لیڈروں کو گرفتار کر لیا اور انھیں قید کر دیا، اس لئے طلباء نے حکومت کے فعل پر احتجاج کرتے ہوئے ہڑتال کر دی۔
(۵) میرے عزیز! تم نے سچ کہا۔ اور میں نے اخبارات میں پڑھا کہ کارخانوں اور ملوں کے مزدوروں نے بھی کام سے ہڑتال کر دی اور مظاہرے اور احتجاج کے لئے جمع ہوئے تو انھیں پولیس نے روکا لیکن وہ باز نہ آئے	اور ایسے ہی واقعات تمام ہند کے طول عرض میں شہروں میں اور دیہاتوں میں واقع ہوئے ہیں اور بعض مقامات میں مظاہرین نے پولیس کے آدمیوں کو قتل کر دیا اور سرکاری عمارتیں جلا ڈالیں اور ٹیلیگراف کے تار کاٹ دئے لیکن ہم نے

اور پولیس پر پتھراؤ کیا تو پولیس نے اُن پر گولی چلائی تو چند اُسی وقت مر گئے اور بہت سے زخمی ہو گئے

سُنا کہ ان مظاہرات میں مسلمان شریک نہیں ہوئے مگر بہت کم۔

(۶) کیا تم جانتے ہو کانگریس کے لیڈروں کو کیوں گرفتار کیا؟

اس لئے کہ وہ آزادی اور خود مختاری مانگتے ہیں اور انھوں نے انگریزوں سے کہہ دیا کہ ہندوستان ہندوستانیوں کے ہاتھ میں چھوڑ دو۔

(۷) پھر ان مظاہرات میں مسلمان کیوں شریک نہیں ہوئے؟

کیونکہ مسلم لیگ کے قائد [لیڈر] مسٹر محمد علی جناح نے انھیں شریک ہونے سے منع کر دیا ہے۔

(۸) اور کیوں انھوں نے ان کو منع کیا؟ کیا مسلمان اور ان کا لیڈر آزادی اور خود مختاری پسند نہیں کرتے؟

کیوں نہیں! وہ خود مختاری پسند کرتے ہیں اور کیسے نہ پسند کریں باوجودیکہ آزادی اور سوراج کے لئے جدوجہد کرنا ان پر فرض ہے لیکن ہنود اب تک مسلمانوں کے مطالبات اور ان کے حقوق کے بارے میں مسلم لیگ کے ساتھ متفق نہیں ہوئے ہیں

(۹) اے میرے پیارے! اس میں شک نہیں کہ وطن کی آزادی اور خود مختاری سب سے عزیز [گرانقدر] چیز ہے

ہاں بخدا یہ ٹھیک ہے۔ پھر ہمیں کیا ہوا کہ باہم متحد و متفق نہ ہو جائیں؟ یہ تو آزادی حاصل کرنے کا آسان ترین راستہ ہے۔

جان اور مال ان کے پاسنگ میں نہیں آسکتے۔ لیکن ہندوستان کی خود مختاری ان مظاہرات سے حاصل نہیں ہوگی بلکہ اس کی پہلی شرط تو اہل وطن کا باہمی اتحاد [واتفاق] ہے۔ اسی طرح انگریز بھی ہندوستانیوں سے کہہ رہے ہیں "متحد ہو جاؤ تمہیں استقلال مل جائیگا"۔

پس ہر اُس ہندو اور مسلمان پر جو آزادی کا خواہاں ہے، واجب ہے کہ اتحاد کے لئے پوری کوشش کرے یہاں تک کہ تمام قوموں کا ایک ہی نعرہ ہو "استقلال استقلال"۔

(۱۰) خوب کہا اے میرے لڑکے! لیکن ہندو اور انگریز ایسے مسلمانوں کے ساتھ متفق نہ ہونگے جن کی قوت نااتفاقی اور ایمان کی کمزوری اور بداعمالی کی وجہ سے ضعیف ہوگئی ہے۔

جی ہاں! کمزوروں کے ساتھ کوئی بھی اتحاد پسند نہیں کرتا۔ مگر جب وہ اخلاق اور اعمال کو ٹھیک کرلیں اور ایک سیسہ پلائی ہوئی عمارت کی طرح متحد ہو جائیں تو پھر ہر ایک اُن کے ساتھ اتحاد کرنا پسند کریگا۔

(۱۱) پس مسلمانوں کے لیڈروں اور عالموں کو لازم ہے کہ سب سے پہلے مسلمانوں کے اخلاق کی درستی کی طرف اور اسلام کے بعد ایمان اور حسن سلوک، تقویٰ، انصاف اور احسان میں باہمی مدد کرنے اور بدکاری اور گناہ سے بچنے کی بنیاد پر

اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ اے چچا! جبکہ ہندوستان کے مسلمان مذکورہ بنیاد پر متحد ہو جائینگے [اگرچہ فروعات میں وہ اختلاف بھی رکھتے ہوں] تو ایک عظیم الشان طاقت ہو جائینگے۔ پھر کون ہے جو دس کروڑ سچے ایمانداروں کی قوت کی مخالفت کرے؟

انھیں باہم متحد و منظم کرنے کی طرف تیزی سے قدم اٹھائیں، تا کہ وہ [یعنے تمام مسلمان] اللہ [والوں] کے گروہ میں شامل ہو جائیں [اللہ تعالیٰ فرماتا ہے] سُنو! اللہ کی پارٹی والے ہی کامیاب رہنے والے ہیں۔	مجھے تو اُمید ہے کہ جس دن مسلمان باہم متحد ہو جائیں گے وہی دن ہمارے تمام برادرانِ وطن کے ساتھ اتحاد کا دن ہو گا۔
(۱۱) کاش کہ میں وہ مبارک دن دیکھ پاتا! کیونکہ اس میں شک نہیں کہ اتحاد کا دن ہی آزادی کا اور غلامی سے نجات کا دن ہو گا۔	اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہو۔ امید ہے کہ وہ دن قریب ہی ہو۔
(۱۲) میں تمہاری سمجھ اور واقفیت سے بہت خوش ہوں۔ لیکن علوم و فنون کی طرف سے غافل نہ ہونا یہاں تک کہ تم دین اور وطن کی خدمت کے لائق بن جاؤ۔	میرے محترم جناب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے مجھے وہ باتیں سکھائیں جو میں نہیں جانتا تھا اور وہ باتیں سمجھائیں جو میں نہیں سمجھتا تھا۔ پس ساری تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔

مشق نمبر ۲۶ (ب)

حکایت

حکایت کی گئی ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز نے خلافت سنبھالی،

مبارکبادی پیش کرنے والوں کے وفود ہر طرف سے آنے لگے۔ حجاز والوں کے وفد کی طرف سے عرض کرنے کے لئے ایک چھوٹا لڑکا آگے بڑھا جس کی عمر گیارہ سال کو نہیں پہنچی تھی۔ عمر نے فرمایا تُو واپس چلا جا اور جو زیادہ عُمر والا ہو وہ آگے بڑھے۔ لڑکے نے عرض کی (اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین کی مدد فرمائے) آدمی اپنی سب سے چھوٹی دو چیزوں کی بدولت آدمی (کہلاتا) ہے (ایک تو) اپنے دل (دوسرے) اپنی زبان کی بدولت۔ پس جب اللہ اپنے کسی خاص بندے کو بولنے والی زبان اور یاد رکھنے والا (ہر بات کو سمجھنے والا) دِل عطا فرمائے تو وہ (بندہ) ضرور گفتگو کا مستحق ہوجاتا ہے اور اے امیر المؤمنین اگر فضیلت عُمر کی وجہ سے ہوتی تو قوم میں ایسے اشخاص (موجود) تھے جو آپ کی اس بیٹھک (گدّی) کے زیادہ مستحق تھے۔ عمر اُس کے کلام سے متعجب ہوئے اور (ذیل کے) اشعار پڑھے: (ترجمہ) علم سیکھ کیونکہ آدمی عالم نہیں پیدا ہوا کرتا۔ اور علم والا جاہل کے جیسا نہیں ہوا کرتا۔ اور بیشک قوم کا بڑا (سردار) جس کے پاس علم نہیں ہے۔ وہ چھوٹا (ذلیل) ہوتا ہے جبکہ اس کے اطراف محفلیں جمع ہوں ✦

تنبیہ۔ عمر بن عبد العزیز خلفائے بنی اُمیّہ میں سب سے اچھے خلیفہ ہوئے ہیں۔ بڑے متقی، نہایت عادل اور خدا پرست تھے۔ علماء نے انہیں عمر ثانی یعنی خلیفۂ دوم حضرت عمرؓ کے مشابہ کہا ہے اور پہلی صدی کا مجدد مانا ہے ۹۹ھ میں خلافت پر متمکن ہوئے اور خلیفۂ اوّل حضرت صدیق اکبرؓ کی طرح دو سال اور پانچ مہینے ان کا عہد خلافت رہا۔ خلافت کے پہلے ایک بار انسؓ صحابی نے ان کے پیچھے نماز پڑھی اور بہت خوش ہو کر کہا کہ اس جوان سے بہتر میں نے کسی کو رسول اللہ جیسی نماز پڑھتے نہیں دیکھا ✦

اشعار کا ترجمہ

جب تُو شریف آدمی کی عزت کرتا ہے تو (گویا) تو اُس کا آقا ہو جاتا ہے (یعنی وہ تجھے معزز سمجھنے لگتا ہے) اور اگر تُو نے کمینے کی عزت کی تو وہ سرکش ہو جاتا ہے (اور تجھے حقیر سمجھنے لگتا ہے)۔

بیشک وعدہ پورا کرنا شریف آدمی پر ایک فریضہ ہے (یعنی اسے وہ ایک فریضہ سمجھتا ہے) اور وعدہ خلاف کرنے والے کے ساتھ تو ملامت لگی ہوئی ہے۔

اور تو شریف کو دیکھیگا کہ جن لوگوں کے ساتھ رہتا سہتا ہے۔ ان کے ساتھ (ہر بات میں) انصاف کے ساتھ پیش آتا رہتا ہے۔ اور کمینے کو دیکھیگا کہ وہ انصاف سے گریز کرتا رہتا ہے۔

اپنی فکروں کو پست (کم) کر، کیونکہ زندگی (محض) ایک دھوکا ہے۔ اور موت کی چکی مخلوقات پر پھر رہی ہے۔ اور آدمی (اِس) دارِ دنیا میں مکلّف (ضرور) ہے۔ (لیکن) نہ تو اس دنیا میں اسے (پوری طرح) قدرت حاصل ہے نہ (بالکل) مجبور رہی ہے۔

ایک خط بیٹے کی طرف سے اُس کے باپ کو

بجناب والدِ ماجد محترم

السّلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ (سلامتی ہو آپ پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں)

میں نے تین ماہ پیشتر اپنے برادر عزیز کو لکھا تھا اور خبر دی تھی کہ میں نے کتاب تسہیل الادب کا پہلا حصہ ختم کر لیا ہے اور آج آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ میں نے

دوسرا حصہ بھی پڑھ لیا۔ پس اللہ ہی کے لئے حمد اور اسی کے لئے شکر ہے۔

میرے بزرگ ابا جان! اب میں اس سے زیادہ عربی زبان سمجھنے لگا ہوں جتنی میں پہلے سمجھتا تھا۔ کیونکہ میں نے دوسرے حصے میں تمام افعال ثلاثی اور رباعی۔ مجرد اور مزید فیہ کے ابواب پڑھ لئے ہیں۔

اور اس کے علاوہ میں نے بہت سے عربی الفاظ یاد کر لئے ہیں اور ایک مقدار صرف و نحو کے قواعد کی اور اسمیہ اور فعلیہ جملوں کی ترکیب کی بھی سیکھ لی ہے۔

اور اللہ کا شکر ہے کہ عربی سے اردو اور اردو سے عربی میں بہت سے جملوں کا ترجمہ کر سکتا ہوں۔

خلاصہ یہ کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھ مہینے میں اتنا سیکھ لیا جو اُن مدارس کے طلباء جو نہج قدیم پر چل رہے ہیں دو سال میں (بھی) نہیں سیکھتے ہیں۔ خصوصاً اُن مدارس کے طلباء مطلق قدرت نہیں رکھتے کہ اردو سے عربی میں ترجمہ کر لیں یا (عربی میں کچھ) بات کر لیں یا (عربی میں) ایک چھوٹا سا خط لکھیں۔

اور میں جب تیسرا حصہ پڑھونگا اور افعال غیر سالم کی قسمیں جان لونگا (تو) مجھے بات چیت اور ترجمہ پر زیادہ قدرت حاصل ہوگی۔ اور اُس وقت ہر ہفتے میں ایک خط آپ کی خدمت میں بھیجا کرونگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

بزرگوار اماں جان اور میری محترم بہنوں اور بھائیوں کو سلام۔

آپ ہمیشہ سلامت رہیں۔

آپ کا خدمت گزار بیٹا

عبد الرحمٰن

قرآن حکیم کے اُردو تراجم

تاریخ۔ تعارف۔ تبصرہ۔ تقابلی جائزہ

تالیف

ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ۔ کراچی ۱

هو لفتّاح العلیم

المفتاح الجدید

للجزء الثالث من کتاب تسهیل الأدب في لسان العرب

کلیدِ جدید ۳

عکسی

برائے

عربی کا معلّم (حصّہ سوم)

مؤلفہ:۔ مولوی عبد السّتار خان

ناشر

قدیمی کتب خانہ

آرام باغ۔ کراچی ۱

هو المفتاح العليم

المفتاح الجديد

الجزء الأول من كتاب تسهيل الأدب في لسان العرب

کلید جدید ۳ عکسی

برائے

عربی کا معلم (حصہ سوم)

مؤلفہ:۔ مولوی عبد الستار خان

ناشر

قدیمی کتب خانہ

آرام باغ۔ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب الملقب بہ عربی کا معلم کے حصہ سوم کی یہ کلید ہے۔ امید ہے سابقہ دونوں کی کلید کی مانند یہ بھی شائقین عربی کے لیے جو بطور خود عربی سیکھنا چاہتے ہیں اچھی مددگار ثابت ہو گی۔

ترجمہ میں محاورے کا خاص خیال رکھا گیا ہے مگر کسی جگہ خاص مصلحت سے لفظ کے مطابق ترجمہ کر دیا ہے۔ کہیں دونوں قسم کے ترجمے بتلائے ہیں۔

عبارت کا مطلب سمجھانے کے لیے اکثر مقامات میں کچھ الفاظ بڑھانے پڑے ہیں جو بغرض امتیاز خطوطِ وحدانی کے اندر لکھے گئے ہیں۔

سوالات میں جو کسی قدر مشکل ہیں ان کا حل بھی درج کر دیا گیا ہے۔ اگر کسی سوال کے کئی جواب ہو سکتے ہیں تو ایک ہی جواب لکھ کر آگے لکھ دیا ہے "یا اور کچھ" تاکہ عزیز طالبین الفاظ بدل کر جواب کے لیے اور جملے بنائیں۔

البتہ مشقی مثالوں میں بعض مثالیں ایسی بھی ہیں جن کے بعض الفاظ کے اعراب کا قاعدہ صراحۃً نہیں گزرا ہی بلکہ بار بار مثالوں میں پیش کر کے غیر شعوری طور پر ذہن نشین کرنے کی کوشش کی گئی ہے مثلاً لفظ قَبْلَ، بَعْدَ، عِنْدَ کے ماقبل جہاں حرف جر نہیں آیا ہے ان پر زبر لکھ دیا گیا ہے۔ ان کے قاعدے بتائے ہیں مگر آخر میں۔ اس لیے اگر ایسے کسی مقام میں الجھن محسوس ہو تو کسی عالم کی طرف رجوع کریں۔ بہرحال طالبینِ عربی کی آسانی کے لیے بقدر امکان کوشش کی گئی ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما کر طالبین کی سہولت کا ذریعہ بنا دے۔ آمین

خادم افضل اللسان عبدالستار خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلید عربی کا معلم حصہ سوم

مشق نمبر ۲۸ عربی سے اردو

تنبیہ :- عربی کی واحد مخاطب کی ضمیر کی جگہ اردو میں جمع مخاطب کی ضمیر "تم" لگا سکتے ہیں۔ اَنْتَ کے معنی "تُو" بھی کر سکتے ہیں اور "تم" بھی :

(۱) حُسین! کیا سگریٹ کی عادت رکھتے ہو؟	میں اس کا عادی تھا لیکن ایک مہینہ سے چھوڑ دیا ہے۔
(۲) بہت اچھا کیا! چائے کی عادت کرو، کافی کی عادت کرو، لیکن سگریٹ کی عادت مت کرو۔	ہاں! مجھے ڈاکٹر نے کہا سگریٹ نقصان والی چیز ہے، پھیپھڑے اور آنکھ پر اس کا اثر پڑتا ہے۔
(۳) خدا کی قسم تم ایک عاقل آدمی ہو کیونکہ تم اپنی عادت کی چیزوں پر ڈاکٹر کے قول کو ترجیح دیتے ہو۔	بھائی! میرے نزدیک بہتر تو یہ ہے کہ ہم بلاضرورت چائے اور کافی کی بھی عادت نہ کریں۔
(۴) تمہارے والد دہلی سے کب آئیں گے؟	اگر اللہ نے چاہا! کل ان کے آنے کی امید ہے۔
(۵) کیا تم نے دہلی میں اسلامی کانفرنس میں مولانا ابوالکلام کی تقریر سُنی؟	جی ہاں ہم نے سُنی، واقعی وہ بہت ہی مؤثر تھی۔ اس سے تمام حاضرین متاثر ہو گئے۔

(۶) کیا تم نے یہ مکان کرایہ پہ لیا ہے؟	میں اس کو کرایہ پہ لینے میں غور کر رہا ہوں۔
(۷) کیا تم اس امانت دار مزدور کو نوکر رکھتے ہو؟ کیونکہ جس کسی کو تم نوکر رکھو ان میں بہتر بس وہ ہے جو قوی اور امین ہو۔	ہاں! ہم اسے بڑی خوشی سے نوکر رکھیں گے کیوں کہ ہمیں ایک قوی اور امین مزدور کی ضرورت ہے۔
(۸) اے علی! اپنے لڑکے کو حکم دو [کہو] کہ کتاب لیوے اور میرے سامنے پڑھے۔	اے لڑکے! اپنی کتاب لے اور استاد کے سامنے پڑھ۔
(۹) میری بہن! اپنی لڑکیوں کو نماز کا حکم کر۔ کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جب تمہاری اولاد سات برس [کی عمر] کو پہنچیں تو نماز کا حکم کرو۔	ہاں بھائی! حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی اتباع کرنے کے لیے میں انھیں نماز کا حکم کروں گی۔
(۱۰) کیا تم نے اس گھر کو مسجد بنالیا؟	ہاں! ہم اسے مسجد اور مدرسہ بنالیں گے۔
(۱۱) اس بزرگ سے پوچھ کیا آپ ہمیں اجازت دیتے ہیں کہ ہم آپ سے کچھ مسائل دریافت کریں؟	لڑکو! جو چاہو مجھ سے پوچھ لو اور اللہ کی آیتوں کو مسخری اور کھیل نہ بناؤ۔
(۱۲) ہم اللہ سے معافی چاہتے ہیں۔ حضرت آپ خفا نہ ہوں۔ ہم آپ کی خدمت	[اچھا] تو پوچھو، اور جس بات کا تمھیں علم ہو جائے اس پر عمل کرو، اور قرآن کو

میں اس لیے آئے ہیں کہ اللہ نے آپ کو علم میں ہم پر فوقیت عطا فرمائی ہے۔	اپنے تمام معاملات میں امام [رہ نما] بنالو۔
(۱۳) ہمارے بزرگوار! کیا آپ کے پاس کوئی چیز ہے کہ ہم کھائیں؟ کیونکہ ہم دور کی مسافت سے آئے ہیں۔	لڑکو! وہ ٹوکری لے لو اور میوہ جات میں سے جو چاہو کھا لو اور اللہ نے جو کچھ تمھیں دیا اس پر اس کا شکر کرو۔
(۱۴) ہم اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور آپ کی عنایات پر آپ کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ لیکن حضرت اس میں نہ روٹی ہے نہ گوشت۔	نکلو اے شریرو! تم بھوکے نہیں ہو۔ کیا تم نے مجھے کھلونا [مذاق] بنالیا ہے۔
(۱۵) معاف کریے! اچھا ہم پر گرفت نہ کریے، ہاں دیکھیے ہم انجیر اور کھجور کھا لیتے ہیں۔	[اچھا] تو تمھیں جو پسند ہے کھا لو۔ تمھیں خوشگوار اور مبارک ہو [تمھیں رچے پچے]
(۱۶) اللہ آپ کو بھی خوشگوار اور مبارک کرے، جناب کیا آپ ہمیں اجازت دیں گے کہ یہ ٹوکری اپنے ساتھ لے جائیں تاکہ راستے میں کھائیں۔	واللہ تم شیاطین ہو! تم اس لیے نہیں آئے ہو کہ مسائل دریافت کرو [تم مسائل پوچھنے کے لیے نہیں آئے ہو] تم تو صرف کھانے اور مذاق اڑانے کے لیے آئے ہو۔
(۱۷) حضرت بزرگوار! ہم نے آپ کی خدمت میں جو کچھ خلافِ ادب	[خیر] اللہ تمھیں بخش دے! اگر تمھیں مسائل سمجھنے کی ضرورت ہو تو جب چاہو

واحترام کیا ہے اس کی معافی مانگتے ہیں، اور آج ہم جانے کی اجازت چاہتے ہیں۔ کیونکہ آج آپکو غضب آلود دیکھ رہے ہیں۔	واپس آجاؤ۔ والسلام

من القرآن

(۱) اور اپنے اہل [وعیال] کو نماز کا حکم کر (۲) اے یحییٰ کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لے (۳) درگذر اختیار کر اور پسندیدہ باتوں کا حکم کر اور جاہلوں سے منہ پھیر لے (۴) کھاؤ اور پیو اور بے جا خرچ نہ کرو (۵) تو اس [جنت میں] سے تم دونوں [آدم وحوا] جہاں کہیں چاہو بافراغت کھاؤ (۶) [لوگو] ابراہیم کے کھڑے رہنے [عبادت کرنے] کی جگہ کو تم بھی نماز کی جگہ بنالو (۷) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو [اے ایمان والو] میرے دشمن کو اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ (۸) پس علم والوں سے پوچھ لیا کرو، اگر تم نہیں جانتے (۹) پھر اس روز نعمتوں کی بابت تم ضرور پوچھے جاؤ گے (۱۰) اور وہ اپنے آپ پر [دوسرے حاجتمندوں کو] مقدم رکھتے ہیں، اگرچہ خود انھیں حاجت ہو (۱۱) تم جس کسی کو نوکر رکھو بیشک ان میں بہترین وہ ہے جو طاقتور اور امانت دار ہو [بے شک بہترین نوکر وہ ہے جو طاقتور اور امانت دار ہو] (۱۲) کیا تم نے اس [آگ] کے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم [اس کے] پیدا کرنے والے ہیں؟ (۱۳) جب تمھارے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو انھیں چاہیے کہ [گھر میں داخل ہوتے وقت] وہ اسی طرح اجازت مانگ لیا کریں جس طرح اُن سے پیشتر

...کے لوگ اجازت طلب کیا کرتے رہے (۱۴) اس نے [پیغمبر کی بی بی نے] کہا آپ کو اس کی خبر کس نے دی؟ فرمایا مجھے بڑے علم والے اور بڑے باخبر [خدا] نے خبر دی ۔

اردو سے عربی

(۱) یا حامدُ! هل تألِفُ السِّجارةَ ؟	انا کنتُ الِفُها، لکن ترکتُها مُنذُ منعَنِی الدّکتورُ
(۲) اَحسنْتَ! السِّجارةُ تضرُّ الرِّئةَ والعینَ	نعم یا سیّدی! لِهذا لا اَشربُ السِّجارةَ
(۳) هَلِ استأجرتَ هٰذِهِ الدّارَ ؟	نعم! اِستأجرتُ هذهِ الدّارَ
(۴) هل استأجرت هذا الرجلَ	لا! ما استأجرتُه
(۵) یا اختی! مُرِی بنتَكِ اَن تقرَءَ کتابَها اَمامی	فاطمةُ! خُذِی الکتابَ وَاقرَئِی اَمامَ خالَكِ
(۶) یا اولادُ! خُذوا کُتُبَکُم وَاقرَءُوا	نعم یا سیّدَنا! الآنَ نأخُذُ کُتُبَنا
(۷) یا سیِّدةُ! مُرِی اولادَكِ و بناتِكِ بالصلٰوةِ	نعم یا اخی! لَآمُرَنَّهُم بِالصلٰوةِ
(۸) سَلُوا هذا الولدَ ما اسمُكَ ومِنْ اَینَ انت ؟	اِخوانی! اسمی سَلیمٌ، وَاَنا مِن لاهور
(۹) یا بنتُ! خُذِی تلك السَّلّةَ وکُلِی منها ما تُحِبِّینَ	اَشکُرُكَ یا عمّی

(۱۰) هَلِ اتَّخَذُوا هٰذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا ؟	نعم هُمُ اتَّخَذُوا هٰذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا
(۱۱) فَاتَّخِذُوا بَيْتَكُمْ مَدْرَسَةً	طَيِّبٌ ! نَتَّخِذُ بَيْتَنَا مَدْرَسَةً

مشق نمبر ۲۹ عربی سے اُردو

(۱) حامد! گھنٹی بجادو، مدرسہ کا وقت قریب ہو چکا ہے۔	میرے اُستاد! آپ کے آنے سے پیشتر گھنٹی بجائی جا چکی ہے۔
(۲) کس نے گھنٹی بجائی ؟	جناب! میں نے بجائی۔
(۳) وقت سے پہلے کیسے بجائی ؟	جناب! گھڑی پیچھے ہے [یا سُست ہے]
(۴) کرسی کا پاؤں ہل رہا ہے، بڑھئی کو کہہ دو کہ کیل ٹھوک دے۔	اس کا خیال ہے کہ وہ کیل سے پھٹ جائے گا۔
(۵) دروازہ کون کھٹ کھٹا رہا ہے ؟	شاید خادمہ دروازہ کھٹ کھٹا رہی ہے
(۶) اے خادمہ دوا کو اچھی طرح کوٹ لے	میرے آقا! دیکھیے دوا تو آٹے کی طرح خوب کوٹ لی گئی ہے۔
(۷) لڑکو! کہاں بھاگے جا رہے ہو ؟	ہم مدرسہ کو بھاگے جا رہے ہیں۔
(۸) [اچھا] تو بھاگو اور دیر نہ کرو۔	یہی تو ہمارا مقصد ہے۔
(۹) اے خلیل! اس کتاب کے اوراق گِن ڈالو کتنے ہیں ؟	میں نے اسے گِن لیا ہے وہ تو پچاس ورق ہیں۔
(۱۰) خلیل! تمھیں مدرسہ جانا اچھا لگتا ہے	واللہ! مجھے تو سیکھنے کے وقت سیکھنا

یا کھیل کے میدان میں جاتا ؟	اور کھیلنے کے وقت کھیلنا پسند ہے۔
(۱۱) تمہارے بھائی کو پڑھنا پسند ہے یا کھیلنا ؟	جناب ! اسے پڑھنے کی نسبت کھیلنا زیادہ پسند ہے۔
(۱۲) میں سمجھتا ہوں کہ تم امتحان میں کامیاب ہو گئے ہو	اللہ کا شکر ! میں کامیاب ہو گیا اور میں نے تو پہلے سے تیاری کر لی تھی۔
(۱۳) سچ کہا جس نے کہا "جو کوشش کرے وہ [مقصد کو] پالے"۔	اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "انسان کے لیے کچھ نہیں مگر وہی جو اس نے کوشش کی"۔
(۱۴) لیکن میں پوچھتا ہوں کیا تم نے بڑے امتحان کی [یعنی] آخرت کے امتحان کی [بھی] تیاری کی ہے ؟	الحمد للہ ! اس کی [بھی] تیاری کر رہا ہوں اور میں اپنے پروردگار سے اس امتحان میں کامیاب ہونے کی بھی امید رکھتا ہوں۔
(۱۵) خلیل ! واللہ تمہاری بات نے مجھے خوش کر دیا۔	جناب ! میں بھی آپ کی ملاقات سے مسرور ہو گیا۔
(۱۶) سلیم ! کیا میں تمہیں ایسا کام بتاؤں جو تمہیں دنیا و آخرت میں باعزت کر دے۔	براہِ کرم آپ مجھے وہ بتا دیجیے تاکہ آپ بھی اجر پائیں، کیونکہ بھلائی کی بات بتلانے والا ایسا ہی ہے جیسا اس کا کرنے والا۔
(۱۷) اللہ کا اور اس کے رسول کا فرماں بردار اور اپنے ماں باپ کا خدمت گزار اور اللہ کی مخلوق کا خیر خواہ ہو جا [تو] اللہ کے پاس اور لوگوں کے پاس	واللہ اے چچا ! آپ نے ایک ایسا عمل بتلا دیا جو تمام بھلائیوں کا جامع ہے پس آپ کو اللہ تعالیٰ بہترین جزا عطا فرمائے۔

[نظر میں] عزت دار بن جائے گا۔	
(۱۸) لیلیٰ! کیا تجھے ان دنوں میں [یعنی] سردی اور ٹھنڈ کے دنوں میں سردی محسوس نہیں ہوتی؟	حضرت! آپ نے کس طرح سمجھا کہ میں نے سردی محسوس نہیں کی؟
(۱۹) میں تجھے گرمی کے لباس میں ملبوس دیکھ رہا ہوں۔	حضرت! مجھے اُون کا لباس شاق گذرتا ہے۔
(۲۰) کوئی مضائقہ نہیں! سردی کے موسم میں اون کا لباس پہنا کر تاکہ تجھے تپ اور زکام نہ چھولے [نہ ہو جائے]	بہت خوب جناب! آپ کی پاکیزہ عنایات سے میں ممنون اور مسرور ہوں۔
(۲۱) کبھی کسی باغ پر تیرا گزر ہوتا ہے اور اس کے درختوں کو دیکھتی ہے اور اس کے پھولوں کی خوشبو لیتی ہے؟	ہاں! میں جمعہ کے روز باغ میں گئی تھی تو ایک خوبصورت درخت کو میں نے دیکھا پس اس کی شاخوں کو میں نے ہلایا اور اس کے پھولوں کی خوشبو لی۔
(۲۲) ڈالیوں کو مت ہلایا کر اور نہ پھلوں کا لالچ رکھ۔ کیونکہ لالچ تجھے ذلیل کر دے گا۔	میرے استاد! آپ نے سچ فرمایا۔ میری اماں جان کہا کرتی تھیں جس نے قناعت کی وہ عزیز ہوا اور جس نے لالچ کیا وہ ذلیل ہوا۔
(۲۳) بھائیو! کیا تم نہیں جانتے ہو مصر والے ایک زمانے سے آزاد ہو چکے ہیں،	ہندوستانی اپنے آپ کو کم طاقت اور کم درجہ سمجھتے تھے۔ مگر آج [اب] کچھ بیدار

تو ہندوستان والے کیوں نہیں آزاد ہوتے ؟	ہو گئے ہیں۔ اس لیے آج ان سے وہ توقع کی جا سکتی ہے جو کل نہیں کی جاتی تھی۔
(۲۴) اب تو انگلستان کے بہت سے لیڈروں نے اعتراف کر لیا ہے کہ فتح پانے میں ہندوستان اپنی قیمتی امداد کی وجہ سے آزادی کا مستحق ہو گیا ہے۔	بے شک ! اگر ہندوستان کے آدمی [سپاہی] نہ ہوتے اور ہندوستان کا اسباب نہ ہوتا تو انگلستان کے لیے افریقہ میں، اٹلی میں اور ہند کے مشرق میں فتح کا دروازہ نہ کھلتا، [بلکہ] یورپ میں بھی نہ کھلتا۔
(۲۵) اسی طرح اسلامی ممالک میں سے ہر ایک نے فتح پانے میں برطانیہ کی امداد کے لیے ہاتھ بڑھایا ہے۔	تم نے بالکل سچ کہا، پس برطانیہ کو لازم ہے کہ جن لوگوں نے کٹھن وقت میں اس کا ہاتھ بٹایا ان کو خوش کر دے۔ کیونکہ جو شخص احسان کر کے دوستوں کے دلوں پر قبضہ نہ کرے اسے دشمنوں پر فتح پانے سے مغرور نہ ہونا چاہیے [فتح کے فریب میں نہ آنا چاہیے]
(۲۶) عقلائے برطانیہ سے ہم امید کرتے ہیں کہ اس فتح کے فریب میں نہ آئیں گے اور ہندوستان کو اس کا حق دینے میں پس و پیش نہ کریں گے۔	جناب ! میرا بھی ایسا ہی خیال ہے باوجود اس کے ہمیں ان کے وعدے کے دھوکے میں نہ رہنا چاہیے۔ کیونکہ آزادی بخشی نہیں جاتی بلکہ قوت اور قابلیت کے ذریعے لی جاتی

	ہے [حاصل کی جاتی ہے]۔

من القرآن

(۱) ہم تمھیں بہترین قصہ سُناتے ہیں (۲) بیٹا! اپنے خواب کا قصہ اپنے بھائیوں کو نہ سُنانا (۳) بے شک ہم نے قرآن کو آسان کر دیا ہے، تو ہے کوئی نصیحت لینے والا؟ [جو قرآن سے نصیحت لے] (۴) اور انہوں نے [یہود نے] کہا ہمیں [دوزخ کی] آگ ہرگز نہیں چھوئے گی مگر صرف چند روز (۵) اگر تجھے اللہ کسی ضرر سے چھولے [ضرر پہنچا دے] تو اس کا کھولنے والا [دفع کرنے والا] کوئی نہیں، بجز اُس کے اور اگر وہ تجھے بھلائی کے ساتھ چھولے [بھلائی پہنچا دے] تو وہ تو ہر چیز پر قادر ہے (۶) [اے پیغمبر] ایمان والوں کو کہو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ (۷) [اے پیغمبر] ایمان والی عورتوں کو کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں (۸) [اے پیغمبر] کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالٰی تم سے محبت کرے گا (۹) تم اپنی بات کو چھپاؤ یا اس کو ظاہر کرو، بے شک وہ [اللہ] دل والی چیزوں [باتوں] کو جانتا ہے (۱۰) اور اس [ابراہیم] سے اس کی قوم نے حجّت [مباحثہ] کیا، اس نے کہا کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں حجّت کرتے ہو؟ (۱۱) [اے پیغمبر] کہہ دو موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تم سے ملاقات کرنے والی ہے، پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے [اللہ] کی طرف لوٹائے جاؤ گے تو وہ تمھیں ان اعمال کی خبر دے گا جو تم کیا کرتے تھے (۱۲) [اے مریم] کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا، وہ تجھ پر تازہ کھجور گرا دے گا (۱۳) [اے اللہ] تو عزت دیتا ہے جس کو چاہتا

ہے اور ذلیل کرتا ہے جس کو چاہتا ہے (۱۴) [اے پیغمبر] وہ لوگ تم پر احسان
رکھتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو گئے، تم اُن سے کہہ دو مجھ پر اپنے مسلمان ہونے کا
احسان مت رکھو، بلکہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمھیں ایمان کا راستہ
بتلادیا (۱۵) اور [اے مسلمانو!] تم سے جہاں تک ہو سکے ان کے [مقابلے کے]
لیے قوت اور گھوڑے تیار کر رکھو، اس سے تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں پر اور
ان کے علاوہ دوسروں پر جنھیں تم نہیں جانتے، اللہ ان کو جانتا ہے، خوف
طاری کر سکو گے (۱۶) اے ایمان والو! تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمھیں
کہا گیا اللہ کی راہ میں چل پڑو تو تم بوجھل ہو [کر بیٹھ] گئے، کیا تم نے آخرت
کے مقابلے میں [دنیا کی] ناچیز زندگی کو پسند کر لیا ہے؟

اُردو سے عربی

(۱) مَتٰی دُقَّ جَرَسُ الْمَدْرَسَةِ؟	اَلْاٰنَ دُقَّ الْجَرَسُ قَبْلَ نِصْفِ سَاعَةٍ.
(۲) مَنْ دَقَّهٗ؟	لَعَلَّ الْحَامِدَ دَقَّهٗ.
(۳) دُقِّ الْمِسْمَارَ فِی قَائِمَةِ الطَّاوِلَةِ	اَظُنُّ یَا سَیِّدِی اَنَّهَا تَنْشَقُّ.
(۴) اُنْظُرْ مَنْ یَدُقُّ الْبَابَ؟	لَعَلَّ الْحَامِدَ یَدُقُّ الْبَابَ.
(۵) دُقِّ هٰذَا جَیِّدًا یَا وَلَدُ	نَعَمْ یَا سَیِّدِی اَدُقُّهٗ الْاٰنَ
(۶) اِلٰی اَیْنَ تَفْرِرْنَ یَا بَنَاتُ؟	دَعْنَا یَا سَیِّدَنَا، نَحْنُ نَفِرُّ اِلَی الْمَدْرَسَةِ
(۷) مَا دُقَّ الْجَرَسُ اِلَی الْاٰنَ	یَا سَیِّدَنَا! قَدْ دُقَّ الْجَرَسُ.
(۸) فَافْرِرْنَ وَلَا تَتَاَخَّرْنَ	هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبُنَا.

(۹) أَلَمْ يَسُرَّكَ مَكْتُوبُ أَبِيكَ ؟	بَلٰى وَاللّٰهِ لَقَدْ سُرِرْتُ جِدًّا بِمَكْتُوبِ وَالِدِي -
(۱۰) هَلْ تَدُلُّنِي مِنْ فَضْلِكَ عَلٰى كِتَابٍ يَسْهُلُ لِي بِهٖ فَهْمُ الْعَرَبِيِّ	نعم! أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كِتَابٍ يُمِدُّكَ عَلٰى فَهْمِ الْعَرَبِيِّ -
(۱۱) أَلَا تُحِسُّ بِالْبَرْدِ يَا رَشِيدُ ؟	يَا سَيِّدِي! أَنَا أُحِسُّ بِالْبَرْدِ
(۱۲) كَيْفَ شَقَقْتَ قَمِيصَكَ يَا حَمِيدُ ؟	مَا شَقَقْتُهٗ يَا سَيِّدِي! بَلْ شَقَّهٗ ذٰلِكَ الْوَلَدُ الشِّرِّيْرُ -
(۱۳) هَلْ يَقُصُّ عَلَيْكُمْ أُسْتَاذُكُمُ الْقَصَصَ التَّارِيْخِيَّةَ ؟	نعم! هُوَ يَقُصُّ عَلَيْنَا كُلَّ يَوْمٍ قِصَّةً تَارِيْخِيَّةً -

مشق نمبر ۳۰

(۱) احمد! تو نے انگوٹھی تول لی ؟	نہیں جناب! بلکہ آج تو لوں گا -
(۲) اسے ابھی اس ترازو میں تول لے -	میں نہیں جانتا کیسے تولا جاتا ہے - مجھے چھوڑ دیں مکان میں تول لوں گا [مجھے مکان میں تول لینے دیں]
(۳) ایک پلڑے میں انگوٹھی رکھ اور دوسرے پلڑے میں وزن رکھ -	اچھا تو اسی طرح کرتا ہوں -
(۴) انگوٹھی کا وزن کیا ہے ؟	اس کا وزن صرف دو مثقال ہے -
(۵) احمد سن لو! جب تم کسی کے لیے کوئی	آپ نے بہت خوب فرمایا جناب! میں

چیز تولو وزن میں کمی نہ کیا کرو۔	نے [بھی] قرآن میں پڑھا ہے سیدھی ڈنڈی کے ساتھ تولا کرو [بالکل صحیح تولا کرو]
(۶) چچا! کیا آپ مجھے اپنی یہ کتاب عطا فرمائیں گے؟ کیونکہ مجھے وہ ایک مفید کتاب معلوم ہوتی ہے۔	میں تمھیں اپنی یہ کتاب دے دوں گا، اگر تم ہمارے ہاں ایک مہینہ ٹھیر جاؤ، تاکہ میں تمھیں اس کے مطالب سمجھا دوں۔
(۷) ہاں چچا! میں آپ کے پاس ٹھیروں گا۔	تو میرے بیٹے یہ کتاب لو اور پڑھو۔
(۸) کیا اس کتاب کا سمجھنا میرے لیے آسان ہوگا؟	کوشش کرو اور اللہ پر اعتماد کرو اور اسی پر سونپ دو۔
(۹) میرے دوست! مجھے کیا ہوا ہے؟ [کیا وجہ ہے] کہ میں نے تمھیں ایک مدت سے نہ دیکھا۔ کئی بار تمھیں تلاش کیا اور تمھیں نہ پایا۔	اے خلیل! میں مصر اور یورپ کے سفر کو چلا گیا تھا۔
(۱۰) خوش آمدید! میرے دوست تم یہاں کب آئے؟	میں تو کل ہی بمبئی پہنچا ہوں۔
(۱۱) تم نے جو عجائب [و غرائب] دیکھے ہیں کیا مجھ سے وہ بیان کرو گے؟	میں [اس وقت] کیسے بیان کروں، اور تم تو دکان جا رہے ہو۔
(۱۲) کیا تم مجھ کو وعدہ کرتے ہو کہ مغرب کے بعد سفر کے حالات سناؤ گے؟	آج تو میں تم سے وعدہ نہیں کرتا کیونکہ آج میں مصروف ہوں۔

تو میں تمہارے پاس آجاؤں ۔	
(۱۳) تو کیا میں نہ سمجھوں کہ تم ٹال رہے ہو ؟	میرے بھائی ! تم مایوس نہ ہو، کل میں ان شاء اللہ ضرور تمہیں [سفر کے] عجیب [وغریب] حالات سناؤں گا ۔
(۱۴) کیا تمہیں مصر اور لندن سے کوئی خط نہیں پہنچا ؟	مجھے تمہاری طرف سے کوئی خط نہیں ملا نہ مصر سے نہ لندن سے ۔
(۱۵) خالد ! کیا تم ہر روز صبح سویرے جاگ جاتے ہو ؟	مجھے میسر نہیں ہوتا کہ صبح سویرے جاگ جاؤں [مجھے صبح سویرے جاگنا میسر نہیں ہوتا]
(۱۶) تو آج تمہیں کس نے جگایا ؟	آج میری ماں نے جگایا تو میں جاگ گیا ۔
(۱۷) مجھے چھوڑ دو [اجازت دو] میں تمہیں نماز کے وقت بیدار کر دیا کروں ۔	یہ تمہاری مہربانی ہے، اگر تم مجھے بیدار کر دو گے تو تم ضرور مشکور ہو گے اور میں ضرور ممنون ہوں گا ۔
(۱۸) تم پر احسان نہیں کر رہا ہوں، بلکہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اچھے کام میں اپنے بھائی کی مدد کرے ۔	اللہ تمہاری نیکیاں زیادہ کرے ! واللہ آج میں نے تمہیں پہچانا کہ تم سچے مسلمان ہو ۔
(۱۹) اللہ تمہارا گمان سچ کر دکھائے اور مجھے اور تمہیں سچے مسلمانوں میں سے بنا لے ۔	آمین ! آمین ! [ایسا ہی کر ایسا ہی کر] اے مالک تمام جہانوں کے ۔

من القرآن

(۱) اللہ بے نیاز ہے، نہ اُس نے کسی کو جنا نہ اُس کو کسی نے جنا [نہ اُس کا کوئی بیٹا ہے نہ وہ کسی کا بیٹا] (۲) کوئی بوجھ اٹھانے والی [جان] دوسری [جان] کا بوجھ نہیں اٹھائے گی [قیامت کے دن کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا] (۳) ان کی ایذا رسانی چھوڑ دو [اس کی پروا نہ کرو] اور اللہ پر سونپ دو (۴) [زکریا علیہ السلام نے کہا] اے میرے رب! مجھے ایک وارث [لڑکا] عطا کر جو میرا وارث ہو اور یعقوبؑ کے خاندان کا وارث ہو (۵) نوحؑ نے کہا، اے میرے مالک! زمین پر کافروں میں سے ایک گھر دار والے کو بھی [زندہ] مت چھوڑ۔ اگر تو ان کو زندہ چھوڑ دے گا تو وہ تیرے بندوں کو بہکائیں گے اور بدکار ناشکرے کے سوا [اور کچھ] نہ جنیں گے [ان سے جو اولاد ہوگی وہ بھی بدکار اور سخت کافر ہوگی] (۶) اور ظاہری گناہ بھی چھوڑ دو اور باطنی گناہ بھی (۷) تم اللہ کی رحمت سے نا اُمید مت ہونا، اللہ کی رحمت سے کافر قوم کے سوا کوئی بھی نا امید نہیں ہوتا (۸) بودے نہ بنو اور غم [illegible]، اور تم ہی سب سے بلند [سب پر فوقیت رکھنے والے] رہو گے بشرطیکہ تم ایمان والے ہو ۞

خالی جگہ کو پُر کرو

(۱) هَبْ لِيْ (۲) سَلْ (۳) زِنْ (۴) زِنِيْ

(۵) لَا تَتَّخِذْ (۶) مُرِنِيْ (۷) سَامِرُ (۸) هَلْ اَدُلُّكَ

(۹) دُلِّ (۱۰) ضَعُوْا (۱۱) اِلٰى اين ذاهبون انتم

(۱۲) لَا تَهُزُّوْا (۱۳) عَلِّنِيْ (۱۴) هَلْ يَسُرُّهُ (۱۵) يَسُرُّهُ

(۱۶) هَلْ تُحِبُّ (۱۷) أُحِبُّ (۱۸) ثِقْ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْ

(۱۹) وَكُلًّا (۲۰) مَا شِئْتُمَا

اُردو سے عربی

(۱) هَلْ تَهَبُنِي يَا أَبَتِ سَاعَةً يَوْمَ الْعِيدِ؟	لَأَهَبَنَّ لَكَ يَا بُنَيَّ سَاعَةً مِنَ الْفِضَّةِ
(۲) كيف تجدُ هذا الكتابَ يا سيّدى؟	نَجِدُهُ كتابا نافعا
(۳) هل يوجدُ هذا الكتابُ فى المكاتبِ؟	لا! لا يوجد هذا الكتاب فى هذه الايّام فى المكاتب
(۴) يا أُختِي! هَلْ وَزَنْتِ سِوَارَكِ	نعم! وزنتُ سِوارى فوجدتُهُ عِشرِينَ مِثْقالًا
(۵) زِنِي الْآنَ أَمَامِي ثانيًا	حَسَنٌ! أَزِنُهُ أَمَامَكَ
(۶) هَلْ وَصَلَكُمْ كتابِى [مكتوبى]؟	لا! ما وَصَلَنِي كِتابُكَ
(۷) أَتَقِفُونَ عند نا فى بمبائى؟	نعم! نَقِفُ عِنْدَكُمْ شَهْرًا
(۸) انا كنتُ لبثتُ عند كم فى دهلى	هٰذا مِن فَضْلِكَ
(۹) أَتَصِفُ لَنَا احوالَ سَفَرِكَ يا سَيِّدَنا؟	نعم! أَصِفُ لكم احوالَ سفرى بالسّرور
(۱۰) أَيْنَ أَضَعُ كتابى؟	ضَعْ كتابَكَ على الطّاولة
(۱۱) دَعْنِي أَضَعُهُ فِي الصُّنْدُوقِ	لا بَأسَ اضع كتابك فى الصّندوق

(۱۲) مَتٰی تَسْتَیْقِظُ صَبَاحًا ؟	نَحْنُ نَسْتَیْقِظُ صباحًا عِنْدَ [وَقْتَ] صَلٰوۃِ الْفَجْرِ
(۱۳) مَنْ اَیْقَظَکَ الْیَوْمَ ؟	اَلْیَوْمَ مَا تَیَقَّظْتُ فَاَیْقَظَنِیْ وَالِدَانِیْ ۔

مشق نمبر ۱۳۱ عربی سے اُردو

(۱) تو یہاں کب آیا ؟ (۲) میں دو گھنٹے سے آیا ہوں (۳) اپنے بھائی کو لا ، کیونکہ میں اس کو دیکھنے کا مشتاق ہوں (۴) ہم اسے کل لائے تھے اور [مگر] آپ کو ہم نے نہیں پایا (۵) احمد! کیا تو نے یہ کتاب دیکھی ؟ (۶) نہیں میں نے نہیں دیکھی، آج دیکھوں گا (۷) دیکھ اور پڑھ اور کل مجھے واپس کر دے (۸) کیا تو نے اپنا سفید گھوڑا بیچ ڈالا (۹) میں نے نہیں بیچا اور ہرگز نہیں بیچوں گا (۱۰) کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے حق بات کہوں؟ (۱۱) کیا میں نے تجھے نہیں کہا کہ تو عن قریب اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا ؟ (۱۲) تیرا سوال دُہرا تا کہ میں سمجھوں جو تو کہتا ہے (۱۳) لَوٹانے میں [دُہرانے میں] فائدہ ہے (۱۴) آپ نے ہمیں بڑا فائدہ پہنچایا [آپ نے بڑی معلومات دی] (۱۵) جس نے تگ و دَو [دوڑ دھوپ] کی اُس نے حاصل کر لیا (۱۶) جس نے استخارہ کیا وہ شرمندہ نہیں ہوا [وہ شرمندہ نہیں ہوتا ہے] (۱۷) یہ ایک آلہ ہے جس سے حرارت کے درجے شمار کیے جاتے ہیں اور اسے مقیاس الحرارۃ [گرمی ناپنے کا آلہ] کہتے ہیں (۱۸) شروع رات میں سو جا اور شروع صبح میں بیدار ہو جا ۔

(۱۹) عصر کے بعد مت سو (۲۰) میرا ارادہ ہے کہ تمہارے اس شہر میں ایک سال کے قریب قیام کروں (۲۱) یہ شخص اخبار کا ایڈیٹر ہے (۲۲) میرے بھائیو! اگر تم چاہتے ہو کہ ملک میں تمہارا غلبہ [تمہاری حکومت] ہو تو متحد ہو جاؤ اور تمام معاملات میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرو، اللہ تعالیٰ ضرور ہی تمہیں زمین میں خلیفہ [حاکم] بنا دے گا۔

باپ کی نصیحت اپنے لڑکے کو

(۲۳) اے شریف لڑکے! اللہ پر ایمان لا، اور ثابت قدم رہ اور تمام حالات میں اس کی اطاعت کر اور اس کی راہ میں جو کچھ تجھ پر مصیبت آجائے اس پر صبر کر اور اس سے مدد مانگا کر اچھے کاموں میں، اور اس کی پناہ لیا کر بُرے کاموں سے، اور قول اور عمل میں [بات اور کام میں] سچا رہ، اور اپنی زبان کی حفاظت کر، اگر تو اس کو بچائے گا تو وہ تجھے بچائے گی اور اگر تو اس سے خیانت کرے گا [اس کا بے جا استعمال کرے گا] تو وہ تجھ سے خیانت کرے گی [تیرے نقصان کا باعث ہو جائیگی] اور ہمیشہ نفع بخش علوم کی طرف مائل رہ اور جہالت اور سستی سے بیزار رہ تاکہ تو اپنی تمناؤں میں کامیاب ہو جائے اور بلندی [بلند درجوں] کو پالے، اللہ تعالیٰ اپنی فرماں برداری اور اپنے بندوں کی خدمت کے لیے تیری عمر دراز کرے۔

میں نے تجھے نصیحت کر دی [میں نے تیری بھلائی کی باتیں سنا دیں] بشرطیکہ میری نصیحت قبول کرلے۔ اور جو چیزیں بیچی جاتی ہیں اور بخشی جاتی ہیں ان میں بہترین چیز نصیحت ہے۔

من القرآن

(۱) اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو (۲) ہم نے کہا اے آگ ابراہیمؑ پر سرد اور سلامتی ہو جا (۳) ان عورتوں نے کہا حاشا للہ [خدا کی قسم] یہ تو کوئی بشر نہیں ہے (۴) اس نے کہا، کیا میں نے تجھے نہیں کہہ دیا کہ تو میرے ساتھ کبھی بھی صبر نہیں کر سکے گا [ضبط نہیں کر سکے گا] (۵) اور جب انہیں کہا گیا [کہا جاتا ہے] زمین میں [ملک میں] فساد مت پھیلاؤ، انھوں نے کہا [وہ کہتے ہیں] ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں (۶) انھوں نے کہا ہم نے ایک جوان کو سُنا جو اُن کا ذکر کرتا تھا، اسے ابراہیم کہا جاتا ہے [اس کا نام ابراہیم ہے] (۷) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں انھیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھ سکتے (۸) اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے اور وہ تمھارے ساتھ سختی کرنا نہیں چاہتا ہے (۹) بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا (۱۰) تم بھلائی ہرگز نہیں حاصل کر سکتے یہاں تک کہ اس [مال و دولت] میں سے [کچھ خرچ کرو] [اللہ کی راہ میں دو] جس سے تم محبت رکھتے ہو (۱۱) نماز کو قائم رکھو [پابندی سے پڑھو] اور مشرکین میں شامل نہ ہو جاؤ (۱۲) اللہ کی فرماں برداری کرو اور رسولؐ کی اور ان لوگوں کی جو تم ہی میں سے صاحبِ حکومت ہوں فرماں برداری کرو (۱۳) اے ایمان والو! صبر [روزہ] اور نماز کی مدد لیا کرو [یعنی جب کوئی مصیبت آئے تو روزہ اور نماز کے ذریعے اسے دفع کرنے کی کوشش کرو (۱۴) [اے اللہ] ہم تجھ ہی کو پُوجتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں (۱۵) مت ڈر!

تو ہی سب سے برتر ہوگا (۱۶) بے شک جن لوگوں نے [سچائی کے ساتھ] کہہ دیا "ہمارا رب اللہ ہی ہے" پھر اس پر ثابت قدم رہے تو ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے ؛

اردو سے عربی

(۱) إِنْ تَعْجَلْ تَنَلْ (۲) هو يبيعُ كتابَه (۳) تلك الابنةُ تُدَرِّسُ الكُرَّةَ (۴) أُرِيدُ أَنْ تقولَ لِيَ الحقَّ (۵) أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّهُ لَنْ يَجِيءَ اليومَ (۶) هو أعادَ سُؤالَهُ لِأَفْهَمَ ما يقولُ (۷) نحنُ نخافُ اللهَ ولا نخافُ غيرَ اللهِ (۸) المسلم لا يخافُ الموتَ (۹) اذا قيل له لا تُفْسِدْ قالَ إنَّما أنا مُصْلِحٌ (۱۰) نُرِيدُ بِهِمُ الْيُسْرَ وهُمْ يريدون بِنَا العُسْرَ (۱۱) أَجَاءَكَ أَخِي ؟ [يا أكان جاءك اخي ؟] (۱۲) لا ! ما جاءني اخوكَ (۱۳) صُونُوا عِرْضَكُمْ وَلَوْ [يا وإنْ] ضاعَ مالُكُمْ (۱۴) لا تَبِعْ بَقَرَتَكَ هٰذِهِ، لِأَنَّ لَبَنَهَا يُفِيدُكَ (۱۵) يَا أَخَوَاتِي ! إِنْ تُرِدْنَ [يا إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ] أَنْ يَكُونَ لِأَوْلَادِكُمْ سَلْطَنَةٌ على الوطن فَأَطِعْنَ اللهَ وَرَسُولَهُ (۱۶) يَا أَيَّتُهَا المُؤْمِنَتُ ! إِسْتَعِنَّ بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ عند المصيبة (۱۷) يا أَيَّتُهَا البنتُ المسلمةُ ! لِمَ تَقُولِينَ ما لا تفعلين (۱۸) لا تُطِيعُوا الجاهلين (۱۹) إِسْتَصْوَبْنَا العُلَمَاءَ في هذه المسئلة ؛

خالی جگہ کو پُر کرو

(۱) بِعْنَا (۲) لا أَقُولُ (۳) مِنْ أَيْنَ تَشْتَرِيْعُ

(۴) فَاسْتَخْرِ (۵) جَاءَنِيْ (۶) قُمْتُ (۷) آعَادَتْ
(۸) بَاعَ (۹) دَوَّرَتْ (۱۰) دُرْتُ

مشق نمبر ۳۲ عربی سے اردو

(۱) رشید نے فضل کے باپ کو [یا ابو الفضل کو] بلایا تو وہ اس کے پاس آیا اور اسے سلام کیا تو اس [رشید] نے اسے ایک انگوٹھی دی جس کے نگینے میں ہیرا تھا (۲) میں نے استاذ کو کھانے کے لیے بلایا [دعوت دی] تو انھوں نے قبول نہ کیا (۳) حامد نے اپنی خدمت سے باپ کو راضی [خوش] کر دیا تو اس نے اس کے لیے دعائے خیر کی (۴) جعفر کی ماں اس سے راضی نہ تھی تو اس نے اسے بد دعا دی (۵) ہاشم نے شیر کی طرف تیر پھینکا تو اسے وہ لگ گیا اور وہ اسی وقت مر گیا (۶) لڑکی! تو کیوں روتی ہے؟ [تجھے کس چیز نے رُلایا] (۷) لڑکا مختلف جہات میں پتھر پھینک رہا تھا کہ یکایک ایک پتھر اس کے چھوٹے بھائی کو لگ گیا تو روتا بیٹھا (۸) اس کے پاس کوئی عذر باقی نہیں رہا (۹) تو نے اپنے لیے کیا باقی رکھا؟ (۱۰) اللہ نے مجھے جو مال دیا ہے وہ میرے لیے کافی ہے (۱۱) تمام معاملات اپنی حالت پر [بدستور] رہ گئے ہیں (۱۲) یورپ میں مکانات [آبادیاں] آتشیں بموں سے مٹ گئے [نابود ہو گئے] (۱۳) ہم نے اس سے درگذر کیا [ہم نے اسے معاف کر دیا] (۱۴) اس سے درگذر کیا جائے [اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے] (۱۵) ہمارے پاس تیرا بھائی آیا تو ہم نے ایک کتاب اور ایک قلم دان دیا (۱۶) وہ باغات

نہر کے پانی سے سیراب کیے جاتے ہیں (۱۷) کیا تو جانتا ہے اس مہینے کے کتنے دن گذر چکے ہیں ؟ (۱۸) جناب ! میں [ٹھیک] نہیں جانتا لیکن میرا خیال ہے کہ آج دسویں تاریخ ہے (۱۹) آج مجھے امیر کی طرف [امیر کے ہاں] بلایا گیا ہے (۲۰) اس لڑکی کا نام زینب رکھا گیا (۲۱) ہندوستان میں سب سے اچھی مسجد وہ جامع مسجد ہے جو دہلی میں شہنشاہ شاہ جہاں کے حکم سے بنائی گئی ہے، اور دنیا کے عجائبات میں سے وہ عمارت ہے جو آگرے میں "تاج محل" کے نام سے نامزد ہے، جسے شہنشاہ موصوف نے تعمیر کروایا تھا [اللہ تعالےٰ اس پر رحم فرمائے] (۲۲) ہمارے درمیان اس زبردست [خدا] نے جو تقسیم کر دی ہے ہم اس پر راضی ہو گئے ہیں [یعنی ہمارے لیے علم اور جاہلوں کے لیے مال [مخصوص کر دیا] کیونکہ مال تو عنقریب ہی فنا ہو جائے گا اور علم ہمیشہ باقی رہے گا۔

من القرآن

(۱) اور ان کے رب نے انھیں پاکیزہ شراب [شربت] پلا دیا [یا پلائے گا قیامت کے روز] (۲) اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ یہ [مرتبہ] اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا رہا [اور اس کے احکام بجا لایا] (۳) اللہ کے بندوں میں صرف علم والے ہی اس کا خوف رکھتے ہیں (۴) ہم ان کے دلوں میں جنھوں نے کفر کیا [کافروں کے دلوں میں] رعب [اور تمھاری دھاک] ڈال دیں گے (۵) اور وہ [منافقین] جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیاطین [بھائیوں] سے تنہائی میں جمع ہوتے ہیں تو انھیں کہتے ہیں ہم تو تمھارے ساتھ ہیں، ہم تو

[مسلمانوں کو] بناتے ہیں [مذاق کرتے ہیں] (۶) کوئی جان [کوئی شخص] نہیں جانتی کہ وہ کس زمین میں مرے گی (۷) [اے پیغمبر] عن قریب تمھیں تمھارا رب [اپنی نعمتیں] عطا کرے گا تو تم خوش ہو جاؤ گے (۸) تو اللہ تمھیں ان کے [مقابلے کے لیے کافی ہو گا [یا اللہ تمھیں ان کے شر سے بچائے گا] اور وہ بڑا سننے والا جاننے والا ہے (۹) اور [اے پیغمبر] تمھارے رب نے حکم سُنا دیا ہے کہ پُوجا [کسی کی] نہ کرو مگر اسی کی (۱۰) اور جس کو دانائی دی گئی تو بے شک اسے بہت سی بھلائی دے دی گئی [اسے بہت کچھ خیر و برکت حاصل ہو گئی] (۱۱) جن لوگوں نے [دنیا کی] ناچیز زندگی آخرت [کی اعلیٰ زندگی] کے بدلے خرید لی ہے تو ان کے دُکھ میں [کبھی بھی] تخفیف نہیں کی جائے گی (۱۲) اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں خرید لی ہیں اس طور پر کہ ان کے لیے جنت کو مخصوص کر دیا، [یعنی جنت کے عوض میں] ۔

اردو سے عربی

(۱) دَعَوْتُ الرشیدَ فَأَتانی وسلّم علیّ فاعطیتُه کتابًا (۲) نحن دَعَوْنا رفقاءَنا الی الطعام فأجابُوا دَعْوَتَنا (۳) دعا اِلیَّ الشَّیخُ (۴) ما کان ابوه راضیًا عنه فدعا علیه (۵) رَمٰی حامدٌ بُنْدُقَةً الی الذِئبِ فأَصابَتْهُ ومات (۶) یا ولدُ! لِمَ تبکی؟ مَن [یا مَا] اَبکاکَ؟ (۷) سَوفَ لا یَبقٰی لِهٰذِه مالٌ (۸) مَا تُبْقِی لِاَخِیْکَ؟ (۹) یَکْفِیْنَا ما اَعْطَانا اللهُ مِنَ المالِ (۱۰) سُمِّیَ ابْنُهٗ مَحْمُوْدًا [دیکھو سبق ۱۷-۵] (۱۱) بُنِیَتْ هٰذه المدرسةُ بِاَمْرِ الوزیرِ (۱۲) تُسْقٰی

مَرَّا بِرٌ عَنَّا بِمَاءِ الْمَطَرِ ۞

مشق نمبر ۳۳ عربی سے اردو

(۱) آپ پر سلامتی! اللہ تمھاری شام خیر و عافیت سے کرے [تمھاری شام اچھی کرے]	اور تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں! اللہ تمھاری شام بھی اچھی کرے۔
(۲) امید ہے کہ حامد تم نے چھٹی کے دن خوشگواری اور عافیت میں گذارے ہونگے۔	میرے استاذ! الحمد للہ میں نے تعطیل کے ایام کوہِ شملہ پر نہایت اچھی حالت میں گذارے۔
(۳) کیا تم نے عصر پڑھ لی؟	الحمد للہ میں نے عصر کی نماز پڑھ لی۔
(۴) کیا تم جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہو؟	جی ہاں! ہمیں ہمارے والد نماز پڑھاتے ہیں۔
(۵) تم اپنے بھائی کو بلا لاؤ!	میں نے اسے بلایا تو اس نے کہا میں تمہارے پیچھے ہی آتا ہوں
(۶) تمھیں یہ کتاب کس نے دی؟	وہ میرے دوست خالد نے مجھے دی ہے
(۷) تو تم نے اس کے عوض میں اسے کیا دیا؟	میں نے اسے کچھ نہیں دیا وہ معاوضہ قبول نہیں کرے گا۔
(۸) تو تمھیں چاہیے اسے اس کی سالگرہ کے دن تحفہ دے دو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں	جی ہاں! میں اسے کوئی چیز تحفہ دینا چاہتا ہوں جسے وہ پسند کرتا ہو اور جس سے وہ خوش ہو جائے۔

تحفہ تحائف بھیجا کرو تو تمہارے آپس میں محبت پیدا ہوگی	
(۹) تم ہمارے ساتھ استاذ سید سعید ہاشمی کے گھر چلتے ہو؟	جی ہاں! میں بڑی خوشی کے ساتھ آپ کے ہمراہ چلوں گا، کیونکہ میں حضرت ہاشمی کی ملاقات کا متمنی ہوں [آرزو رکھتا ہوں]
(۱۰) تو مغرب کی نماز جمعہ مسجد میں پڑھ لو اور نماز کے بعد میرے ہمراہ چلے چلو	بسر وچشم! وہیں نماز پڑھوں گا۔
(۱۱) فؤاد! یہ چتلا گھوڑا کتنے میں خریدا؟	میں نے وہ ایک سو بیس روپے میں خریدا ہے
(۱۲) سستا ہے مہنگا نہیں ہے، مہربانی سے میرے لیے اس گھوڑے جیسا خرید لو۔	اچھا! کل ان شاء اللہ آپ کے لیے خرید لوں گا۔
(۱۳) لیکن میرے لیے چتلا نہ خریدنا مجھے مشکی (سیاہ) گھوڑا پسند ہے جس کی پیشانی میں سفیدی ہو	بہت خوب! جناب میں آپکے لیے [ایسا ہی] خریدوں گا جیسا آپ پسند کرتے ہیں اور جس سے آپ خوش ہو جائیں۔
(۱۴) احمد! تو انگریزی کتنی سیکھے گا اور اس سے تو کیا چاہتا ہے؟	میری آرزو ہے کہ ایک ہوشیار ڈاکٹر بن جاؤں تاکہ بیماروں کی خدمت کروں۔
(۱۵) کیا تو نے [یہ کہاوت] سنا ہے "ہر وہ چیز آدمی جس کی تمنا کرتا ہے پا یا نہیں کرتا۔"	جی ہاں! میں نے سنا تو ہے لیکن میں ناامید نہیں ہوں اور نہ اس [کہاوت] کی پروا کرتا ہوں، میرا ارادہ ہے کہ کوشش

(۱۶) بہت خوب [شاباش]! احمد تیری آرزو مبارک ہے، اللہ تیری کوشش کو مشکور [شکریہ اور معاوضہ کے قابل یعنی کامیاب] کرے اور تجھے تیری آرزو کی انتہا تک پہنچا دے۔

کرتا رہوں یہاں تک کہ میں جس کی آرزو رکھتا ہوں وہ حاصل کر لوں۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اچھے کام کرنے والوں کا اجر [ان کی محنت] ضائع نہیں کرتا۔

آمین! حضرت میرے لیے اپنے مخصوص اوقات میں ہمیشہ دعا کیا کریں، بیشک نیکوں کی دعا مقبول ہوا کرتی ہے۔

من القرآن

(۱) [اے اللہ] ہمیں سیدھی راہ پر چلا (۲) [اے پیغمبر] اپنے پروردگار کے راستے کی جانب دانائی اور اچھی نصیحت کے ذریعے [لوگوں کو] بلاؤ (۳) [لوگو]! اپنے مالک کو گڑگڑاتے ہوئے اور پوشیدہ طور پر پکارا کرو (۴) ان [کافروں] سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرا کرو اگر تم ایمان والے ہو (۵) جو کچھ رسولؐ تم کو دیدیں لے لیا کرو اور جس چیز سے روک دیں اس سے تم رک جاؤ (۶) اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکی کی طرف مت ڈالو (۷) اللہ کی آیتوں کے عوض تھوڑے سے دام مت لیا کرو [دنیا کی فانی چیزیں لے کر لوگوں کی مرضی کے مطابق آیتوں کے معنی میں توڑ موڑ نہ کیا کرو] (۸) زمین میں اکڑتا ہوا نہ چلا کر (۹) اس [اللہ] نے فرمایا اے موسیٰ! اس [لاٹھی] کو [زمین پر] ڈال دو

پھر جب اس نے اسے ڈال دیا تو ناگہاں وہ تو ایک دوڑتا ہوا سانپ تھا [لاٹھی سانپ بن گئی] (۱۰) اے ایمان والو! جب جمعہ کے روز نماز کے لیے منادی کی جائے [اذان دی جائے] تو اللہ کی یاد کی طرف دوڑ جایا کرو اور خرید و فروخت [بالکل] چھوڑ دیا کرو (۱۱) تو فیصلہ کر دے جو کچھ تو فیصلہ کرنے والا ہے، تُو تو صرف اس [دنیا کی] ناچیز زندگی کا فیصلہ کرے گا [اور کیا کرے گا] (۱۲) اللہ تجھے [ان کے شر سے بچانے کے لیے یا ان کے مقابلے کے لیے] کافی ہوگا اور وہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے (۱۳) کیا اللہ تعالےٰ اپنے بندے کو [اپنے بندے کی مدد کے لیے] کافی نہیں ہے؟ (۱۴) میں نے سمجھ لیا تھا کہ ضرور میں اپنے [اعمال کے] حساب کے روبرو ہونے والا ہوں (۱۵) اے اطمینان والی جان [اے ایمان والی روح] اپنے مالک کی طرف ایسی حالت میں لَوٹ جا کہ تو خوش ہے اور تجھے خوش کر دیا گیا ہے۔

اشعار

اے غیر کو سکھانے والے شخص! وہ تعلیم خود تیری ذات کے لیے کیوں نہیں؟ اپنے نفس سے ابتدا کر اور اسے اس کی سرکشی سے روک دے تو جب وہ [تیرا نفس] اُس سے رُک جائے گا تو تُو [ضرور] عقل مند آدمی ہے [عقلمند ہوگا] پھر اُس وقت تو جو کہتا ہے وہ سنا جائے گا اور تیری بات سے ہدایت لی جائے گی اور [جب ہی] وہ [تیری] تعلیم فائدہ بخش ہوگی۔

تنبیہ۔ یہ ابیات ابوالاسود دُؤلی کے ہیں جن کی وفات ۶۵ھ ہجری میں ہوئی ہے۔ یہ بڑے شاعر تھے اور ایک طرح سے حضرت علیؓ کے شاگرد ہیں

علمِ نحو کی تدوین کے لیے حضرت علیؓ نے انھیں چند اشارات دے دیے تھے جنھیں پیشِ نظر رکھ کر انہوں نے علمِ نحو کی بنا ڈالی۔ یہیں سے علمِ نحو کی ابتدا ہوتی ہے۔

ذیل کے جملے میں افعال کے صیغے، اقسام اور اصلیت پہچانو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ

(۱) آمَنُوا فعل ماضی از باب اَفْعَلَ صیغہ جمع مذکر غائب، قسم مہموز، در اصل أَأْمَنُوا (دیکھو سبق ۲۷) قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق دوسرا ہمزہ وجوباً الف سے بدل دیا گیا۔

(۲) نُودِيَ فعل ماضی مجہول از باب فَاعَلَ صیغہ واحد مذکر غائب قسم ناقص یائی اس میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔

(۳) اِسْعَوْا فعل امر حاضر از باب فَتَحَ صیغہ جمع مذکر، قسم ناقص یائی، در اصل اِسْعَيُوا، قاعدۂ تعلیل نمبر (۶) کے مطابق ی حذف ہو گئی۔ (دیکھو سبق ۲۷)۔

(۴) ذَرُوا فعل امر حاضر معروف صیغہ جمع مذکر، از باب فَتَحَ اس کا ماضی وَذَرَ مضارع يَذَرُ، از قسم مثال واوی، در اصل اِوْذَرُوا اس کا واو خلاف قیاس حذف کر دیا گیا ہے (دیکھو سبق ۳۰ تنبیہ ۱)

(۵) تَعْلَمُونَ فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، از باب سَمِعَ، قسم صحیح، صحیح میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔

مشق نمبر ۳۴

(۱) اپنا منہ بچا تاکہ تیری پیٹھ نہ ماری جائے [تیری پیٹھ پر مار نہ پڑے] (۲) اللہ سے شرما (۳) لڑکو! تم شرماتے کیوں نہیں؟ (۴) تو اپنی زبان کو جھوٹ اور گالی سے کیوں نہیں بچاتا؟ (۵) اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ (۶) ہارون رشید نے مصر پر ایک حبشی غلام کو والی [گورنر] بنادیا تھا (۷) میں نے ایسی لڑکی کبھی نہیں دیکھی (۸) مجھے کیا ہوا ہے [کیا وجہ] کہ میں تجھے آزردہ دیکھ رہا ہوں؟ (۹) کیا تم نے مجھے دیکھا کہ میں تمہاری طرف آرہا ہوں؟ (۱۰) اے فاضل [بڑے عالم] اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ (۱۱) میں سمجھتا ہوں تمہاری رائے درست ہے (۱۲) مجھے تیری کتاب بتا (۱۳) اللہ کی بندگی اس طرح کر کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، کیونکہ اگر تو اسے نہیں دیکھتا ہے تو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے (۱۴) مومن [ایماندار] کی تیز فہمی سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ اللہ کی روشنی سے دیکھتا ہے (۱۵) کیا تمہارا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال دے گی؟ (۱۶) فرعون بنی اسرائیل [یعقوب کی اولاد] کے لڑکوں کو قتل کر دیتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا (۱۷) ہم نے یہ حدیث ابن عباسؓ [عباس کے بیٹے] سے روایت کی ہے (۱۸) یہ کہانی اصمعی سے روایت کی گئی ہے (۱۹) دریائے نیل مصر کے کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔

اشعار

(۲۰) اور میں نے دین کے بعد تونگری سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی۔ اور کفر کے

بعد مفلسی سے بدتر کوئی چیز نہیں دیکھی (۲۱) اصفیا [روشن دل والوں] کے دلوں کو [ایسی] آنکھیں ہیں جو وہ چیزیں دیکھ لیتی ہیں جنھیں آنکھ سے دیکھنے والے نہیں دیکھتے [نہیں دیکھ سکتے]۔

من القرآن

(۱) اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو [دوزخ کی] آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (۲) تو اللہ نے انھیں اس دن [قیامت کے دن] کے شر سے بچالیا، اور انھیں ترو تازگی اور مسرت اور خوشی سے ملا دیا۔ (۳) کیا تو نے نہیں دیکھا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا [معاملہ] کیا؟ (۴) [ابراہیمؑ نے] کہا اے میرے پیارے بیٹے! میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں تو دیکھ تیری کیا رائے ہے؟ (۵) [موسیٰؑ نے] کہا اے میرے رب تو مجھے [اپنے آپ کو] دکھا دے، [خدا نے] کہا تو مجھے ہرگز نہ دیکھے گا۔ (۶) پس ان نمازیوں کے لیے مصیبت ہے جو اپنی نماز میں غفلت کرتے ہیں۔ [اور] جو ریا کاری کرتے ہیں [دکھاوے کی نماز پڑھتے ہیں] اور روزمرہ کے برتنے کی چیز بھی روک رکھتے ہیں [اس کے دینے میں بخل کرتے ہیں] (۷) [اے پیغمبر سنو] جب ابراہیمؑ نے [کافر بادشاہ سے] کہا، میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، [تو کافر بادشاہ نے] کہا میں بھی جِلاتا اور مارتا ہوں (۸) اور جب تمھیں کوئی تحفہ دیا جائے [یا سلام و آداب کیا جائے] تو تم اس سے اچھا تحفہ دو یا [کم از کم] اسی کو واپس کر دو [یعنی اسی کے برابری کا تحفہ دے دو]۔

اردو سے عربی

(۱) قُوْا أَفْوَاهَكُمْ كَيْ لَا تُضْرَبَ أَقْفِيَتُكُمْ (۲) لِمَ لَا تَقُوْنَ أَلْسِنَتَكُمْ
مِنَ الْفُسُوْقِ (۳) يَا أُخْتِيْ! اِتَّقِي اللّٰهَ وَاتَّقِيْ مِنَ الْمَعْصِيَةِ (۴)
مَا رَأَيْنَا مِثْلَ هٰذَا الزَّهْرِ قَطُّ (۵) هَلْ كُنْتَ تَرَى أَنَّا أْتُوْنَ إِلَيْكَ؟
[یا أَنَّا نَأْتِيْكَ] (۶) أَيُّهَا الْعُلَمَاءُ! مَاذَا تَرَوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ؟
(۷) نَرَى أَنَّهَا لَيْسَتْ بِصَحِيْحَةٍ (۸) اُعْبُدُوا اللّٰهَ كَأَنَّكُمْ تَرَوْنَهُ
فَإِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا تَرَوْنَهُ فَإِنَّهُ يَرَاكُمْ (۹) يَرَى الْمُؤْمِنُوْنَ بِنُوْرِ اللّٰهِ
فَاتَّقُوْا فِرَاسَتَهُمْ (۱۰) أَرُوْنِيْ كُتُبَكُمْ (۱۱) وُلِّيَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى
بَغْدَادَ (۱۲) لِيَقِ الْمُؤْمِنُوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيْهِمْ نَارًا (۱۳) يَا أَيَّتُهَا
الْبَنَاتُ [یا یا بَنَاتُ] اِسْتَحْيِيْنَ مِنَ اللّٰهِ وَاتَّقِيْنَهُ إِيَّاهُ -

باپ کی طرف سے بیٹے کو ایک خط

میرے پیارے بیٹے!

تجھ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں! بیٹا! تمھیں کیا ہو گیا ہے [کیا وجہ ہے کہ] تم نے دو مہینے گذار دیے مگر دو سطریں بھی ہمیں نہ لکھیں کہ ہمیں تمھارے حالات سے اور تمھاری علمی رفتار سے آگاہی ہوتی؟ کیا کوئی بیماری تمھارے درمیان اور تمھارے خط بھیجنے کے درمیان حائل ہو گئی ہے؟ یا امتحان میں ناکامی نے تمھیں اس قابلِ عتاب خاموشی کی دعوت دی ہے؟ [آمادہ کیا ہے] ہم [صفحۂ] کاغذ پر اپنے دلوں کا خصوصاً تمھاری ممتا بھری ماں کا حال کس طرح ظاہر کریں؟ کاش! تم کو معلوم ہو جاتا کہ تمھاری والدہ کس طرح صبح شام

غم اور فکروں کا گھونٹ پی رہی ہیں۔

کیا تم اپنے سعادتمند ساتھیوں کو نہیں دیکھتے؟ وہ کس طرح اپنے کنبے والوں کو ہر ہفتے خط لکھتے ہیں [جس سے] ان کے دلوں کو راحت ہوتی ہے اور ان کے قلوب مسرور ہو جاتے ہیں۔ [مگر] ہم تمہاری جانب سے ہم اور غم میں مبتلا رہتے ہیں، نہ ہمیں کھانا اچھا لگتا ہے نہ نیند۔

بٹیا! ہم پر رحم کرو! اور ہمیں خبر دو اس [حالت] سے جس میں تم ہو [اپنی حالت سے] تاکہ ہمارے دل مطمئن ہوں اور ہم سے فکریں دور ہو جائیں۔

ہم ہمیشہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عافیت اور خوشی میں تمہاری حفاظت فرمائے اور تمہیں وہ علم نصیب کرے جو تمہیں عقلمندی اور ترقی کی راہ چلائے۔

مشق نمبر ۳۵ عربی سے اردو

(۱) آدمی کبڑا ہو گیا اور اس کی پیٹھ خوب سخت ہو گئی (۲) غلام کے کپڑے بہت پرانے ہو گئے ہیں (۳) ہم اونٹنی کی گردن پکڑ کر چڑھ گئے تو بہت تیز دوڑی اور قریب تھی کہ گھوڑوں پر سبقت لے جائے (۴) اے بڑھئی! اس لکڑی کو تراش اور اس سے ایک امیرانہ کرسی بنا دے (۵) ندی کا پانی کھاری ہو گیا یہاں تک کہ کوئی ایک گھونٹ بھی اس سے پی نہیں سکتا (۶) بعض اوقات اونٹنی بہت تیز دوڑتی ہے یہاں تک کہ عمدہ گھوڑوں سے بھی سبقت لے جاتی ہے (۷) ہم بہت سے شہر اور دیہات پھرے تاکہ اللہ کے ان بندوں سے ملاقات

کریں جو اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں [بالکل] مخلص [بے ریا اور بے لاگ] ہیں، لیکن ایک شخص کے سوا اور کسی کو [ایسا] نہ پایا حالانکہ وہ دولتمندوں کی وضع میں تھا، پس ہم نے اسی کو مخلص، بے ریا اور مسلمانوں کی [گذشتہ] عظمت [و شوکت] کے زندہ کرنے کا حریص [اور دِل دادہ] پایا۔

ایک طالب علم کا خط اپنے والد کی طرف

بخدمت جناب والد بزرگوار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اے مہربان باپ آپ کا مکتوب گرامی مجھے کل ملا۔ میں نے لفافے کے پتے سے اس کے مصدر شریف [روانگی کی جگہ] کو سمجھ لیا [یعنی سمجھ لیا کہ آپ کا بھیجا ہوا ہے] اور بطور تعظیم کے اسے بوسہ دیا، پھر آپ لوگوں کی مسرت آمیز خبروں کے اشتیاق کی حالت میں اسے چاک کیا [کھولا] تو ناگہاں [کیا دیکھتا ہوں کہ] وہ خط مجھ پر عتاب [غصہ] کے تیر چلا رہا ہے، اور مجھے اس قلق [بے چینی] اور تکلیف سے آگاہ کر رہا ہے جو آپ لوگوں کو خصوصاً میری والدہ مشفقہ کو [میرے خط نہ بھیجنے کی وجہ سے] پہنچا ہے، تو میں نے اسے پورا پڑھا بھی نہیں کہ میری دونوں آنکھوں نے ندامت کے آنسو برسا دیے [بہا دیے] اور میں اپنے نفس کو ملامت کرنے لگا۔ میرے پیارے ابا جان! معافی ہو معافی ہو! کیونکہ میرے پاس [اس خاموشی کا] عذر ہے [وجہ ہے] اور عذر بزرگوں کے پاس قبول ہو جاتا ہے۔

وہ یہ کہ مجھے پسند نہیں تھا کہ آپ کو ایسی خبر دے کر جو آپ کو خوش نہ کرے آپ کے خاطر [عاطر] کو مکدر [میلا۔ آزردہ] کر دوں، اور وہ بات یہ تھی

کہ میں گذشتہ مہینے کے امتحان میں کامیاب نہیں ہوا تھا، اس کا سبب یہ تھا کہ رمضان کی تعطیل کے بعد بیمار ہو جانے کے باعث میں مدرسہ میں دیر سے واپس آیا تھا۔ پس میرے ساتھی [ہم جماعت] آگے بڑھ گئے اور مجھے ندامت کے آنسو بہاتے ہوئے پیچھے چھوڑ دیا لیکن آنسو اس چیز کو واپس نہیں لاتے جو فوت ہو گئی اس لیے میں نے تلافیٔ مافات [جو فوت ہو گیا اس کی تلافی] کے لیے تمام کاموں کو چھوڑ کر یکسوئی اختیار کر لی۔ اور پختہ ارادہ کر لیا کہ آئندہ امتحان میں اول نمبر کے کامیاب ہونے والوں میں سے میں بھی [ایک] ہونگا۔

اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ عنقریب ایسی بات کی خوشخبری دوں گا جو آپ لوگوں کو مسرور کر دے۔

آپ سے اور والدہ مکرمہ سے التماس کرتا ہوں کہ آپ دونوں مجھے اپنی دعا میں شامل رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو آپ کے فرمانبردار بیٹے کے [میرے] لیے عرصہ دراز تک زندہ [وسلامت] رکھے۔

آپ کا فرزند
محمد رفیع

مشق نمبر ۳۶ عربی سے اردو

(۱) جب اُن [عورتوں] نے اس [یوسف] کو دیکھا تو اسے بڑی چیز [انسان سے بالاتر] سمجھا اور [مدہوشی میں] اپنا ہاتھ کاٹ لیا اور کہنے لگیں حاش للہ [خدا کی قسم] یہ تو کوئی بشر [آدمی] نہیں ہے، یہ اور کچھ نہیں مگر فرشتہ ہے۔

(۲) جب صبح کے وقت ان پر مصیبتیں آئیں اور شام کے وقت تکلیفیں آئیں

[صبح شام ان پر آفتیں نازل ہوئیں] تو وہ ایک اکیلے اللہ سے فریاد چاہنے لگے اور اپنے بتوں اور تھانوں [درگاہوں] سے منہ موڑ لیا (۳) ہر بچہ فطرت [دینِ اسلام] پر جنا جاتا ہے [پیدا ہوتا ہے] پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی بناتے ہیں یا نصرانی بناتے ہیں یا مجوسی [آتش پرست] بناتے ہیں (۴) عیسائی پادری ملکوں میں پھیل گئے اور بہت سے ہنود اور بت پرستوں کو نصرانی بنا لیا اور افسوس ہے بعض مسلمان کہلانے والوں پر، جو خواہشات کے درپے ہونے کے باعث نصرانی بن گئے حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ نصرانیت ایک منسوخ دین ہے جس پر خود عیسائی بھی نہیں چل سکتے ہیں (۵) ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ [اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) یعنی اللہ پاک ہے تمام عیبوں سے] ۳۳ بار پڑھو اور ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھو اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار پڑھو (۶) کسی کو بدگمانی سے کافر اور فاسق نہ بناؤ (۷) امریکہ، یورپ اور جاپان والے تجارت اور ہنرمندی سے مالدار ہو گئے ہیں (۸) جب کسی کی موت کی خبر سنو یا تمھیں کوئی مصیبت پہنچے تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ[1] کہو (۹) ہم نے بہت سے مستشرقین کو پایا کہ وہ اہل مشرق بالخصوص مسلمانوں کے حالات بیان کرنے میں خیانت سے کام لیتے ہیں (۱۰) تجھے لازم ہے کہ کھانے اور پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ کہے اور ان کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔

مشق نمبر ۳۸ (خالی جگہ کو پُر کرو)

تنبیہ۔ مشق نمبر ۳۷ بالکل آسان ہے اس لیے اس کا ترجمہ نہیں لکھا گیا۔

[1] بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

(۱) کَانَ الوَلَدُ صالِحًا یا قائمًا یا اور کچھ (۲) صارَ الجوُّ معتدلًا یا کَثِیفًا

(۳) کانَ الرَّجُلانِ صالِحَیْنِ یا اور کچھ (۴) أَصْبَحَ الرِّجالُ صالِحِیْنَ یا اور کچھ

(۵) کانتِ البنتُ صادقةً یا اور کچھ (۶) صارتِ المرأتانِ صادقتانِ یا اور کچھ

(۷) أَصْبَحَتِ البَنَاتُ مُهَذَّباتٍ یا اور کچھ (۸) أَمْسَى المطرُ غزیرًا یا قلیلًا وغیرہ

(۹) باتَ المریضُ هادِئًا یا مُتألِّمًا (۱۰) سَیَکُوْنُ التَّلامِذَةُ ناجِحِیْنَ یا خائِبِیْنَ

(۱۱) لیسَ القمیصُ قصیرًا یا طَوِیْلًا (۱۲) أنا أقُوْمُ ما دامَ الأُستاذُ قائمًا

(۱۳) ألیسَ الرَّجُلُ یا الولدُ صادِقًا؟ (۱۴) ما زالَ الغَمَامُ کَثِیفًا یا مُمْطِرًا[۱] وغیرہ

(۱۵) ألَیْسَتِ البَنَاتُ مُهَذَّباتٍ؟ (۱۶) قُمْتُ یا جَلَسْتُ یا أقُوْمُ یا أجْلِسُ الخ

مشق نمبر ۴۰ اردو سے عربی

(۱) کانَ البیتُ وسیعًا (۲) کانَ الخادِمُ نَشِیْطًا (۳) صارَ القمیصُ طَوِیْلًا (۴) أمسی الزِّحامُ شدیدًا (۵) باتَ المریضُ هادِئًا (۶) دامتِ البناتُ مُهَذَّباتٍ (۷) لا یزالُ أولادُنا صالِحِیْنَ (۸) ظَلَّ المطرُ غزیرًا (۹) باتَ الجوُّ کثیفًا (۱۰) ما کانتْ یا لَمْ تَکُنْ سُرُجُ[۲] الشارعِ مُتَّقِدَةً (۱۱) ستکونُ البناتُ حاضِراتٍ (۱۲) أقُوْمُ ما دُمْتَ یا ما دُمْتُمْ جالِسِیْنَ۔

مشق نمبر ۴۲ اردو سے عربی

(۱) میں [اِس سے] نہیں ڈرتا ہوں کہ مفلس ہو جاؤں [یا مفلسی میں صبح کروں]

---

۱ بارش برسانے والا۔ ۲ سِرَاجٌ (ج سُرُجٌ) چراغ۔

لیکن میں [اس سے] ڈرتا ہوں کہ گناہ گار ہو جاؤں [یا گناہ گاری کی حالت میں شام کروں] (۲) کبھی غلام آقا ہو جاتا ہے (۳) اے لڑکی [جوان لڑکی] مطمئن [یا خاموش] رہ (۴) کافر لوگ [دن بھر] اپنے بتوں کے پاس جمے رہے [یا بیٹھے رہے] (۵) بیمار نے رات آرام سے گزاری اور چاشت کے وقت تندرست ہو گیا۔ (۶) تم ہمیشہ سلامت رہے [یا سلامت رہو۔ دعا ہے] (۷) کیا تو سردار کا بیٹا نہیں ہے ؟ (۸) ہم سب لوگ یکساں نہیں ہیں (۹) ہم ہمیشہ گلاب کے پھول کی طرف دیکھتے رہے (۱۰) ہم ہمیشہ ایک اکیلے اللہ کی عبادت کرتے رہتے ہیں (۱۱) حق ہمیشہ مدد پانے والا رہتا ہے [غالب رہتا ہے] (۱۲) باطل ہمیشہ شکست خوردہ رہتا ہے (۱۳) ہمیشہ ایک گروہ حق پر قائم رہا ہے۔ [یا قائم رہے گا] (۱۴) جب تک خاموشی مفید ہو خاموش رہا کر (۱۵) میں جب تک بے گناہ ہوں دھمکی کی پروا نہیں کروں گا (۱۶) ایڈیسن امریکی ہمیشہ تجربہ کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے فونوگراف کے ایجاد کی راہ پالی [کامیاب ہو گیا] جو آواز کو محفوظ کر لیتا ہے پھر اسے لوٹاتا ہے (۱۷) بعض اوقات ہوا پانی بن جاتی ہے (۱۸) مسلمان رہو [یا ہو جاؤ] اور لوٹ کر کافر نہ بن جاؤ (۱۹) مت بیٹھ جب تک تیرا باپ نہ بیٹھے (۲۰) اللہ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے (۲۱) بیشک دشمنی دوستی سے بدل جاتی ہے، لغزشوں کا نیکیوں سے تدارک کر لینے سے (۲۲) بچی ہوئی چیز کا دینا کوئی سخاوت نہیں ہے۔ یہاں تک کہ تم سخاوت کرو ایسی حالت میں کہ تمہارے پاس جو ہے وہ تھوڑا سا ہے [کم ہونے کی حالت میں دینا سخاوت ہے]

من القرآن

(۱) [مریم نے] کہا، مجھے لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ مجھے کسی آدمی نے چھوا نہیں، اور نہ میں بدکار رہوں (۲) تو [اے پیغمبر!] تم اس کے متعلق شک میں نہ ہو جاؤ [شک نہ کرو] بیشک وہ بالکل حق ہے تمہارے رب کی طرف سے (۳) یہودیوں نے کہا، نصارٰی کسی [معتبر] چیز پر نہیں ہیں اور نصارٰی نے کہا، یہودی کسی [قابل اعتبار] چیز پر نہیں ہیں (۴) اور انہوں نے کہا، جب تک موسٰی ہمارے پاس لوٹ آئیں، ہم اس [بچھڑے] پر معتکف رہیں گے [اس کے پاس پوجا پاٹ کرتے ہوئے بیٹھے رہیں گے] (۵) [موسٰی نے سامری سے کہا] دیکھ تیرے معبود [بچھڑے] کی طرف جس پر تو معتکف ہو گیا ہے (۶) [میرے رب نے] مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا ہے جب تک بھی میں زندہ رہوں (۷) [اے مسلمانو!] جہاں تک وہ [کافر] تمہارے ساتھ سیدھے رہیں، تم بھی ان کے ساتھ سیدھے رہو (۸) پھر جب بشیر [خوش خبری دینے والا] آیا وہ [یوسف کا پیرہن] ان کے [یعقوب کے] منہ پر ڈال دیا، تو وہ بینا [دیکھنے والے] ہو گئے (۹) تو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو (۱۰) جب تک آسمان و زمین رہیں گے [تب تک] وہ اس [جنت] میں ہمیشہ رہیں گے۔

مشق نمبر ۴۳ عربی سے اردو

لوگ خیال کرتے تھے کہ فنِ پرواز [اڑنے کے ہنر] میں کامیابی ناممکن ہے، اور جو کوئی اسے وجود میں لانے کی کارروائی کرتا تھا اس سے مسخری کرنے لگتے،

کیونکہ وہ خیال کرتے تھے کہ انسان کا عزم محدود ہوتا ہے، اور یہ کہ جب تک وہ پرندے کی مانند [پر والا] نہ پیدا ہو، ہمیشہ اپنی [موجودہ] حالت پر رہے گا، لیکن ایجاد کرنے والوں کی توقعات دور تک ہوا کرتی ہیں تو انہوں نے لگاتار اس کا پیچھا کیا یہاں تک کہ پرواز کی کامیابی مکمل ہو گئی، اور ہوائی جہاز آمد و رفت کے بہترین وسائل بن گئے، اور لوگ امریکہ سے یورپ تک بے خوف [و خطر] اس طرح عبور کرنے لگے گویا وہ سلیمان کے فرش پر [ہوا میں اُڑ رہے] ہیں۔ اور جرمنی کے سائنس دانوں نے ایک ایسا ہوائی جہاز ایجاد کر کے جو خود ہی بغیر طیارچی کے اڑتا ہے اور جہاں بھیجا جائے چلا جاتا ہے تمام جہان کے سائنسدانوں پر سبقت حاصل کر لی ہے کیونکہ وہ [طیارہ] علم انسانی کی رسائی کے عجائبات میں سے ہے۔ ہم اعتراف کرنے لگے کہ ہر علم والے کے اوپر ضرور ایک بڑا علم والا ہے۔

مشق نمبر ۴۴ اردو سے عربی

(۱) قَدْ يَصِيْرُ الْبَخِيْلُ سَخِيًّا (۲) كُوْنُوْا صَادِقِيْنَ وَلَا تَقُوْلُوْا كَذِبًا (۳) كُنَّا حَاضِرِيْنَ وَهُمْ كَانُوْا غَائِبِيْنَ (۴) اَلْكُفَّارُ أَصْبَحُوْا مُسْلِمِيْنَ۔ (۵) كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ؟ (۶) أَلَسْتُنَّ بِمُسْلِمَاتٍ؟ (۷) هَلْ بِتُّمْ مُتَأَلِّمِيْنَ؟ (۸) لَا! نَحْنُ بِتْنَا مُطْمَئِنِّيْنَ (۹) مَا زَالَ الْمُجْتَهِدُ عَزِيْزًا (۱۰) مَا زِلْنَا نُفَتِّشُ عَنْهُمْ حَتّٰى وَجَدْنَاهُمْ (۱۱) لَا تُضِعِ [يَا لَا تَتْرُكِ] الصَّلٰوةَ مَا دُمْتَ حَيًّا (۱۲) دُمْتُمْ فِي الْعَافِيَةِ

مشق نمبر ۴۶ عربی سے اردو

(۱) قریب تھا کہ ہم خوشی کے مارے اُڑنے لگیں (۲) قریب ہے کہ سُست [آدمی] کی آرزو ئیں اسے مار ڈالیں، کیونکہ اس کے دونوں ہاتھ کام کرنے سے انکار کرتے رہتے ہیں (۳) میں اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا (۴) جب عمّار مسلمان ہوگئے تو کفارِ مکہ انھیں آگ سے جلایا کرتے، [ایک روز] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُن پر گذر ہوا تو آپؐ ان کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگے اور دعا کرنے لگے (۵) جب گرمی کی شدت بڑھ گئی قریب تھا کہ لکڑی جل اُٹھے (۶) قریب ہے کہ گرمی جسموں کو پگھلا دے (۷) ہم اپنے کپڑے اور اپنے ہتیار درست کرنے لگے (۸) اُمید ہے کہ وہ [عورتیں] اپنے بچوں کے حالات دریافت کرنے کے لیے مدرسہ میں آجائیں (۹) قریب ہے [عجب نہیں] کہ [یہ] عورت علم میں اپنے شوہر سے فائق ہوجائے [بڑھ جائے] (۱۰) جب صبح کا اُجالا ہوگیا، مالی پھل اور پھول چننے [توڑنے] لگا (۱۱) تکلیف کی شدت سے وہ [عورتیں] مرنے کے قریب ہوگئیں (۱۲) امید ہے وہ غم جس میں مَیں نے شام کی ہے اس کے پرے [بعد] قریبی کشادگی [مسرت] ہو (۱۳) جب میرا دل کسی چیز سے پھر جاتا ہے تو قریب نہیں ہوتا [ممکن نہیں] کہ اس کی طرف زمانے کے آخر تک [کبھی بھی] متوجہ ہوجائے۔

من القرآن

(۱۴) پھر انہوں نے اس [گائے] کو ذبح کیا، حالانکہ وہ قریب نہیں تھے کہ [یہ کام] کریں [وہ ذبح کرنے پر آمادہ نہ تھے] (۱۵) امید ہے کہ [اے پیغمبر!]

تمھیں تمھارا رب مقام محمود میں بھیج دے [اس مقام میں تمھیں قیامت کے روز اٹھائے] (۱۶) لگے وہ دونوں [آدم و حوا] اپنے اوپر جنت کے پتے چپکانے (۱۷) ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمھارے لیے بری ہو (۱۸) قریب ہے کہ آسمان اور زمین پھٹ جائیں (۱۹) وہ کوئی بات سمجھنے کے قریب نہیں ہیں [ان سے امید نہیں کہ وہ کوئی بات سمجھیں] (۲۰) [حضرت یعقوبؑ نے کہا] امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو [یوسفؑ وغیرہ کو] میرے پاس لے آئے (۲۱) [موسیٰؑ نے کہا] اگر تم پر لڑائی [جہاد] فرض کر دی جائے تو کیا شاید تم جہاد نہ کرو گے ؟ (۲۲) "تاریکیاں ہیں بعض پر بعض [ایک پر ایک] جب وہ اپنا ہاتھ باہر نکالے تو قریب نہیں [ممکن نہیں] کہ اسے دیکھ لے، اور اللہ جسے روشنی نہ دے اس کے لیے کوئی روشنی نہیں ۔

مشق نمبر ۴۷

ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

كَانَ لِي حِصَانٌ عَرَبِيٌّ جَمِيلُ الْمَنْظَرِ، سَمَّيْنَاهُ بِالْغَزَالِ، لِأَنَّهُ كَانَ سَرِيعَ السَّيْرِ حَتَّى كَادَ أَنْ يَسْبِقَ السَّيَّارَاتِ، وَكَانَ لَا يَزَالُ يَسْبِقُ الْخَيْلَ فِي السِّبَاقِ، وَفَازَ بِكَثِيرٍ مِنَ الْإِنْعَامَاتِ حَتَّى صِرْتُ غَنِيًّا بِسَبَبِهِ ۔

يَوْمًا رَأَيْتُهُ قَدْ أَصْبَحَ مَرِيضًا، وَأَوْشَكَ أَنْ يَمُوتَ، فَظَلَّ قَلْبِي مُتَأَلِّمًا، وَبَادَرْتُ إِلَى عِلَاجِهِ، وَأَنْفَقْتُ عَلَيْهِ أَلْفَ رُبِيَّةٍ

لِيَعُوْدَ إِلَى حَالِهِ السَّابِقِ، لٰكِنْ لَمْ يَعُدْ صَحِيْحًا كَمَا كَانَ أَوَّلًا، وَمَا انْفَكَّتْ وَاحِدَةٌ مِنْ رِجْلَيْهِ ضَعِيْفَةً فَلَمْ يَبْقَ أَهْلًا لِلْمُسَابَقَةِ. لٰكِنَّهُ مَا بَرِحَ يَجْرِيْ جَرْيًا عَادِيًّا، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَعْمِلُهُ لِلرُّكُوْبِ مَادَامَ شَابًّا قَوِيًّا.

وَكَانَ وَلَدِي الصَّغِيْرُ يَرْكَبُهُ فَيَفْرَحُ وَيَصْهَلُ لِيَسُرَّ الْوَلَدَ، وَ يَمْشِيْ بِهِ هَوْنًا، لِكَيْ لَا [لِكَيْلَا] يَخَافَ الْوَلَدُ وَلَا يَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ.

وَكَانَ يَفْهَمُ الْقَوْلَ وَالْإِشَارَةَ كَالْإِنْسَانِ وَيَفْعَلُ مَا يُقَالُ لَهُ فَكَأَنَّ ذٰلِكَ الْحَيَوَانَ كَانَ يُجِيْبُنَا بِغَيْرِ اللِّسَانِ. وَفِي السَّنَةِ الْمَاضِيَةِ مَرِضَ وَمَاتَ، فَتَأَسَّفْنَا كَثِيْرًا. وَبَعْدَ ذٰلِكَ الْحِصَانِ مَا وَجَدْنَا مِثْلَهُ إِلَى الْآنِ.

أَشْعَارٌ

إِنَّ الْغَزَالَ حِصَانُنَا	قَدْ كَانَ كَالْإِنْسَانِ
هُوَ كَانَ يَفْهَمُ قَوْلَنَا	وَيُجِيْبُ دُوْنَ لِسَانِ
وَلَدٌ صَغِيْرٌ يَرْكَبُهُ	فَيُسَرُّ كَالْفَرْحَانِ
يَمْشِيْ وَيَصْهَلُ بَهْجَةً	يَجْرِيْ بِالْاِطْمِئْنَانِ

ترجمہ

میرا ایک گھوڑا تھا خوش منظر، ہم نے اس کا نام غزال رکھا تھا، کیونکہ وہ بہت تیز رفتار تھا، یہاں تک کہ قریب تھا کہ موٹروں سے آگے بڑھ جائے، اور

لے سُرَّ یُسَرُّ (فعل مجہول ہے) خوش کیا جانا یعنی خوش ہونا۔ سَرَّ یَسُرُّ (فعل معروف) خوش کرنا۔ ۲ے بہت خوش۔ ۳ے صَهَلَ (ض و ف) ہنہنانا گھوڑے کا۔ ۴ے خوشی سے۔

ہمیشہ گھڑ دوڑ میں گھوڑوں سے سبقت لے جاتا تھا اور اس نے بہتیرے انعامات حاصل کر لیے تھے، یہاں تک کہ میں اس کی وجہ سے دولتمند بن گیا۔

ایک روز میں نے اسے دیکھا کہ وہ بیمار ہو گیا ہے، اور قریب تھا کہ مر جائے تو میرا دل آزردہ ہو گیا، اور میں نے اس کے علاج میں عجلت کی اور اس پر میں نے ہزار روپیہ خرچ کر دیا، تاکہ وہ اپنی سابقہ حالت کی طرف لوٹ آئے، لیکن وہ ویسا تندرست نہ ہوا جیسا [پہلے] تھا، اور ہمیشہ [کے لیے] اس کا ایک پاؤں کمزور ہو گیا۔ پھر وہ گھڑ دوڑ کے قابل نہ رہا، لیکن وہ معمولی چال چلتا رہا، تو وہ جب تک جوان اور مضبوط رہا میں اسے سواری کے لیے استعمال کرتا رہا۔

میرا چھوٹا لڑکا اس پر سوار ہوا کرتا تھا تو وہ [گھوڑا] خوش ہو جاتا اور ہنہنانے لگتا تاکہ لڑکے کو خوش کر دے اور اسے لے کر دھیمے دھیمے چلتا تھا، تاکہ لڑکا ڈرے نہیں اور زمین پر گر نہ جائے۔

اور وہ بات اور اشارہ آدمی کی طرح سمجھتا تھا، اور اسے جو کہا جاتے وہ کرتا تھا، گویا وہ جانور بغیر زبان کے ہماری بات کا جواب دیتا تھا۔ پچھلے سال وہ بیمار ہو گیا اور مر گیا تو ہم نے بہت افسوس کیا۔ اور اس گھوڑے کے بعد ہمیں اس کے جیسا [گھوڑا] آج تک نہیں ملا۔

اشعار کا ترجمہ

غزال ہمارا گھوڑا انسان کی مانند تھا۔ وہ ہماری بات سمجھتا تھا اور بغیر زبان کے جواب دیتا تھا۔ چھوٹا بچہ اس پر سوار ہوتا تھا تو وہ [گھوڑا] ایک بڑی دولت پانے والے کی مانند خوش ہو جاتا تھا۔ چلتا اور ہنہناتا خوشی کے مارے اور اطمینان

کے ساتھ [دھیرے دھیرے] دوڑتا۔

مشق نمبر ۴۹ عربی سے اردو

(۱) اچھے ہیں وہ لڑکے وہ کیا ہی اچھے ہیں! (۲) بری ہے یہ ککڑی [کھیرا] وہ کیا ہی ردی ہے! (۳) سچائی اچھی چیز ہے اور اس کا انجام [بھی] اچھا ہے اور جھوٹ بری چیز ہے اور اس کا انجام [بھی] برا ہے (۴) ماں باپ کی فرمانبرداری بہت پسندیدہ ہے اور ان کی نافرمانی بہت ناپسندیدہ ہے (۵) عورت سلمیٰ بری ہے کیا ہی بری ہے! (۶) بدکار اللہ کے غضب کی طرف کیا ہی تیزی سے بڑھنے والا ہے (۷) مشرک پر اللہ کا کتنا غضب ہوتا ہے! (۸) یہ عورت کیا ہی حسین ہے! اور وہ لڑکی کیا ہی قبیح ہے! (۹) یہ کتاب آسان ہے اور کتنی آسان ہے! اور وہ کتابیں مشکل ہیں اور کتنی مشکل ہیں! (۱۰) اونٹنی قصواء اچھی ہے اور وہ کتنی تیز رفتار ہے! (۱۱) علماء کی کتنی زیادہ تعظیم کی جاتی ہے! اور جاہلوں کی کتنی بڑی ذلت کی جاتی ہے! (۱۲) تو اچھا لڑکا ہے اور تو کیا ہی اچھا ہے! (۱۳) اس کا علم کتنا بڑا ہے! اور اس کی جہالت کتنی شدید ہے! (۱۴) درختِ خرما ایک اچھا درخت ہے (۱۵) گذشتہ رات کو شفق کی سرخی کتنی زیادہ تھی! (۱۶) چودھویں شب میں چاند کی روشنی کیا ہی زیادہ ہوگی! (۱۷) اس دوات میں روشنائی کالی ہے (۱۸) جو کچھ میں نے سنا اس نے مجھے خوش کر دیا اور جو کچھ میں نے دیکھا اس نے مجھے ناراض کر دیا [وہ مجھے ناگوار گذرا] (۱۹) سنو! عشق [کی راہ] میں مجھے معذور

سمجھنے والا بہت اچھا [شخص] ہے اور [مجھے] ملامت کرنے والا جاہل بہت بُرا [آدمی] ہے۔

من القرآن

(۲۰) انسان برباد ہو جائے کیا ہی ناشکرا ہے! (۲۱) وہ [اللہ] کیا ہی سننے والا اور کیا ہی دیکھنے والا ہے! (۲۲) وہ بہت بُری شراب [پینے کی چیز] ہے اور وہ [جہنم] بہت بُری ٹھیرنے کی جگہ ہے (۲۳) وہ اچھا بندہ ہے بے شک وہ [خدا کی طرف] رجوع ہونے والا ہے (۲۴) بیشک وہ آقا بھی برا ہے اور رشتہ دار بھی برا ہے (۲۵) بُری ہے وہ چیز جس کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کا سودا کیا ہے (۲۶) اگر تم خیرات کو ظاہر کرو تو بہت خوب، اور اگر پوشیدہ رکھو اور اسے محتاجوں کو دو تو وہ تمھارے لیے زیادہ اچھا ہے (۲۷) جن لوگوں نے کفر کیا ان کی صورتیں بگاڑ دی جائیں گی [صورتیں بگڑ جائیں گی]

مشق نمبر ۵۰ اردو سے عربی

(۱) مَا أَحْسَنَ هٰذَا الْكِتَابَ! (۲) نِعْمَ ذٰلِكَ الْفَرَسُ وَمَا أَحْسَنَهُ! (۳) مَحْمُوْدٌ رَجُلٌ عَالِمٌ وَمَا أَعْلَمَهُ! (۴) بِئْسَ الشِّرْكُ وَمَا أَقْبَحَهُ! (۵) هٰذَا الْبِطِّيْخُ رَدِيْءٌ وَمَا أَرْدَأَهُ! (۶) مَا أَحْسَنَ نَاقَتِيْ (۷) نِعْمَتِ الصَّلٰوةُ وَمَا أَحَبَّهَا عِنْدَ اللّٰهِ (۸) نِعْمَ الْحَيَوَانُ الْبَقَرَةُ وَمَا أَنْفَعَ لَبَنَهَا! (۹) نِعْمَ الْكَرَمُ وَمَا أَحْسَنَ عَاقِبَتَهُ وَبِئْسَ الْبُخْلُ وَمَا أَقْبَحَ عَاقِبَتَهُ (۱۰) بِئْسَ الْمُسْرِفُ وَبِئْسَتْ.

عَاقِبَةُ الْإِسْرَافِ (۱۱) مَا أَصْلَحَ وَلَدَكَ وَمَا أَعْقَلَهُ ۔

مشق نمبر ۵۱

ایک طالب علم کی طرف سے باپ کو ایک خط

میرے والد بزرگوار!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ضروری آداب واحترام پیش کرنے کے بعد خدمت گرامی میں عرض ہے کہ عرصہ دراز سے میری آرزو تھی کہ آپ کو ایک ایسا عریضہ لکھوں جو آپ کو اور میری والدہ محترمہ کو اور سب گھر والوں کو مسرور کر دے اور چونکہ میں آج اپنی آرزو میں کامیاب ہو گیا ہوں [اس لیے] آپ سب کی خوشنودی کے لیے [اس کے پیش کرنے میں] جلدی کر رہا ہوں۔

اولاً یہ کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے افعال کی اور ان کی اقسام کی پہچان [کا بیان] ختم کر لیا ہے۔ اب میں اس قابل ہو گیا ہوں کہ ہر ایک فعل کا زمانہ صیغہ اور اس کی قسم کو پہچان لوں۔ اور اسی لیے عربی سمجھنے اور گفتگو کرنے کی قوت مجھ میں بڑھ گئی ہے۔

ثانیاً یہ کہ میں نہایت خوشی کے ساتھ آپ سبھوں کو خوش خبری سناتا ہوں کہ میں نے اللہ کے فضل وکرم سے اور آپ کی دعا کی برکت سے امتحان میں کامیابی کی سند حاصل کر لی ہے اور [اس پر] مزید یہ کہ میں اپنی جماعت [کلاس] میں اوّل [اوّل نمبر] ہو گیا ہوں۔

میرے والدِ بزرگوار! میں امتحان کا قصہ بیان کیے بغیر خاموش نہیں رہ سکتا ہوں، وہ یہ ہے کہ طلبہ نے تین ماہ کی مدت میں جو مضامین سیکھے تھے ان کے متعلق انسپکٹر صاحبان نے امتحان لینا شروع کیا، اور یہ امتحان تین روز تک یعنی پرسوں کل اور آج عصر تک جاری رہا۔ پھر نمازِ عصر کے بعد ممتحنین اور مدرسین [سب اکٹھا] جمع ہوئے۔ پس پرنسپال [صدر مدرس] نے ایک جماعت کے بعد ایک جماعت کو [ایک ایک جماعت کو] بلایا اور ہر ایک [طالب علم] کو اس کے نمبر اور نتیجۂ امتحان سے آگاہ کیا۔

اور جب میری جماعت کی نوبت آئی اور تمام طلبہ صف باندھ کر کھڑے ہو گئے، پرنسپال صاحب نے اعلان کیا کہ میں اپنی جماعت میں اوّل ہوں۔ تو تمام صورتیں [تمام لوگ] میری جانب متوجہ ہو گئیں اور سب آنکھیں [سب لوگ] مجھے تکنے لگیں۔ اور پرنسپال صاحب نے خوشنودی اور مسرّت کی نظر سے میری طرف دیکھا اور فرمایا "محنتی طالب علم کیا ہی عزیز [عزت والا] ہے اس نے مدرسہ میں اپنی موجودگی کا مقصد [خوب] سمجھ لیا ہے اور اپنے مستقبل کی بہتری کو نصب العین [اصل مقصد] بنا لیا ہے، تو بہت اچھا شاگرد ہے اور تو کیا ہی عقل مند ہے! پیارے بچے! اللہ تعالیٰ تجھ میں [تیرے ہر ایک کام میں] برکت دے اور تجھے بہترین کاموں کی توفیق بخشے"۔

میرے ابا جان! میں تو ایسا ہو گیا گویا میں تمام دنیا وما فیہا [دنیا کا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس کا بھی] مالک ہو گیا ہوں اور میرا دل تو رقص میں آ گیا [ناچنے یا اُچھلنے لگا]، اور قریب تھا [ایسا معلوم ہونے لگا] کہ خوشی کے مارے میں

اُڑنے لگوں، میرا رنج وغم خوشی سے مُبدّل ہو اور جو زخم گذشتہ امتحان میں
ناکام ہونے سے مجھے لگا تھا وہ مُندمِل ہو گیا [بھر گیا]۔
میرے ابا! چونکہ ہر نعمت کے وقت اللہ عزّ و جلّ [جو عزت والا ہے اور
جلال والا ہے] کا شکریہ ادا کرنے کا آپ نے مجھے عادی بنا دیا ہے [اس لیے
میں اس [جلسہ] کے بعد ہی مسجد کی طرف دوڑ گیا اور شکر کا دوگانہ ادا کیا اور
اس بنا پر اللہ کی بہت سی حمد و ثنا کی کہ اس نے مجھ پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتوں
کی ریل پیل کر دی ہے [مجھے عطا کر دی ہیں]۔
چونکہ مدرسہ میں کل اور پرسوں چھٹی ہے، ہم لوگ سیر کے لیے اساتذہ کے ہمراہ
قریب کے پہاڑوں پر چڑھ جائیں گے اور وہاں دو روز ٹھیریں گے پھر مدرسہ
کو واپس آجائیں گے۔
میں نے صرف اس لیے یہ قصہ بیان کیا اور خط کو طویل کر دیا کہ آپ
سبھوں کی خوشی میں اضافہ ہو جائے اور آپ لوگوں کے دل مطمئن ہو جائیں۔
یہ [تھی میری گذارش] اور [اس کے علاوہ یہ کہ] میں اپنی والدہ ماجدہ اور
بھائیوں اور بہنوں کی طرف [خدمت میں] ہدیۂ سلام پیش کرتا ہوں [وہ
سلام] جو آپ لوگوں کی ملاقات کے شوق کے اندر لپیٹا ہوا ہے۔
اللہ تعالیٰ آپ کے سایۂ عزت و عاطفت کو مجھ پر اور سب گھر والوں پر
عرصۂ دراز تک قائم رکھے۔ والسلام

آپ کا فرزندِ مُطیع
محمد رفیع

سوالات نمبر ۱۶ کے متعلق

سوال (۱۴) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ:۔

كَانَ لِأُسْرَةٍ غَنِيَّةٍ صَبِيٌّ لَمْ تَبْلُغْ سِنُّهُ خَمْسَ سِنِيْنَ۔ وَكَانَ جَمِيْلًا وَمَا أَجْمَلَهُ۔ فَبَاتَ لَيْلَةً مِنْ لَيَالِي الشِّتَاءِ بِغَيْرِ لِحَافٍ فَأَصْبَحَ مَرِيْضًا بِالزُّكَامِ وَالْحُمّٰى، وَأَوْشَكَ أَنْ يَمُوْتَ. فَظَلَّ الْوَالِدَانِ الْمَغْمُوْمَيْنِ وَدَعَوَا الطَّبِيْبَ۔ فَجَاءَ وَشَخَّصَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلٰى أَبَوَيْهِ وَقَالَ لَا بَأْسَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، إِنَّمَا مَسَّهُ الْبَرْدُ سَيَبْرَئُ بِحَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِلَى الْغَدِ۔ ثُمَّ أَعْطٰى دَوَاءً وَأَشْرَبَ الْمَرِيْضَ شَرْبَةً وَاحِدَةً بِيَدِهٖ وَذَهَبَ۔

فَأَضْحَى الْوَلَدُ بَعْدَ سَاعَةٍ قَدْ فَتَحَ عَيْنَيْهِ وَصَارَ يَنْظُرُ إِلٰى أَبَوَيْهِ وَجَعَلَ يَتَبَسَّمُ، فَفَرِحَا وَفَرِحَ جَمِيْعُ أَهْلِ الْأُسْرَةِ، حَتّٰى كَادُوْا يَطِيْرُوْنَ فَرَحًا وَيَرْقُصُوْنَ سُرُوْرًا، ثُمَّ أَعْطَوُا الدَّوَاءَ كَمَا هَدَاهُمُ الطَّبِيْبُ، حَتّٰى أَنَّهُ بِفَضْلِ اللّٰهِ أَمْسَى الصَّبِيُّ صَحِيْحًا۔ فَحَمِدُوا اللّٰهَ حَمْدًا كَثِيْرًا وَتَصَدَّقُوْا أَمْوَالًا كَثِيْرَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْ يَشْفِي الْمَرْضٰى۔

(مذکورہ عبارت کا ترجمہ)

ایک مال دار کنبے [مال دار ماں باپ] کا ایک بچہ تھا، جس کی عمر پانچ سال کو بھی نہیں پہنچی تھی [جو پورے پانچ سال کا بھی نہ تھا] اور تھا خوبصورت

اور کتنا خوبصورت! موسم سرما کی راتوں میں سے ایک رات وہ بغیر لحاف کے سو گیا، تو صبح کو زکام اور بخار کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور قریب تھا کہ مر جائے [مرنے کے قریب ہو گیا] تو [اس کے] والدین غمگین ہو گئے اور طبیب [ڈاکٹر] کو بلایا، تو [طبیب] آیا اور تشخیص کی، پھر اس [بچے] کے والدین کی طرف متوجہ ہوا اور کہا " کوئی مضائقہ نہیں ان شاء اللہ " اسے صرف سردی کا اثر ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد سے کل تک ٹھیک ہو جائے گا پھر اس نے دوا دی اور ایک خوراک بیمار کو اپنے ہاتھ سے پلا دی اور چلا گیا۔

تھوڑی دیر کے بعد لڑکے نے آنکھیں کھولیں اور اپنے والدین کی طرف دیکھنے لگا اور مسکرانے لگا، تو دونوں [ماں باپ] خوش ہو گئے اور تمام خاندان کے لوگ خوش ہو گئے، یہاں تک کہ قریب تھا کہ خوشی کے مارے اُڑنے [اُچھلنے] لگیں اور ناچنے لگیں، پھر طبیب کی ہدایت کے مطابق انہوں نے اسے دوا دی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شام تک لڑکا تندرست ہو گیا۔

اس لیے انہوں نے اللہ کی بہت حمد و ثنا کی [شکر ادا کیا] اور اس خدا کی راہ میں جو بیماروں کو شفا دیتا ہے انہوں نے بہت سامال خیرات کر دیا۔

مشق نمبر ۵۳

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو :-

(۱) أَنَا أُكْرِمُ الضَّيْفَ سے أَنَا أَكْرَمْتُ الضَّيْفَ ہو گا۔

اس میں [أَنَا] ضمیر، مرفوع منفصل، واحد متکلم [تُ] ضمیر بارز، مرفوع متصل، واحد متکلم۔

(۲) نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْكُرَةِ سے نَحْنُ لَعِبْنَا بِالْكُرَةِ ہوگا۔

اس میں [نَحْنُ] ضمیر مرفوع منفصل، جمع متکلم۔ لَعِبْنَا میں [نَا] ضمیر بارز، مرفوع متصل، جمع متکلم۔

(۳) أَنْتِ تُنَظِّفِيْنَ الْحُجْرَةَ سے أَنْتِ نَظَّفْتِ الْحُجْرَةَ ہوگا۔

اس میں [أَنْتِ] ضمیر مرفوع منفصل، واحد مؤنث مخاطبہ نَظَّفْتِ میں [تِ] ضمیر بارز، مرفوع منفصل، واحد مؤنث مخاطبہ۔

(۴) أَنْتُمَا تَنْصُرَانِ الْمَظْلُوْمَ سے أَنْتُمَا نَصَرْتُمَا الْمَظْلُوْمَ ہوگا۔

اس میں [أَنْتُمَا] ضمیر مرفوع منفصل تثنیہ مخاطب۔ [تُمَا] ضمیر بارز، مرفوع متصل، تثنیہ مخاطب۔

(۵) هُنَّ يُحْبِبْنَ الْمَدْرَسَةَ سے هُنَّ أَحْبَبْنَ الْمَدْرَسَةَ ہوگا۔

اس میں [هُنَّ] ضمیر مرفوع منفصل، جمع مؤنث غائب۔ أَحْبَبْنَ میں [نَ] ضمیر بارز، مرفوع متصل، جمع مؤنث غائب۔

(۶) هُمْ يَرْحَمُوْنَ الْيَتَامٰى سے هُمْ رَحِمُوا الْيَتَامٰى ہوگا۔

اس میں [هُمْ] ضمیر مرفوع منفصل، جمع مذکر غائب۔ رَحِمُوْا میں [واو] ضمیر بارز، مرفوع متصل، جمع مذکر غائب۔

ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر فاعل اور ضمیر پہچانو

(۱) أَعْطَيْتُكَ كِتَابًا سے أُعْطِيْكَ كِتَابًا ہوگا۔

اس میں اُعطِیُ کے اندر ضمیرِ مرفوع متصل، واحد متکلم کی مُستَتِر ہے وہی فاعل ہے۔[كَ] ضمیرِ منصوب متصل، واحد مذکر مخاطب۔

(۲) وَهَبْتَنِي سَاعَةً سے تَهَبِيْنَنِي سَاعَةً ہوگا۔

اس میں تَهَبِيْنَ میں [ی] ضمیر بارز، مرفوع متصل ہے وہی فاعل ہے [آخر کا نون اعراب کا ہے ضمیر نہیں ہے]۔[نِي] میں نون وقایہ ہے اور [ی] ضمیرِ منصوب متصل، واحد متکلم۔

(۳) مَنَحْتَنِي مِقْلَمَةً سے تَمْنَحُنِي مِقْلَمَةً ہوگا۔

اس میں تَمْنَحُ کے اندر ضمیر واحد مذکر مخاطب مُستَتِر ہے وہی فاعل ہے [نِي] میں نون وقایہ اور [ی] ضمیر منصوب متصل واحد متکلم ہے۔

(۴) رَجَعْنَا اِلَى الْمَنْزِلِ سے نَرْجِعُ اِلَى الْمَنْزِلِ ہوگا۔

اس جملے میں نَرْجِعُ کے اندر ضمیر مرفوع متصل، جمع متکلم کی مُستَتِر ہے وہی فاعل ہے۔

(۵) هِيَ لَعِبَتْ بِالْكُرَةِ سے هِيَ تَلْعَبُ بِالْكُرَةِ ہوگا۔

اس جملے میں تَلْعَبُ کے اندر ضمیر مرفوع متصل، واحد مؤنث مخاطب کی مُستَتِر ہے وہی فاعل ہے۔

(۶) سَافَرْنَ اِلَى دِهْلِي سے يُسَافِرْنَ اِلَى دِهْلِي ہوگا۔

اس میں يُسَافِرْنَ کے اندر [نَ] ضمیر بارز، مرفوع متصل، جمع مؤنث غائب، وہی فاعل ہے ❊

ذیل کی عبارت میں لفظ "نا" کون کون سی قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے؟

رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِي لِلْإِيْمَانِ فَآمَنَّا بِهٖ

اے ہمارے رب بیشک ہم نے سُنا ایک پکارنے والے کو جو ایمان کی طرف پکار رہا ہے تو اس پر ہم ایمان لے آئے

(رَبَّنَا) میں نا ضمیر مجرور متصل ہے کیونکہ مضاف الیہ ہے۔

(إِنَّنَا) میں نا ضمیر منصوب متصل ہے کیونکہ إِنَّ کے بعد واقع ہوا ہے۔

(سَمِعْنَا) میں نا ضمیر مرفوع متصل ہے کیونکہ وہ فاعل ہے

(آمَنَّا) میں نا " " " "

ذیل کے جملے میں تصرف کر کے واحد مؤنث تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث کی ضمیریں استعمال کرو۔

هَلْ أَحْضَرْتَ كُتُبَكَ؟

(۱) هل أحضرتِ كُتُبَكِ ؟ (۲) هل أَحْضَرْتُمَا كُتُبَكُمَا ؟

(۳) هل أَحْضَرْتُمْ كُتُبَكُمْ ؟ (۴) هل أَحْضَرْتُنَّ كُتُبَكُنَّ ؟

مشق نمبر ۵۴ (عربی سے اردو)

(۱) [اس وقت کو یاد کرو] جب کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں تمہارے خواب میں ان [کافروں] کو کم کر کے بتلایا اور اگر تمھیں ان کو زیادہ کر کے بتلاتا تو تم [مسلمان] پست ہمت ہو جاتے (۲) پھر ہم نے آسمان سے پانی اُتارا اور وہ [پانی] ہم نے تمھیں پلایا۔ (۳) ہم نے فرمایا [اے موسیٰ] تو مت ڈر، تو ہی غالب رہے گا (۴) اس نے کہا اے میری قوم! مجھے کوئی گمراہی [یا جنون] نہیں ہے، لیکن میں رب العالمین کی طرف سے ایک پیغام پہنچانے والا ہوں (۵) زمین میں

اکڑ کر مت چل (۶) بیشک تیرے لیے ایک ایسا وعدہ ہے جو تجھ سے کبھی بھی خلاف نہ کیا جائے گا (۷) کہہ دو [اے پیغمبر] میری طرف وحی کی گئی [خدا کی طرف سے خبر دی گئی ہے] کہ قوم جنات میں سے ایک گروہ نے [قرآن] سنا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو عقل مندی [اچھی سمجھ بوجھ] کا راستہ بتلاتا ہے۔ تو ہم اس پر ایمان لے آئے (۸) اور بات یہ ہے کہ ہماری قوم کے جاہل اللہ کے متعلق بیہودہ باتیں کہا کرتے تھے (۹) اور [بات یہ ہے] کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ ایسے [بدعقیدہ] تھے جو [مصیبت کے وقت] جناتی لوگوں کی پناہ [دہائی] لیتے تھے [یعنی ان سے مصیبت ٹالنے کی توقع رکھتے تھے] (۱۰) بے شک جو اپنے رب کے پاس مجرم [گناہ گار] ہو کر آئے گا تو اس کے لیے جہنم ہے (۱۱) تم اپنی اولاد کو افلاس کے خوف سے مت قتل کیا کرو ہم تمھیں بھی روزی دیتے ہیں اور انھیں بھی (۱۲) اور مجھ ہی سے ڈرا کرو (۱۳) کافر [قیامت کے روز] کہے گا، کاش میں مٹی ہوتا [تو اچھا ہوتا]۔

اشعار کا ترجمہ

(۱) اے میرے پروردگار ہمیشہ تیرا لطف میرے شاملِ حال رہا۔ اور [اب] سختی [مصیبت] مجھ پر آگئی ہے جسے تو [خوب] جانتا ہے۔ تو تو اس کو مجھ سے پھیر دے [مجھ سے ہٹا دے] جس طرح تو نے ازراہِ کرم مجھے اس کا عادی بنا دیا ہے [جس طرح کہ تو ہمیشہ میری مصیبت ٹالتا رہا ہے]۔ بھلا کون ہے تیرے سوا [جو تیرے] اس بندے پر رحم کرے؟

مشق نمبر ۵۵ (عربی سے اردو)

(۱) بے شک جس ماپ سے تم [دوسروں کے لیے] ماپتے ہو [اسی سے] تمہارے لیے بھی ماپا جائے گا (۲) وہ دو شخص جو مسلمانوں کے اوقاف کے متولی ہیں وہ نہیں جانتے کہ ان کے ہاتھ [قبضے] میں جو مال ہے اسے کس طرح خرچ کیا جائے اور کس پر خرچ کیا جائے [کس کو دیا جائے ؟] (۳) میں نے جو کچھ تمہاری جانب سے بہادری اور جوانمردی دیکھی جو تم نے آخری لڑائی میں ظاہر کی ہے اس نے مجھے تمہارے اعزاز پر آمادہ کیا۔ (۴) مجھے ان عورتوں پر تعجب آتا ہے جو اپنے فانی جسموں کو سجاتی سنوارتی ہیں، اور اپنی ہمیشہ باقی رہنے والی روحوں کو نہیں سنوارتیں (۵) جوانوں میں جو سب سے پہلے ایمان لایا وہ ابو بکر صدیق [رضی اللہ عنہ] ہیں اور وہی خلفائے راشدین [ٹھیک راہ چلنے والے خلیفوں] میں پہلے خلیفہ ہیں (۶) استاد نے جو کچھ بیان کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس قرآن پر عمل کرنا جو [پیغمبر] محمد [صلے اللہ علیہ وسلم] پر نازل کیا گیا ہے ہمارے واسطے دونوں جہان کی کامیابی کے لیے کافی ہے (۷) جس نے برائی بوئی اس نے ندامت [کا پھل] کاٹا [ندامت حاصل کی] (۸) میں ایسا ہو گیا تھا جیسے کسی کو شراب نے مست کر دیا ہو (۹) سچا آدمی ذلیل نہیں ہوتا اور جھوٹا عزیز نہیں ہوتا (۱۰) مجھے ایک چٹھی ملی جس میں وہ لکھا ہے جو [آگے] آتا ہے:-

اے ہوشیار طالب علم! وہ امتحان قریب آگیا ہے جو چست [مخفتی]

اور سست میں فرق کر دیتا ہے تو تُو اُن میں سے ہو جا جو محنت کرتے ہیں اور امتحان کے روز کامیاب ہوتے ہیں۔ والسلام

(۱۱) بے شک جو اپنے وطن سے محبت کرتا ہے وہ وہ ہے جو اپنی کوشش ان [باتوں یا چیزوں] میں صرف کرتا ہے جن سے اس کی قوم کی جس کی طرف وہ منسوب ہوتا ہے، قدر بلند ہو جائے، تو کاریگر جو اپنے کام پختگی سے کیا کرتے ہیں وہ اپنے وطن کی خدمت کرتے ہیں، اور وہ عورتیں جو اپنے بچوں کی تربیت فضیلت [ترقی کے اُصول] پر کرتی ہیں وہ بھی اپنے وطن کی شان بلند کرتی ہیں، اور وہ طالبانِ علم جو اپنے سبقوں میں کوشش کرتے ہیں وہ بھی اپنی قوم کی عزت [کا قصر] تعمیر کر رہے ہیں (۱۲) جو [وقت] گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل چکا اور جس کی آئندہ توقع ہے [مستقبل] وہ پردے میں ہے، اور تیرے لیے [صرف] وہ گھڑی ہے جس میں تو [ابھی] ہے [حال کا وقت] (۱۳) میں [لفظ] اَلَّذِیْ جیسا ہوں، میں بھی اسی کا محتاج ہوں جس کا وہ [لفظ] محتاج ہے۔ پس تو [اس وقت] میرا ثواب اور بہت سی تعریف لُوٹ لے [حاصل کر لے]۔

اس شعر کی تشریح یہ ہے کہ لفظ اَلَّذِیْ اسم موصول ہے اور ہر اسم موصول کو نحو کے قاعدے سے ایک جملہ کی ضرورت ہے جسے صِلَہ کہتے ہیں اس صِلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہیے جو موصول کی طرف لَوٹے جسے عائد کہتے ہیں (دیکھو سبق ۴۲-۴۳) لغت میں عائد کے دو معنی ہوتے ہیں، ایک تو "لَوٹنے والا"، دوسرے "عیادت کرنے والا" یعنی بیمار کی خبر گیری کرنے والا اور صِلہ کے بھی دو معنی ہیں ایک تو "جوڑ" دوسرے "عطیہ"۔

یہ وہ شعر ہے جو ایک شاعر نے اپنے ایک امیر دوست کو لکھا تھا جس میں اُس نے اپنی تنگ دستی اور بیماری کی طرف بڑی خوبی سے اشارہ کیا ہے۔

مشق من القرآن نمبر ۵۶

(۱) اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو! [اے ایمان والو!] کیوں تم وہ [باتیں] کہتے ہو جو کرتے نہیں (۲) کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے؟ [عالم اور جاہل؟] (۳) اور جو عورتیں حیض سے مایوس ہو چکی ہیں، اگر تم [ان کی عدت کے بارے میں] شک کرتے ہو گے تو ان کی عدت تین مہینے ہے (۴) جو اس [دنیا] میں اندھا بنا ہوا ہے [دل کا اندھا ہے] وہ دوسری دنیا میں بھی اندھا ہے (۵) جو کچھ تمھیں رسول نے دیدیا وہ لے لو [اس پر عمل کرو] اور جس چیز سے اس نے تمھیں روک دیا اس سے تم رُک جاؤ [باز رہو] (۶) جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے (۷) جس نے اچھے کام کیے، خواہ وہ مرد ہو خواہ عورت، حالانکہ وہ ایماندار ہو تو ہم اسے پاکیزہ زندگی میں زندہ رکھیں گے اور ان کی مزدوری کا معاوضہ اس سے بہتر دیں گے جتنا وہ کام کرتے رہے تھے۔

(۸) [اے مسلمانو!] تم سب سے اچھی اُمت ہو جو آدمیوں [کی اصلاح] کے لیے نکالی گئی ہے [پیدا کی گئی ہے] کہ تم [اُن کو] بھلائی کا حکم کرو گے اور بُرائی سے روکو گے۔

مشق نمبر ۵۷ (عربی سے اردو)

(۱) ابراہیم! یہ جو چیز تمھارے ہاتھ میں	میرے بھائی یوسف! یہ تو وہ چیز ہے

ہے وہ کیا ہے، اور وہ جو دروازے کے پاس کھڑا ہے وہ کون ہے ؟	جسے تم جانتے ہو، اور وہ وہ شخص ہے جسے تم پہچانتے ہو۔
(۲) واللہ! تمھارا جواب عجیب ہے میں [بالکل] نہیں سمجھا تم کیا کہہ رہے ہو؟	یہ جو میرے ہاتھ میں ہے وہ وہی کتاب ہے جو تم نے کل مجھے دی تھی اور وہ جو دروازے کے پاس کھڑا ہے وہ وہی خادم ہے جسے پرسوں تم نے ہمارے ہاں بھیجا ہے۔ کیا تم اسے نہیں پہچانتے ؟
(۳) بیشک میرے بھائی! میں اسے پہچانتا ہوں، لیکن آج وہ مجھ پر مشتبہ ہو گیا ہے، کیونکہ اس نے آج وہ نہیں پہنا جو ہمارے پاس پہنا کرتا تھا۔	ہاں! ہم نے اسے ویسا ہی لباس دیا ہے جیسا ہم پہنتے ہیں اور ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔
(۴) بہت خوب ابراہیم! اچھا وہ دونوں آدمی کہاں ہیں جنھیں میں نے دو گھنٹہ پیشتر تمھارے پاس دیکھا تھا؟	ان دونوں آدمیوں کو جنھیں تم نے دیکھا تھا میں نے پھل چننے [توڑنے] کے لیے باغ میں بھیج دیا ہے۔
(۵) اور وہ آدمی کہاں چلے گئے جو تمھارے باغ میں درختوں کو پانی دیتے تھے؟	تمھارے والد نے ان آدمیوں کو اپنا باغ سدھارنے کے لیے مجھ سے مانگا تو میں نے انھیں ایک ہفتہ کے لیے وہاں بھیج دیا تھا۔
(۶) یہ تمھاری مہربانی ہے، اور وہ عورتیں	ان عورتوں کو میں نے روئی کے کھیتوں میں

کیا کرتی ہیں جو تمھارے کارخانے میں کام کرتی تھیں؟	روئی چننے کے لیے بھیج دیا ہے اور اسے
	یوسف! تم ان مردوں اور عورتوں کے متعلق کیوں پوچھ رہے ہو، کیا تمھیں ان کی ضرورت ہے؟
(۷) جی ہاں! مجھے مزدوروں کی سخت ضرورت ہے کیونکہ تمام کاروبار بگڑنے کے قریب آگئے ہیں، میرے پاس کوئی نہیں جو کھیتی [اناج] کاٹ لائے یا کارخانے میں کام کرے، نہ میرے پاس کوئی مزدور ہے جو میرے مکان کی تعمیر میں بڑھئیوں کی اور معماروں کی مدد کرے۔	بھائی! یہ کیسے؟ تمھارے پاس تو کام کرنے والوں اور مزدوروں کی بڑی تعداد تھی، پھر تعجب ہے انھیں کیا ہو گیا؟
(۸) بھائی صاحب! وہ زیادہ مزدوری مانگتے تھے، تو ہم نے ان کا مطالبہ قبول نہ کیا، اس لیے وہ کام سے رک گئے [ہڑتال کی]	بھائی یوسف! اللہ تمھاری حالت درست کرے! تمھیں چاہیے تھا کہ ان کے مطالبات قبول کر لیتے۔ کیا تم نہیں دیکھتے [تم نہیں جانتے] مہنگائی کتنی غالب ہو گئی ہے اور بازار کتنا چڑھ گیا ہے؟
(۹) خدا کی قسم! میں نے آج سمجھا کہ یہ غریب لوگ، جو کارخانوں اور کھیتوں میں کام کرتے ہیں اور ہمارے لیے	بھائی! تم نے سچ کہا، اگر یہ لوگ نہ ہوتے جنھیں ہم نیچ [کمزور] سمجھتے ہیں اور حقیر جانتے ہیں، تو ہم پر زندگی تنگ [دوبھر]

مکانات تعمیر کرتے ہیں، انھیں ترقی میں اور آسائش میں اور دشمنوں پر غلبہ پانے میں بہت بڑا دخل ہے۔

ہو جاتی، اور ساری دنیا باوجود اپنی فراخی کے ہم پر تنگ ہو جاتی۔ اسی لیے مُصلحِ اعظم [سب سے بڑے سُدھارک] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے اپنے غریب [یا مزدور] طبقے میں تلاش کرو [مجھے ان میں سے ایک سمجھو]، کیونکہ تم اپنے غریب طبقے والوں ہی کی بدولت فتح مندی پاتے ہو اور روزی بھی [انہی کی بدولت] تمھیں ملتی ہے۔ دیکھو! کس طرح آپؐ نے اپنی معزز ہستی کو ادنیٰ لوگوں اور غریب مزدوروں کے ساتھ شامل کر دیا ہے، تاکہ ہم انھیں عزت کی نظر سے دیکھیں اور انھیں حقیر نہ جانیں۔

(۱۰) کتنی بڑی شان ہے اس نبی اُمّیؐ کی جو واقعی سارے جہانوں کے لیے رحمت تھا، کیا ہی حکمت سے بھرا ہوا ہے اس کا کلام! اور کتنا سچا ہے! کس طرح امیروں اور غریبوں کو ایک صف میں کھڑا

واللہ تم نے سچ کہا، تو ہمیں چاہیے کہ ہم اُن مزدوروں کے ساتھ وہی سلوک کریں جو ہم خود اپنے لیے پسند کرتے ہیں اور ان کے ساتھ بھائیوں کا معاملہ رکھیں تب زندگی خوشگوار ہوگی اور تمام کاروبار ٹھیک

کر دیا ہو کاش کہ ہم اس [نبی] کی پیروی کرتے تو ہمیشہ [سب پر] غالب رہتے۔	ہو جائیں گے اور ہر تال کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

مشق نمبر ۵۸ (اردو سے عربی)

(۱) اَلْقُرْاٰنُ كِتَابٌ اُنْزِلَ [یا اَلْقُرْاٰنُ هُوَالْكِتَابُ الَّذِیْ اُنْزِلَ] عَلٰی مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم (۲) هَلْ تَرَی الرَّجُلَیْنِ اللَّذَیْنِ یَأْتِیَانِ اِلَیْنَا (۳) مَنْ قَالَ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" دَخَلَ الْجَنَّةَ (۴) اَلْاِبْنَتَانِ اللَّتَانِ تَذْهَبَانِ اِلَی الْمَدْرَسَةِ هُمَا اُخْتَایَ (۵) اَلنِّسَاءُ اللَّاتِیْ تَذْهَبْنَ اِلَی الْمَدْرَسَةِ هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ (۶) اَرِنِیْ مَا فِیْ یَدِكَ (۷) هٰذَا مَا اُحِبُّهُ (۸) هُمْ كَانُوْا [یا صَارُوْا] كَمَنْ اَسْكَرَهُ الْخَمْرُ۔ (۹) اِنَّ مَا رَاَیْنَا مِنْ عِلْمِكَ حَمَلَنَا عَلٰی تَكْرِیْمِكَ (۱۰) سَیَاْتِیْكَ كِتَابٌ یَكُوْنُ مَكْتُوْبٌ فِیْهَا مَا یَاْتِیْ :-

بُنَیَّ ! اَنْتَ تَعْلَمُ "فَازَ مَنِ اجْتَهَدَ" اَرْجُوْ اَنِ اسْتَعْدَدْتَ [یا اَنْ تَكُوْنَ اسْتَعْدَدْتَ] لِلْاِمْتِحَانِ السَّنَوِیِّ۔ اَبُوْكَ الَّذِیْ رَبَّاكَ وَكَذٰلِكَ مُعَلِّمُوْكَ الَّذِیْنَ عَلَّمُوْكَ، یَنْتَظِرُوْنَ نَجَاحَكَ ؛

سوالات نمبر ۷ کے ۱۱ اور ۱۲ سوال کا حل

(۱۱) ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لیے مناسب جملہ لکھو (قوس میں جواب ہے)

قَرَاْتُ الْكِتَابَ الَّذِیْ (یَنْفَعُنِیْ یا اَعْطَیْتَنِیْ) یا اور کچھ

۲- جَاءَ الْوَلَدُ الَّذِیْ (طَلَبْتَهٗ) یا اور کچھ

۳- هٰذَانِ الْكِتَابَانِ اللَّذَانِ (اَرْسَلْتُهُمَا اِلَیَّ) یا اور کچھ

۴- خُذِ الْكِتَابَیْنِ اللَّذَیْنِ (هُمَا اَنْفَعُ الْكُتُبِ لِمِثْلِكَ) یا اور کچھ

۵- هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ (یَعْلَمُوْنَ) وَالَّذِیْنَ (لَا یَعْلَمُوْنَ) یا اور کچھ

۶- هٰذِهِ السَّاعَةُ الَّتِیْ (اَعْطَانِیْهَا عَمِّیْ) یا اور کچھ

۷- اَكَلْتُ التُّفَّاحَتَیْنِ اللَّتَیْنِ (هُمَا مِنْ حَدِیْقَتِنَا) یا اور کچھ

۸- اَرَءَیْتَ الْمُعَلِّمَاتِ اللَّاتِیْ (یُعَلِّمْنَ الْبَنَاتِ) یا اور کچھ

۹- اِحْتَرِمْ مَنْ (عَلَّمَكَ) یا اور کچھ

۱۰- كُلْ مَا اكْتَسَبْتَ مِنَ الْحَلَالِ) یا اور کچھ

(۱۲) ذیل کے جملے میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ :-

هُوَ الَّذِیْ عَلَّمَكَ

(۱) هُمَا اللَّذَانِ عَلَّمَاكَ (۲) هُمُ الَّذِیْنَ عَلَّمُوْكَ (۳) هِیَ الَّتِیْ عَلَّمَتْكَ (۴) هُمَا اللَّتَانِ عَلَّمَتَاكَ (۵) هُنَّ اللَّاتِیْ عَلَّمْنَكَ (۶) اَنْتَ الَّذِیْ عَلَّمْتَنِیْ (۷) اَنْتُمَا اللَّذَانِ عَلَّمْتُمَانِیْ (۸) اَنْتُمُ الَّذِیْنَ عَلَّمْتُمُوْنِیْ (۹) اَنْتِ الَّتِیْ عَلَّمْتِنِیْ (۱۰) اَنْتُنَّ اللَّاتِیْ عَلَّمْتُنَّنِیْ ؞

تنبیہ۔ اور جملے بھی بن سکتے ہیں مثلاً متکلم کی ضمیروں سے بھی کئی جملے بنا سکتے ہو ؞

مشق نمبر ۵۹

۱- مفعول مطلق کی مثالیں :- اردو میں مفعول مطلق کے معنی کبھی چھوڑ دیتے ہیں)

خالد نے ایک کھیل کھیلا۔ اللہ نے موسیٰؑ سے کلام کیا۔ زمین ایک دن میں ایک چکر کاٹتی ہے۔ چیتا شیر کی چھلانگ [کی مانند] چھلانگ مارتا ہے۔ بخیل فقیروں کی زندگی [کی مانند] زندگی گذارتا ہے اور اس سے دولتمندوں کا [کے جیسا] حساب لیا جائے گا۔

مفعول لہٗ کی مثالیں :۔

میں نے خلیل کو پسند کیا ہے اس کی امانت داری کا یقین اور اس کی پاک دامنی پر اعتماد کرنے کی وجہ سے۔ لوگ ملکوں کا سفر کرتے ہیں روزی کی تلاش کے لیے اور علم اور فضیلت طلب کرنے کے لیے۔

مفعول فیہٖ یعنی ظرف زمان وظرف مکان کی مثالیں :۔

نوح (علیہ السلام) ایک زمانہ زندہ رہے اور اپنی قوم کو [خدا کی طرف] رات اور دن بلایا، تو انہوں نے ان کو جواب نہ دیا [ان کی دعوت قبول نہ کی] اور [بلکہ] بڑا تکبر کیا۔ میں نے کتاب میز کے اوپر رکھی اور جوتے اس کے نیچے۔ میں نے ایک میل پیدل سیر کی اور سَو میل موٹر سے اور ہزار میل ہوائی جہاز سے۔

مفعول معہ کی مثالیں :۔ (ذیل کی مثالوں میں واو معیۃ ہی ہو سکتا ہے)

میں طلوعِ فجر کے ساتھ ہی چل پڑا۔ خالد سورج کے غروب ہونے کے ساتھ ہی حاضر ہوا۔ شاگرد نے کتاب کے ساتھ سیر کی۔ نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا جا۔

حال کی مثالیں :۔

لشکر فتحمندی کی حالت میں لوٹا۔ پانی مت پی جب کہ وہ گدلا ہو۔ مظلوم رحم کرتا ہوا

آیا۔ جب طالب علم چھوٹے پن کی حالت میں محنت کرتا ہے تو بڑے پن کی حالت میں سردار ہو جاتا ہے۔ موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف غضبناک اور رنجیدہ حالت میں واپس آئے۔ میں قاضی سے ملا جب کہ [میں اور وہ] دونوں سوار تھے۔ فیصلہ مت کر جب کہ تو غضبناک ہے :۔

المستثنی بِاِلَّا کی مثالیں :۔

ہر مرض کے لیے ایک دوا ہے مگر موت [کے لیے نہیں]۔ تو انہوں نے اس میں سے پیا مگر تھوڑوں نے [نہیں پیا]۔ ایک درخت کے سوا سب درختوں نے پھل دیا۔ ایک کے سوا سب چور بھاگ گئے۔

محنتی کے سوا کسی نے نفع نہیں پایا۔ چند کے سوا انہوں نے کسی نے نصیحت نہ سنی۔ ایک درخت کے سوا [اور] درخت نہیں کاٹے گئے۔

نہیں حاضر ہوا [کوئی] مدرسہ میں بجز ایک شاگرد کے۔ صحبت نہ اختیار کر مگر اچھوں کی۔ برائی [کی تکلیف] میں نہیں پڑتا مگر اس کا کرنے والا۔ نہیں کاٹا گیا مگر ایک درخت [ایک درخت کے سوا اور کوئی درخت نہیں کاٹا گیا)۔

تمییز کی مثالیں :۔

میرے پاس ایک من گھی اور دو رطل شہد اور ایک صاع گیہوں اور ایک گز ریشم ہے۔ میرے پاس گیارہ بکری اور پندرہ مرغی اور تیس اشرفی ہے۔ ہوا کے لحاظ سے مکان اچھا ہے۔ لڑکا بات چیت میں اچھا ہے۔ سونا وزن اور قیمت کے اعتبار سے [یا وزن اور قیمت میں] چاندی سے زیادہ ہے۔ پیغمبر لوگ کلام میں سب لوگوں سے زیادہ سچے ہیں :۔

منادٰی کی مثالیں :-

اے خدا کے بندے! اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کر۔ اے قوم کے سردار! اپنی قوم کا خادم ہو جا۔ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں [بھی] بھلائی دے اور آخرت میں [بھی] بھلائی دے اور ہمیں آگ [دوزخ] کے عذاب سے بچا۔

اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔

اے مظلوم کی پکار سننے والے۔ اے خیر میں کوشش کرنے والے۔ اے بندوں کے ساتھ نرمی کرنے والے۔

اے مغرور! [فریب کھانے والے] غرور چھوڑ دے۔ اے محنتی! کامیابی کی خوش خبری سن لے۔ اے ایمان والے! اللہ کے سوا [کسی] پر بھروسہ نہ رکھ۔ اے لڑکے! اٹھ۔ اے استاد! مجھے سکھائیے۔ بچو! بیٹھ جاؤ۔ ایمان والو! اللہ کے سوا [کسی] سے مت ڈرو۔

لا لنفی الجنس کی مثالیں :-

ایمان سے بڑی کوئی نعمت نہیں۔ توبہ سے بڑھ کر کامیاب ہونے والا کوئی سفارشی نہیں۔ کتاب سے بہتر کوئی ساتھی نہیں اور قرآن سے بڑھ کر فائدہ بخش کوئی کتاب نہیں۔ کوئی سچا مددگار ذلیل نہیں ہوتا اور کوئی شخص جس کا کام برا ہو پسندیدہ نہیں ہوتا۔

مشق نمبر ۶۱

عقلمند کے نزدیک کوئی چیز اس کے اپنے وطن سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جس کی زمین کے اوپر اور جس کے آسمان کے نیچے بچپن میں اس نے پرورش پائی

اور ایک زمانے تک اس کی نباتات اور حیوانات سے فائدہ لیتا رہا ہے، اور اسی [وطن] میں اپنے گھر والوں اور کنبے والوں سمیت اطمینان کی حالت میں زندگی بسر کی ہے۔ وہ اس [وطن] کے مقامات کے سوا کسی اور مقام سے مالوف [مانوس] نہ ہوا، اور اس کے چشموں کے سوا کسی اور [گھاٹ] پر وارد نہ ہوا۔ سب سے پہلے اس کی نظر اسی [وطن] کی صورت پر پڑی، اس لیے اس کی محبت نے ایک خالی دل کو پالیا اور اس پر غالب ہو گئی۔

اور [حقیقت یہ ہے کہ] انسان آرام کی زندگی نہیں بسر کر سکتا اور نہ کامل خوش نصیبی [خوش حالی] حاصل کر سکتا ہے، مگر اسی وقت جب کہ اس کے ملک والے اپنے حقوق و فرائض سے بخوبی واقف ہو جائیں، اور ان کی نظر میں علم ہی سب سے زیادہ قیمتی شے ہو جائے اور عزیز ترین مقصد ہو جائے۔

پس اے شرف [عزت] کے طالب! اپنے وطن کے حق کی رعایت کے لیے اس وطن سے خاص محبت رکھ اور اس کی خوب حفاظت کر کیونکہ حُبِّ وطن خصالِ حمیدہ میں سے ہے، بلکہ جیسا کہ کہا گیا ہے [جیسا کہ مشہور ہے] حبِّ وطن ایمان میں داخل ہے۔

مشق نمبر ۶۲ من القرآن

(۱) [اے پیغمبر] ہم نے تمھیں کھلی فتح عطا کر دی (۲) اور اپنے رب کے نام کو یاد کرو اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو (۳) اور قرآن کو اطمینان سے [ٹھہر ٹھہر کر] پڑھا کرو (۴) اے چادر اوڑھنے والے! تھوڑی رات کے سوا پوری رات یادِ الٰہی میں گذارا کرو (۵) اور صبح شام اپنے رب کے نام کی

یاد کرو (۶) اور رات میں بھی اسے سجدے کرو اور لمبی رات تک [بہت رات تک] اس کی تسبیح [و تقدیس] میں لگے رہو (۷) انھوں نے کہا ہم تو ایک ہی دن یا دن کا کچھ حصہ ہی ٹھہرے (۸) اور وہ [یوسف کے بھائی] عشا کے وقت روتے ہوئے اپنے باپ کے پاس آئے (۹) تمھارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا تمھارے فائدے کی خاطر حلال کر دیا گیا ہے (۱۰) وہ جو اپنا مال اللہ کی رضاجوئی کے لیے اور اپنے نفسوں کی مضبوطی کے لیے خرچ کرتے ہیں (۱۱) فرعون نے اور اس کے لشکر نے [یا فرعون نے اپنے لشکر سمیت] سرکشی اور ظلم کی وجہ سے ان کا [بنی اسرائیل کا] پیچھا کیا (۱۲) ہم نے تمھیں حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے (۱۴) ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اُتارا، پھر بندوں کی روزی کے لیے اس سے ہم نے باغات اُگائے اور کھیتی کا اناج اور کھجور کے درخت اونچے اونچے جن کی گیلیں گندھی ہوئی ہیں (۱۵) اور [اللہ تعالیٰ] انھیں ان کے صبر کرنے کے عوض جنت اور ریشمی کپڑے عطا فرمائے گا، اس جنت میں وہ مزین کرسیوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، اس میں انھیں نہ [سخت] دھوپ نظر آئے گی نہ سخت سردی (۱۶) اور تو زمین پر اکڑ کر نہ چلا کر، تو [اکڑپن کی چال سے] نہ تو زمین کو کبھی پھاڑ سکتا ہے نہ پہاڑ کی بلندی کو کبھی پہنچ سکتا ہے (۱۷) میں نے گیارہ ستارے دیکھے (۱۸) تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے (۱۹) اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا (۲۰) اللہ تعالیٰ بہترین حفاظت کرنے والا ہے (۲۱) اللہ کے نزدیک خفگی کے لحاظ سے یہ بات [بہت] بڑی ہے [بڑی

خفگی کا باعث ہے] کہ تم وہ بات کہو جو کرتے نہیں (۲۲) دائیں ہاتھ والوں[1] کے سوا ہر ایک شخص اپنے کرتوت کا گروی ہے [ان اعمال کا گروی ہے جو اس نے کیے ہیں] (۲۳) علم میں تمھیں صرف تھوڑا سا دیا گیا ہے (۲۴) انھیں نہیں جانتے ہیں مگر کم لوگ (۲۵) کیا احسان کا بدلہ احسان کے سوا کچھ اور ہے؟ (۲۶) وہ [بُت] کچھ نہیں ہیں مگر چند نام ہیں جو تم نے اور تمھارے آبا و اجداد نے رکھ لیے ہیں (۲۷) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (۲۸) ان کی بہتیری سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں ہے (۲۹) حج [کے دنوں] میں نہ ہم بستری [ہونی چاہیے] نہ گالی گلوچ نہ جھگڑا لڑائی (۳۰) دین [کے معاملے] میں کوئی زبردستی نہیں ہے (۳۱) اے آدم! انھیں اُن [چیزوں] کے نام بتا دو۔ (۳۲) اے اسرائیل کی اولاد! میری اُن نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تمھیں عطا کی تھیں (۳۳) اے ایمان والو! امن و صلح [کے دین یعنی اسلام] میں سب کے سب داخل ہو جاؤ (۳۴) کہہ اے اللہ ملک [حکومت] کے مالک! تو ملک [حکومت] دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور ملک چھین لیتا ہے جس سے چاہتا ہے (۳۵) اے میرے رب! بخش دے اور رحم کر (۳۶) اے ہمارے رب! ہمیں گرفت میں نہ لے اگر ہم نے بھول کی یا غلطی کی (۳۷) بے شک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے (۳۸) بے شک تیرے لیے دن میں بڑے مشاغل ہیں (۳۹) بیشک بے جا خرچ کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔

[1] یعنی وہ لوگ جنھیں قیامت کے روز دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیے جائیں گے۔

ایک شاگرد کا خط چچا کو

نمبر ۶۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے محترم چچا صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ادب [وتعظیم] کے ساتھ سلام کا ہدیہ پیش کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں
ت ظاہر [عرض] کرتا ہوں جو آپکے قلب کو مطمئن کردے اور ایک ایسا مژدہ سناتا
ں جو آپ کو اور میرے محترم والدین کو مسرور کردے (اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوشی
الت میں دائم [وقائم] رکھے) اور وہ یہ کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی مدد اور کرم سے کتاب
جیل الادب فی لسان العرب کا تیسرا حصہ ختم کرلیا پس میں اللہ تعالیٰ کی بہت بہت
ثنا کرتا ہوں اور اس کا شکر جمیل ادا کرتا ہوں اس بنا پر کہ اس نے علم اور سمجھ [کی نعمت]
مجھے ممنون فرمایا ہے۔

چچا صاحب! میں وہ وقت بھولا نہیں اور ہرگز نہ بھولوں گا جب کہ میں علم کی طلب
ر [خصوصاً] عربی علوم کی خواہش کی خاطر مدرسہ میں داخل ہوا تھا، اور حالانکہ زبانِ عربی سے
کل ناواقف تھا، ساتھ ہی بعض طالب علموں نے مجھے کہا تھا کہ عربی زبان سیکھنے اور سکھانے
لحاظ سے تمام زبانوں سے زیادہ سخت زبان ہے پھر جب آپ مجھے مہتمم [پرنسپال] کے
س لے آئے اور مجھے ان کے سامنے کھڑا کردیا تو میں شروع شروع میں دہشت زدہ ہوگیا، اور
شت زدہ اور حیرت زدہ ہوکر کھڑا رہا اور قریب تھا کہ کم ہمتی اور خوف کے مارے میرا دل
سہ کی طرف سے پھر جائے، جہاں نہ میرا کوئی دوست ہے نہ انیس۔ اس وقت اے مہربان
چا آپ نے میرے چہرے سے میرے دل کی بات [دل کی کیفیت] سمجھ لی، اور مہربانی
ور شفقت کی توجہ سے میری طرف متوجہ ہوگئے اور میرے دل کو تسلی دینے اور میرا خوف

دور کرنے کی غرض سے [بڑی] نرمی کے ساتھ مجھ سے گفتگو کرنے لگے، تو آپ کی باتوں سے میرا دل دلیر [مضبوط] ہو گیا اور میری حیرت اور وحشت جاتی رہی۔ پھر اس کے بعد مہتمم صاحب میرے ساتھ پدرانہ ملاطفت سے پیش آئے اور میرے دل سے خوف دور کر دیا۔ پھر میں نے اللہ پر اعتماد کرتے ہوئے اور اس پر توکل کرتے ہوئے عربی کی تحصیل پر پختہ عزم کر لیا اور میں نے مذکور کتاب کا پہلا حصہ شروع کر دیا۔ پھر تھوڑی ہی مدت بعد میرا دل خوشی اور شوق سے لبریز ہو گیا کیونکہ میں نے سمجھ لیا کہ جس طرح بعض طلبہ خیال کرتے ہیں عربی ویسی مشکل نہیں ہے، اور میں اسباق یاد کرنے پر [اس طرح] متوجہ ہو گیا [گرا] جیسے پیاسا پانی پر۔ اور صبح شام تحصیلِ علم میں اپنی پوری کوشش صرف کر دی۔ کیونکہ جس وقت آپ نے مجھے مدرسہ میں داخل کیا اس وقت آپ سے مجھے جو قیمتی نصیحتیں حاصل ہوئی تھیں انھیں ہمیشہ یاد رکھتا ہوں۔ اور اُن [نصیحتوں] میں سے آپ کا یہ قول بھی تھا محنتی کے سوا کوئی بزرگی نہیں پاتا اور سستی کے سوا کوئی ناکام نہیں ہوتا۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے پہلا حصہ تین مہینے میں پڑھ لیا، اور اسی طرح دوسرا حصہ بھی لیکن تیسرا حصہ میں نے پانچ مہینے میں پڑھا، کیونکہ وہ حجم کے لحاظ سے پہلے دوسرے سے دگنا ہے۔ الغرض میں نے گیارہ ماہ کی مدت میں تینوں حصے ختم کر لیے حالانکہ مجھے کوئی تکلیف اور دشواری محسوس نہ ہوئی۔ جناب! اب میرا دل خوشی، مسرت اور شکر سے لبریز ہے کیونکہ میں جب قرآن [شریف] پڑھتا ہوں تو اس کے بیشتر معانی سمجھ لیتا ہوں اور صرف تھوڑے [مقامات] کے سوا اس کے مطالب کا سمجھنا مجھے دشوار نہیں گذرتا اور میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ میں جب چوتھا حصہ مکمل پڑھ لوں گا تو پورا [قرآن] سمجھتا ہوں گا [سمجھنے لگوں گا] پس اللہ ہی کے لیے تعریف ہے ابتدا میں بھی اور انتہا میں بھی۔

الحمد للہ کلید عربی کا معلم حصہ سوم ختم ہو گئی

اساسِ عربی

عربی صرف و نحو کے سلیس قواعد

(مؤلفہ محمد نعیم الرحمٰن ایم اے)

طول ۱۰ انچ — عرض ۶½ انچ صفحات ۳۲۰

زبانِ عربی کے قواعد صرف و نحو کی تدوین ایک مستقل فن ہے، اور لاکھوں صفحات کا میدان بھی اس کے لئے تنگ ہے۔

قواعد کی کتابوں کا یہ دفتر کا دفتر چونکہ مختلف زمانوں اور زبانوں میں لکھا گیا ہے اس لئے وہ ہر زبان و مکان کی ضروریات کو مدّ نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ موجودہ زمانے کی حالت یہ ہے کہ عربی کی ضرورت بہت زیادہ ہے اور فرصت بالکل مفقود، ایسی صورت میں طویل کتب زمانۂ حال کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ ایک ایسی عربی گرامر کی ضرورت عرصے سے محسوس کی جا رہی تھی جو طلبہ کو آسان اور جدید اسلوب پر کم سے کم مدت میں عربی زبان سکھا دے، موجودہ طالبِ علم کی انہی ضروریات کے پیشِ نظر اس کتاب میں عربی قواعد کو نہایت جامع انداز میں اور جدید اصول پر مرتب کیا گیا ہے۔ مسائل کی بحث و ترتیب عربی زبان کے مشہور نحوی جیچر کی عربی گرامر پر مبنی ہے اور ساتھ ہی ساتھ ائمہ فن مثلاً سیبویہ، ابن مالک اور زمخشری وغیرہم کی تصانیف سے استمداد کرکے مطالب کو زیادہ واضح اور سہل بنانے کی کوشش کی گئی ہے جس سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے۔

اس کتاب میں عربی صرف و نحو کے تمام مسائل آ گئے ہیں مسائل کی جامعیت اور فوائد کی کثرت کے باعث امید ہے کہ یہ کتاب طلبہ کی ضروریات کے لئے کافی ہوگی۔

قدیمی کتب خانہ — مقابل آرام باغ — کراچی ۱

هو الفتاح العليم

المفتاح الجديد

للجزء الرابع من كتاب تسهيل الأدب في لسان العرب

کلیدِ جدید ۴

عکسی

برائے

عربی کا معلّم (حصّہ چہارم)

مؤلفہ :- مولوی عبد الستار خاں

ناشر

قدیمی کتب خانہ

آرام باغ - کراچی ا

هو الفتاح العليم

المفتاح الجديد

للجزء الرابع من كتاب تسہیل الأدب في لسان العرب

یعنی

کلیدِ جدید

برائے

عربی کا معلّم حصّہ چہارم

مصنفہ

مولوی عبدالستار خان

ناشر

قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب المعروف بہ عربی کا معلم کے حصۂ چہارم کی یہ کلید ہے امید ہے کہ اُن شائقینِ عربی کے لئے جو بطورِ خود عربی سیکھنا چاہتے ہیں اچھی معاون ہوگی ؛

چونکہ تین حصے پڑھ لینے کے بعد طالبِ علم میں کافی استعداد پیدا ہو چکی ہے اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اس کلید میں آسان مشقوں کا ترجمہ چھوڑ دیا جائے ؛

جیسے کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ طالب کو چاہیئے کہ پڑھے ہوئے اسباق کی مدد سے ہر ایک مشق کا ترجمہ اور سوالات کے جوابات خود ہی لکھا کرے بعد میں کلید سے مقابلہ کر لیا کرے۔ فرق معلوم ہو تو وجہ سمجھنے کی کوشش کرے پھر اپنی غلطی درست کر لیا کرے ؛

مدرسہ میں پڑھنے والے طلبہ کلید اپنے پاس نہ رکھیں بلکہ اپنی غلطیاں اپنے معلم سے سمجھ لیا کریں۔ البتہ حضراتِ معلمین بوقتِ ضرورت کلید کا استعمال کم کر سکتے ہیں ؛

الغرض اس عاجز نے تسہیلِ عربی کے لئے جو کچھ ہو سکا کیا اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے ! اور طالبینِ عربی کے لئے حقیقۃً آسانی اور ترقی کا ذریعہ بنائے۔ آمین !

خادم افضل اللسان

عبد الستار خان

ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مشق ۶۷ (عربی سے اُردو)

اِس سے پیشتر کی مشقیں کلید اوّل و دوم اور سوم میں لکھی جاچکی ہیں!

(۱) کیا تو یہ جانتا ہے کہ کتنے پارے ایک قرش کے مساوی ہوتے ہیں؟	چالیس پارے ایک قرش کے برابر ہوتے ہیں۔
(۲) کتنے قرش ایک گینی (پونڈ) کے ہوتے ہیں؟	ایک گینی سنو قرش کے برابر ہوتی ہے۔
(۳) کتاب سیرۃ النبی کتنے میں خریدی؟	میں نے یہ کتاب تین جلدوں میں بارہ روپے میں خریدی
(۴) واللہ سستی ہے اس زمانے میں [اس وقت میں] وہ مہنگی نہیں ہے۔	بھائی تم نے ٹھیک کہا۔ اور میں نے شیخ الاسلام ابن القیم کی کتاب زاد المعاد گیارہ روپے میں خریدی۔
(۵) بخدا غنیمت [ایک لوٹ] ہے کیونکہ یہ کتاب نادرالوجود ہو گئی ہے کسی قیمت پر نہیں مل رہی ہے، اور تم نے یہ کتاب خریدی کہاں سے؟	میں نے بمبئی میں مکتبہ قیمہ سے خریدی دوسرے کتب خانوں کی نسبت وہاں کتابیں ارزاں فروخت کی جاتی ہیں۔
(۶) جناب اِس ترکی ٹوپی کی کیا قیمت ہے؟	صاحب پینتیس قرش میں [فروخت کی جاتی ہے]۔

(۷) بخدا وہ بڑی مہنگی ہے میں تو صرف پچیس ۲۵ قرش دوں گا۔	کیا آپ نہیں دیکھتے کہ بازار کتنے چڑھ گئے ہیں اور چیزیں کتنی گراں ہو گئی ہیں۔ اور مزدوری کس قدر زیادہ ہو گئی ہے۔
(۸) اچھا حضرت! تیس ۳۰ قرش لے لیجئے۔ والسّلام۔	بہت اچھا ٹوپی لے لیجئے اور پیسے دیدیجئے۔ خدا مبارک کرے۔
(۹) انجمن اسلامیہ کے سالانہ جلسے میں کتنے حاضرین تھے؟	اُن کی تعداد تقریباً دو ہزار آٹھ سو ۲۸۰۰ نفر تک پہنچی ہو گی۔
(۱۰) کیا آپ جانتے ہیں اخبار الفتح کا سالانہ چندہ کیا ہو گا؟	میرا خیال ہے کہ اُس کا چندہ پچاس ۵۰ قرش سے زیادہ نہ ہو گا۔
(۱۱) اور اعلان [اشتہار] کی اُجرت کیا ہے؟	ہر ایک سطر کے عوض میں ایک قرش۔
(۱۲) اِس کشادہ مکان کے لئے آپ نے کتنے روپے دیئے؟	جناب! میں نے اِس کے مالک کو پانچ ہزار چار سو بچانوے روپے دیئے۔
(۱۳) اس مکان کا رقبہ کیا ہے؟	اِس کا رقبہ دس ہزار دو سو مربع گز سے کچھ اُوپر ہے۔
(۱۴) اور اپنا باغ کتنے میں بیچا؟	میں نے وہ بارہ ہزار روپے میں فروخت کیا۔
(۱۵) بخدا آپ کا لین دین نفع بخش رہا۔	میرے پیارے بھائی! آپ نے

	ٹھیک کہا۔ اللہ آپ کو برکت دے۔

مشق نمبر ۶۸ (قرآن سے)

(۱) بیشک تمہارا معبود ایک خدا ہے (۲) اللہ کے ہاں تو مہینوں کی گنتی کے بارہ (۱۲) مہینے ہیں (۳) تو اس میں سے بارہ (۱۲) چشمے پھوٹ پڑے (۴) ابا جان میں نے [خواب میں] گیارہ (۱۱) ستارے دیکھے (۵) بدکار عورت اور بدکار مرد ان میں سے ہر ایک کو سو سو (۱۰۰) کوڑے لگاؤ (۶) شبِ قدر [فضیلت میں] ہزار (۱۰۰۰) مہینوں سے بہتر ہے (۷) کیا تو نے ان لوگوں کی طرف نظر نہیں ڈالی۔ جو اپنے گھروں سے [ڈر کے مارے] نکل پڑے تھے [بھاگ گئے تھے] حالانکہ وہ ہزاروں [کی تعداد میں] تھے (۸) پھر ہم نے اس [یونس ع] کو ایک لاکھ بلکہ زائد [آدمیوں] کی طرف بھیجا (۹) [اے پیغمبر! یاد کرو] جب کہ تم [جنگ بدر کے موقعہ پر] مسلمانوں سے کہہ رہے تھے کہ تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار (۳۰۰۰) آتارے ہوئے فرشتوں سے تمہاری مدد کرے؟ (۱۰) اونٹوں میں سے دو (۲) اور گائے بیلوں میں سے دو (۲) (۱۱) روم [رومی لوگ] قریب کی سرزمین (ملکِ فارس) میں مغلوب ہو گئے اور [لیکن] وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد چند ہی برسوں کے اندر [ایرانیوں پر] غالب آجائیں گے۔

مشق نمبر ۶۹ (اردو سے عربی)

(۱) کَمْ مِنَ الْمَوَاشِيْ عِنْدَ كُمْ؟	عِنْدَنَا مِئَتَا بَقَرَةٍ وَبِضْعَةٌ وَخَمْسُوْنَ

	جملاً و خمسٌ وعشرون شاةً۔
(۲) بِكَمْ تَبِيعُ هٰذَا الكتابَ يَا شيخ	بِعَشْرِ رُبِيَّاتٍ۔
(۳) ما هو بِرَخِيصٍ بل هو غالٍ، انا أعْطِي تسعَ رُبِيَّاتٍ لَا غيرُ	يا أخي ليس هو بِغَالٍ طَيِّبٌ ! خُذِ الكتابَ وهاتِ الفلوسَ. بَارَكَ اللهُ۔
(۴) بكم اشتريتَ هٰذا الكتابَ؟	اشتريتُهُ بِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ رُبِيَّةً
(۵) ما هو قيمة الإِشتراكِ في مَجَلَّةِ الفُرقانِ؟	أظُنُّ أنَّ قيمة الاشتراكِ فيها لا فوقَ تِسْعِ رُبِيَّاتٍ عن سنةٍ (سَنَوِيًّا)
(۶) بكم تُبَاعُ تلكَ الدَّارُ؟	سَتُبَاعُ تِلْكَ الدَّارُ بِخمسةَ عَشَرَ ألْفَ رُبِيَّةٍ وأرْبع مِئَةٍ وخمسين رُبِيَّةً، بخمسين وأربعِ مِئَةٍ وخمسةَ عَشَرَ ألفَ رُبِيَّةٍ۔
(۷) ما هي مِسَاحَةُ تلك الدّار	مِسَاحَتُهَا تبلغ نحو خمس مِئَةِ ذِرَاعٍ من الأذْرُعِ المربعةِ۔
(۸) هل تعلم مَا هو عدد المسلمين في العالم	عدد المسلمين نحو سبعمائةِ مليونٍ منهم مِئَةُ مليونٍ في الهند۔
(۹) كم من الأولاد في مدرستكم؟	اربعمائةِ طالبٍ ونَيِّفٌ في مدرستنا۔

مشق نمبر ۷۱

(۱) قرآن شریف کی پہلی سورت کا نام سورۃ الفاتحۃ ہے۔ (۲) اسماء عدد کی تعلیم چوالیسویں پنتالیسویں اور چھیالیسویں سبق میں پائی جاتی ہے۔ (۳) کتنے

بجے اپنی تشریف آوری سے ہمیں شرف بخشیں گے؟ (۴) میں انشاء اللہ آٹھ بجے آپ کے پاس حاضری کا شرف حاصل کرونگا۔ (۵) میں آپ کے مکان پر سوا نو بجے آپہنچا اور آدھ گھنٹے آپ کے انتظار میں بیٹھا رہا۔ اور پونے دس بجے [آپ کے] مکان سے روانہ ہوگیا۔ (۶) پونا شہر ریلوے کے ذریعے ہمارے ہاں سے تقریباً پانچ گھنٹے کے فاصلے پر ہے۔ (۷) ہم ٹرین میں سوار ہوئے اور چار گھنٹے گزرنے کے بعد وہاں پہنچے۔ (۸) افریقہ سات حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلا حصہ ان بلاد پر مشتمل ہے جنہیں دریائے نیل سیراب کرتا ہے۔ اور ان میں مصر اور سوڈان شامل ہیں۔ اور دوسرا حصہ بلادِ مغرب کا ہے اور اس میں الجزائر اور مراکش شامل ہیں۔ تیسرا حصہ مشرقی افریقہ کا ہے جس میں زنجبار ہے، چوتھا وسطی [درمیانی] افریقہ۔ پانچواں مغربی افریقہ۔ چھٹا جنوبی افریقہ اور اس میں کیپ کالونی ہے۔ ساتواں حصہ وہ جزائر ہیں جو اس برِّ اعظم کے تابع ہیں (۹) تو اس تربوز میں سے دو تہائی لیلے اور آخری تہائی حصہ میں لیلوں گا۔ (۱۰) میرے باپ نے جو مال چھوڑا ہے وہ تقسیم کیا گیا تو میری ماں نے اس میں سے آٹھواں پایا باقی میں سے مجھے دو خمس (⅖) ملے اور ایک خمس میری بہن کو ملا، اور باقی کے دو خمس میرے بھائی کو ملے (۱۱) صبح کو لشکری سپاہی تین تین، چار چار ہو کر نکلتے ہیں، اور ہم شام کو مدرسے سے دو دو، تین تین ہو کر نکلتے ہیں (۱۲) لڑکیاں مدرسہ میں ایک ایک ہو کر داخل ہوئیں۔ (۱۳) میں نے قرآن مجید کئی بار پڑھا اور ہر مرتبہ میں نے یہ محسوس کیا کہ گویا میں اسے پہلی مرتبہ پڑھ رہا ہوں (۱۴) میں آج مدینہ منورہ میں آٹھویں دفعہ داخل ہوا ہوں اور ہر دفعہ ایک مہینہ اور چند روز

وہاں مقیم رہا ہوں (۱۵) میں نے شام [ملک شام] کی زیارت پہلی بار کی ہے اور اللہ نے چاہا تو دوبارہ وہاں لوٹوں گا۔ (۱۶) بہتیرے شہروں کی میں نے سیر کی۔ لیکن قاہرہ جیسا کوئی شہر میں نے نہیں دیکھا جو ملکِ مصر کا پایہ تخت ہے۔

مشق نمبر ۲۷ (قرآن سے)

(۱) وہ کہیں گے کہ وہ [اصحابِ کہف] تین ہیں اور چوتھا اُن کا کُتّا اور یہ بھی کہیں گے کہ [اصحاب کہف] پانچ ہیں اور چھٹا اُن کا کُتّا (۲) جبکہ ہم نے بھیجا اُنکی طرف دوؔ [دو پیغمبروں] کو تو اُنھوں نے [کافروں نے] اُن کو جھٹلایا پھر ہم نے ان دوؔ کی تائید تیسرے [پیغامبر] سے کی۔ (۳) بڑی جماعت [ہوگی] پہلے لوگوں میں سے اور تھوڑے ہوں گے پچھلے لوگوں میں سے۔ (۴) تمہارے لئے اُس ترکے کا [چھوڑے ہوتے مال کا] آدھا حصہ ہے جو تمھاری بیبیوں نے چھوڑا ہے۔ بشرطیکہ ان کی کوئی اولاد نہ ہو اور اگر اُن کی اولاد ہو تو تمہارے لئے اس مال کا چوتھا حصہ ہے جو اُنھوں نے چھوڑا ہے (۵) اور ان [بیبیوں] کے لئے اس مال کا چوتھائی ہے جو تم نے چھوڑا ہے۔ (۶) اور اس کے [میت کے] ماں باپ کے لئے ان میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہے۔ (۷) اللہ تمھاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ [میراث میں سے] مرد کے لئے دوؔ عورتوں کے برابر [حصہ] ہے پھر اگر عورتیں دوؔ سے زیادہ ہوں تو اُن سب کے لئے ترکے کی دوؔ تہائیاں ہیں۔ (۸) پھر عورتوں میں سے جو تمھیں پسند ہوں دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کرلو (۹) تم ہمارے پاس اکیلے اکیلے آئے جس طرح ہم نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ (۱۰) کیا وہ

نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایکبار یا دو بار مصیبت میں ڈالے جاتے ہیں پھر بھی عبرت نہیں پکڑتے (۱۱) اسی [مٹی] سے ہم نے تمھیں پیدا کیا اور اسی میں تمھیں لوٹا دیں گے اور [پھر] اسی میں سے دوسری مرتبہ نکال کھڑا کر دیں گے ٭

مشق نمبر ۳۷ (اردو سے عربی)

(۱) قد کُتِبَ بیانُ الاسماءِ الموصولۃِ فی الدرسِ الثانی والاربعینَ من هٰذا الکتابِ (۲) إنّ السورۃَ الثانیۃَ من القرآنِ سورۃُ البقرۃِ (۳) سأذهبُ الی المدرسۃِ بعدَ الساعۃِ الرابعۃِ (۴) قرأتُ بالأمسِ الحکایۃَ الاولیٰ والثانیۃَ والثالثۃَ من کتابِ ألفُ لیلۃٍ ولیلۃٌ[1] وَ اقرأُ غداً الحکایۃَ الرابعۃَ والخامسۃَ والسادسۃَ (۵) خذ من هٰذا الثوبِ ثلٰثۃَ ارباعٍ ولْیَأخذْ أنا منه الرُّبعَ (۶) قُسِّمَ ما ترکَ أبی من المالِ فوجدتْ أُمّی منه الثُّمُنَ وانا وجدتُ السبعۃَ أثمانٍ الباقیۃَ [یا انا وجدتُ الأثمانَ السبعۃَ الباقیۃَ] (۷) قد صعدَ العسکریّون علی جدارِ القلعۃِ فُرادیٰ وَمَثْنیٰ (۸) دخلنا المدرسۃَ رُباعَ وخُماسَ وخرجنا مَثْنیٰ وثُلاثَ (۹) رکبتُ القطارَ من بمبائی فی الساعۃِ الاولیٰ وبلغتُ ناسک فی الساعۃِ الرابعۃِ (۱۰) تبعدُ بلدۃُ ناسک عن بمبائی نحوَ اربعِ ساعاتٍ (۱۱) رأیتُ هٰذا البلدَ المرّۃَ الاولیٰ (۱۲) قرأتُ هٰذا الکتابَ مِراراً و وجدتُه نافعاً جدّاً (۱۳) جئتُ الیومَ الی بمبائی للتجارۃِ المرّۃَ العاشرۃَ

[1] اسم عَلَم مرکب ہو تو اس کے پہلے جزو کو اکثر اعرابی تغیر سے محفوظ رکھا جاتا ہے مثلاً ألفُ لیلۃٍ ایک کتاب کا عَلَم ہے تو کتابُ ألفُ لیلۃٍ میں الفُ کا ضمہ محفوظ رہتا ہے ہاں عبدُ اللّٰہ جیسے اسموں میں تغیر ہوتا ہے۔ کتابُ عبدِ اللّٰہ کہہ سکتے ہیں ٭

واقمنا ھھنا فی کل مرۃ سنۃ وبضعۃ اشھر (۱۴) حج جدی خمس مرات وفی المرۃ السادسۃ توفی فی مکۃ [غفراللہ لہ] (۱۵) کم من بلدۃ مررنا بہا لکن ما رأینا بلدۃ مثل بمبائی۔

مشق نمبر ۴۷ (عربی سے اُردو)

(۱) ہمارے آقا اللہ کے رسول حضرت محمدؐ [اُن پر اللہ کا درود اور سلام ہو] عام الفیل میں بتاریخ ۱۲ ربیع الاوّل مطابق ۲۹ اگست ۵۷۰ء بمقام مکہ (معظمہ) میں پیدا ہوئے۔ اور آپؐ جب چالیس سال کو پہنچے اللہ تعالیٰ نے انھیں نبوت کے لئے اور اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب کرلیا تو آپؐ نے تیرہ سال تک اپنی قوم کو اللہ کے دین کی طرف دعوت دی۔ لیکن ان میں سے چند کے سوا کوئی ایمان نہ لایا۔ بلکہ آپ کو ایذا پہنچائی! اور آپ کے قتل کا ارادہ کرلیا تو آپ نے اللہ کے حکم سے ۱۶ جولائی ۶۲۱ء کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ اسی تاریخ سے سنہ ہجری کی ابتدا ہوئی۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی مدد فرمائی اور آپ نے تمام عرب سے کفر و ضلالت کے درخت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ اور ان کو دینِ اسلام کے ایک ہی دین میں پرو دیا۔ اور دس سال کے اندر اللہ کے کلمہ کو بلند کر دیا۔ [اللہ کا بول بالا کر دیا] پھر [اپنا کام کامیابی کے ساتھ ختم کرنے کے بعد] بروز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ کو ٹھنڈی آنکھوں [بالکل اطمینان کے ساتھ] آنحضرتؐ نے وفات پائی، اللہ تعالیٰ اُن پر اور اُن کے آل و اصحاب پر اور اُن کے تمام پیروؤں پر رحمت نازل فرمائے۔ (۲) میں نے یکم ماہ

ذی القعدۃ الحرام ۱۳۶۱ھ کو جانے کے لئے سامانِ سفر کی تیاری کی۔ اور اُس ماہ کی آخری تاریخ کو میں مکہ معظمہ پہنچ گیا، اور ذی الحجۃ الحرام کی نویں تاریخ کو حج ادا کیا۔ اور تھوڑے دن وہاں ٹھیرا۔ پھر مسجدِ نبویؐ اور آنحضرتؐ کی قبر کی زیارت کے لئے یکم محرم الحرام ۱۳۶۲ھ کو مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ (۳) ہمیں آپ کا گرامی نامہ روز دوشنبہ ۱۳ر محرم الحرام ۱۳۶۳ھ مطابق ۱۰ر جنوری ۱۹۴۲ء کا لکھا ہوا موصول ہوا۔ اور وہ ہمارے پاس اس خط کا جواب ہے جو روز سہ شنبہ ۳۰ر ذی الحجۃ الحرام ۱۳۶۲ھ کو ہم نے آپ کی طرف بھیجا تھا (۴) عمرو بن العاص متوفی ۴۳ھ وہ شخص ہے جس نے ۲۰ھ میں خلافتِ عمر فاروقؓ کے عہد میں مصر فتح کیا تھا [اللہ اُن دونوں سے راضی ہو] (۵) حسن بن علیؓ نصف رمضان ۳ھ میں پیدا ہوئے اور جتنے اقوال آپ کی ولادت کے متعلق کہے گئے ہیں۔ ان سب میں زیادہ صحیح یہی قول ہے۔ (۶) خلیفۂ دوم عمر ابن خطاب [رضی اللہ عنہ] پہلے خلیفہ ہیں جو امیرالمومنین [مسلمانوں کا سردار] کے لقب سے پکارے گئے، جس روز وہ مسلمان ہوئے اس روز سے اسلام کو غلبہ ہوا۔ اسی لئے انھیں فاروق کا لقب دیا گیا، وہ بڑے عالم، فقیہ اور پرہیزگار تھے۔ عدل، عقل، تدبیرِ ممالک اور حُسنِ سیاست میں کوئی شخص اُن کے درجے کو نہیں پہنچا۔ ابن مسعودؓ کا قول ہے "میں عمرؓ کو سمجھتا ہوں کہ وہ علم کا ۹/۱۰ حصہ لے گئے ہیں۔" انھوں نے تمام دنیا کو امن اور انصاف سے بھر دیا۔ بدھ کے دن ۲۶ر ذی الحجہ ۲۳ھ کو ابو لؤلؤہ مجوسی نے مدینہ میں اُنھیں خنجر مار دیا اور یکم محرم ۲۴ھ کو وفات پائی۔

اور نبی صلعم کی قبر کے پہلو میں دفن کئے گئے۔ (۷) میرے والد نے [اللہ اُن پر رحمت فرمائے] حج کے بعد ۱۲ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۰۶ھ مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ جب کہ میری عمر قریباً دس سال کی تھی۔ (۸) میرا بڑا لڑکا محمد جمعہ کی صبح ۹ رمضان موافق ۱۴ اگست ۱۹۱۳ء کو پیدا ہوا۔ (۹) فصل ربیع کا آغاز ۲۱ مارچ سے اور موسم گرما کا ۲۱ جون سے اور فصل خریف کا ۲۱ ستمبر سے اور موسم سرما کا ۲۱ دسمبر سے ہوتا ہے۔ (۱۰) ہمیں لندن کے اخباروں نے خبر دی کہ اس عالمگیر جنگ میں ستمبر ۱۹۳۹ء سے ستمبر ۱۹۴۳ء تک صرف انگلستان میں بموں سے چالیس لاکھ سے زیادہ مکانات منہدم ہو گئے۔ لیکن روس، بلجیم، فرانس، اٹلی، پولینڈ، یونان، آسٹریا، جرمنی اور اُن کے ماسوا ترقی یافتہ یورپی ممالک میں [جو مکانات گرے ہوں گے] تو اُن کی نہ حد ہے نہ شمار۔ اے ہوشیار طالب علم اس پر سے لاکھوں فوجی اور غیر فوجی نفوس کی تباہی کو قیاس کر لے [یہ اللہ کا غضب ہے] تو ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اُس کے غضب سے۔

(۱۱) شادی کے دعوتی رقعہ کا خاکہ۔

اللہ کی تعریف اس کی نعمتوں پر اور اس پاک ذات پر توکل کرتے ہوئے ہم نے اپنے لڑکے رشید کی شادی آنسہ [مِس] جمیلہ بنت خواجہ عبداللہ دہلوی کے ساتھ قرار دی ہے۔ بمقام جُنَیْنَةُ الْحَفَلَات [مجلسوں کا باغ] محمد علی روڈ بعد عصر جمعہ کے دن چودھویں تاریخ ماہ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ میں واقع ہونا ہم اُمید کرتے ہیں کہ آپ اپنی تشریف آوری سے ہمیں اور مجلس کو مشرف

فرمائیں گے۔ [دعا ہے کہ] آپ ہمیشہ سرور کا منبع اور خوشیوں کی رونق بنے رہیں۔

الداعی، آپ کا مخلص فلاں

مشق نمبر ۵ ے (اُردو سے عربی)

(۱) کتبتُ الی حضرتکم کتاباً فی الیوم العشرین من المحرم الحرام سنۃ ۱۳۶۳ھ أرجو أن یکون وصل الیکم (۲) وصل الینا کتابکم العزیز المؤرخ بیوم الاحد الثالث من صفر المظفر ۱۳۶۳ھ الموافق الثلثین من ینایر سنۃ ۱۹۴۴ء (۳) مصنفُ تفسیر تبصیر الرحمٰن ھو الشیخ محذوم علی الفقیہ المھائمیُّ المتوفی ثامن جمادی الاُخری سنۃ ۸۳۵ھ (۴) دخل اخی الکبیرُ فی عساکر الھند عاشر ینایر سنۃ ۱۹۴۰ء واُرسل الی محاربۃ افریقیۃ فلما فتح الانکلیز افریقیۃ رجع مع السلامۃ والعافیۃ خامس عشرۃ من شھر یونیو سنۃ ۱۹۴۳ء فللہ الحمد (۵) سأحضرُ فی خدمتکم انشاء اللہ فی غرۃ الشھر الاٰتی۔

دعوۃ عقدِ الزواج

(۶) نُبشّر کم بفضل اللہ تعالیٰ انہ قد تقرّر زواجُ اخینا الصغیر جلیل مع الاٰنسۃ زھراء کریمۃ السید بدران المدنی وینعقد عقدُ الزواج فی التاریخ الحادی والعشرین من شھر شعبان المعظم سنۃ ۱۳۶۵ھ فی بیگ محمد باغ بشارع محمد علی۔ نرجو أن تکملوا مسرتنا۔ بوجودکم والسلام۔

الداعی مخلصکم۔ خلیل

ایک خط باپ کی طرف سے بیٹے کو اُسے تنبیہ کے طور پر چال چلن کے نمبروں کی کمی کی

پیارے بیٹے! تجھ پر اللہ کا سلام اور رحمت اور اسکی برکتیں۔

میرے پاس [تمہارے] مدرسہ کے صدر مدرّس [یا پرنسپل] کی طرف سے گزشتہ تین چھ مہینوں کی تعلیم کی رپورٹ آئی ہے۔ جو ان نمبروں پر مشتمل ہے جس کے [مذکورہ مدّت میں] تم مستحق ہوتے ہو۔ تو میں نے دیکھا۔ تمہارے تعلیمی کاموں کے نمبر تو اچھے اور پسندیدہ ہیں۔ لیکن تمہارے حُسنِ سلوک [چال چلن] کے نمبر کم اور نکمے ہیں۔ کیونکہ وہ صرف ۳/۲ ہیں۔ اور کُھلی بات ہے کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جسکا میری نظر میں پسندیدہ ہونا بالکل بعید ہے۔ کیونکہ جو علوم تم سیکھ رہے ہو اگرچہ ضروری ہیں۔ لیکن تہذیب [اخلاق کی درستی] کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ [بے قدر ہیں] میں نے قدرت کی آزمائش اور دراز تجربے کے بعد معلوم کر لیا ہے کہ تعلیم میں کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ تہذیب سے ملی ہوئی نہ ہو اس لئے کہ انسان انسان ہی نہیں سمجھا جاتا چہ جائیکہ مسلمان سمجھا جائے۔ مگر اسی وقت جبکہ اس کے اخلاق اچھے ہوں اور اُس کے اوصاف کامل ہوں۔ سخت افسوس ہے کہ ہمارے اس زمانے میں تہذیب اخلاق کو اکثر مدارس میں درگزر کے قابل سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے اے پیارے بیٹے میں نے تمہیں [اور کسی مدرسہ میں] نہیں بھیجا مگر اسی مدرسہ میں جو اچھی تعلیم اور اصلاحِ آداب و تہذیب میں نام پا چکا ہے۔ تاکہ تم اپنے نفس کی اصلاح کر لو اور اپنے اخلاق کو مہذب [درست] کر لو اور اگر تم مجھے خوش کرنا اور میرے غصے کے آثار کو دُور کرنا چاہتے ہو تو کوشش کرو کہ اچھے چال چلن میں تم ہمیشہ اول درجے کے نمبر پاتے رہو۔ کیونکہ یہ چیز مجھے علم سے زیادہ اہم معلوم ہوتی ہے۔ والسلام۔

تمھارا باپ عبداللہ۔

مشق نمبر ۶ ے (عربی سے اردو)

(۱) سعید! کیا تمہارے پاس گھڑی ہے؟	جی ہاں جناب! میرے پاس گھڑی ہے۔
(۲) ابھی کتنے بجے ہیں؟	میری گھڑی میں پانچ بجکر بیس منٹ ہیں۔
(۳) تم کتنے بجے گھر سے نکلے تھے؟	مَیں پونے پانچ بجے نکلا تھا۔
(۴) تم گھنٹے اور منٹ کیسے پہچانتے ہو؟	گھنٹے چھوٹی سوئی سے اور منٹ بڑی سوئی سے پہچانتا ہوں۔
(۵) اچھا! تمہاری گھڑی میں سیکنڈ کی سوئی ہے؟	ہاں جناب! اس میں سیکنڈ کی سوئی ہے۔
(۶) کیا تم جانتے ہو کتنے سیکنڈ کا منٹ ہوتا ہے؟	ساٹھ سیکنڈ کا ایک منٹ ہوتا ہے۔
(۷) کتنے منٹ ایک گھنٹہ بناتے ہیں؟	ساٹھ منٹ ایک گھنٹہ بناتے ہیں۔
(۸) کتنے گھنٹوں سے رات دن بنتے ہیں؟ [ایک رات اور دن کے کتنے گھنٹے ہوتے ہیں؟]	چوبیس گھنٹے رات اور دن بناتے ہیں۔ [ایک رات اور دن چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے]
(۹) کیا رات اور دن ہمیشہ برابر ہوتے ہیں؟	ہرگز نہیں ایسا نہیں ہوتا بلکہ گرمیوں میں دن [رات کی نسبت] زیادہ بڑا ہوتا ہے اور سردی کے موسم میں رات [دن کی نسبت] زیادہ دراز ہوتی ہے۔
(۱۰) بہت خوب! اچھا بیٹا اب دیکھو کیا بجا ہے؟	جناب! اب پانچ بجکر بیس منٹ ہوتے ہیں۔
(۱۱) بہت اچھا! کیا تمہیں یاد ہے تمھاری	جی ہاں! میری عمر آج چودہ سال چھ

عمر کے سال کی ہے ؟	مہینے اور چند دنوں کی ہے۔
(۱۲) کیا تمہارا بڑا بھائی سن رُشد کو [سمجھ بوجھ کی عمر کو] پہنچ گیا ہے ؟	جی ہاں ! ماشاء اللہ وہ آج بیسویں سال میں ہے۔
(۱۳) اور تمہاری چھوٹی بہن کی عمر کے سال کی ہے ؟	جناب ! وہ آئندہ ماہ نو سال کی ہوجائے گی۔
(۱۴) کیا تمہارے چچا حسن پاشا کی صاحبزادی کی عمر دس سال کو پہنچ گئی ؟	میرا خیال ہے کہ دس سال کی نہیں ہوئی وہ اب تک نویں سال میں ہے۔
(۱۵) شاباش ! خوب کہا۔ اللہ تم میں برکت دے۔	آپ بھی میرے شفیق اُستاد [تعریف کے لائق ہیں] اللہ تعالیٰ آپ کے فیوض ہمیشہ جاری رکھے۔
(۱۶) سعید ! اس چھوٹے پن میں تیری سمجھ بوجھ سے میں بہت خوش ہوا مجھے اُمید ہے کہ جب نوجوان ہوگا تو قوم کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوگا۔	آمین ! اللہ تعالیٰ آپ کی اُمید کو حقیقت بنادے [واقع میں ایسا ہی کردے] اور مجھے اسلام اور مسلمانوں کا خادم بنادے۔

مشق نمبر ۷

(۱) ہم صبح سویرے فجر کی نماز پڑھنے، ناشتہ کرنے اور چائے پینے کے بعد بمبئی کے ہوائی اڈے سے ایک ہوائی جہاز میں سوار ہوئے۔ طیارہ سات بجکر دس منٹ پر اُڑا اور اُڑتا ہی رہا۔ حتےٰ کہ ٹھیک بارہ بجے دہلی کے ہوائی اڈے پر پہنچ گیا۔ ہم ہوائی جہاز سے اُترے۔ اور سوا گھنٹہ میں ضروری کاموں سے فارغ

ہو گئے۔ پھر ہم نے کھانا کھایا اور آرام کے لئے کچھ لیٹ گئے۔ اس کے بعد ظہر وعصر کی نماز جمع کر کے پڑھ لیں۔ پھر اسی ہوائی جہاز میں ساڑھے تین بجے دہلی سے لوٹے، تو ساڑھے آٹھ بجے اپنے گھر پہنچ گئے اور مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھ لیں۔ پھر کھانا کھایا اور کچھ ٹہلنے لگے۔ تھوڑی دیر میں اپنی خوابگاہ [سونے کے کمرے] میں لوٹ آئے [اور سو گئے]۔ پس تمام اوصافِ کاملہ سے آراستہ اور تمام نقائص سے پاک وہ ذات ہے جس نے دریا، بجلی اور ہواؤں کو ہمارا تابعدار بنا دیا ہے اور ہمیشہ صبح شام ہم پر اپنی نعمتیں برساتا رہتا ہے۔ (۲) طلوعِ آفتاب ۲۷ ستمبر کو پانچ بجکر ۵۰ منٹ پر ہوتا ہے اور غروب چھ بجکر ۵۶ منٹ پر (۳) آج سورج ساڑھے چھ بجے نکلا اور سات بجکر ۴۱ منٹ پر ڈوب گیا (۴) میرے پاس ایک نوجوان تھا جس کی عمر سترہ سال سے زیادہ نہ تھی۔ (۵) میرے بڑے بھائی کی عمر پچیس سال اور گیارہ مہینے کی ہے اور ماہِ رمضان کے وسط میں وہ چھبیس سال کا ہو جائیگا (۶) یہ لڑکا دس سال کا ہے اور اس کی وہ بڑی بہن پچیس سال کی ہے۔ (۷) اسکی دادی نے [اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے] سالِ گزشتہ کے آخری ایام میں وفات پائی جبکہ اس کی عمر کچھ اوپر ایک سو سال کی تھی۔ (۸) میرے دادا پوری ایک صدی تک زندہ رہے اور [ابھی] پچھلے سال ماہِ رجب میں وفات پائی جبکہ ان کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی [اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے] (۹) قائد اعظم محمد علی جناحؒ پرسوں دہلی تشریف لائے تاکہ مجلس شوریٰ [اسمبلی] میں شامل ہوں اس وقت مسلمانوں نے ان کا بڑا شاندار استقبال کیا۔ (۱۰) ہم انشاء اللہ تعالیٰ کل یا پرسوں بمبئی سے روانہ ہو جائیں گے۔

مشق نمبر ۷۸ (اردو سے عربی)

(۱) تعال یا حمید الیٰ این ذاھبٌ انت؟	انا ذاھب الی المدرسۃ
(۲) ھل عندک ساعۃٌ؟	نعم عندی ساعۃ
(۳) کمِ السَّاعۃُ الاٰنَ؟	السَّاعۃُ عندی عشرٌ وربعٌ
(۴) بِاَیِّ ساعۃٍ تفتحُ المدرسۃُ؟	یا اخی! تفتح المدرسۃ ساعۃ عشرٍ و نصفٍ
(۵) ومتیٰ تُغْلَقُ؟	تُغلَقُ المدرسۃ ساعۃَ اثْنَتَیْ عشرۃَ والربعین دقیقۃً۔
(۶) فی ایّ ساعۃ خرجت من البیت؟	خرجتُ ساعۃَ عشرٍ الّا رُبعًا۔
(۷) ھل تعلم کم دقیقۃً تساوی ساعۃً؟	نعم ستّون دقیقۃً تُساوِیْ ساعۃً
(۸) کیف تعرف فی السّاعۃ ساعۃً ودقیقۃً!	انا اعرف الدّقیقۃَ بالعقرب الکبیرۃِ[1] والسّاعۃَ بالصغیرۃِ۔
(۹) بایّ السّاعۃ تأکلون العشاء؟ [یا تتعشّون؟]	نتعشّے بعد المغرب ساعۃ ثمانٍ۔
(۱۰) ومتیٰ تنام؟	انا انام بعد العشاء ساعۃ تسع ونصفٍ
(۱۱) این ذھب ابوک قبلَ اَمْسِ ومتیٰ یرجع؟	ھو ذھب الیٰ حیدرآباد و یرجع انشاء اللہ غدًا اَوْ بعد الغد۔
(۱۲) ھل تعلم کم سنۃً عُمْرُکَ؟	نعم! اَعْلَمُ عُمْرِی عَشْرُ سِنِیْنَ وثلٰثۃُ اَشْھُرٍ۔

[1] عقرب مؤنث ہے اس لئے اس کی صفت مؤنث لائی گئی ہے۔

(۱۳) وکم سنۃ عمر اخیک الصغیر؟	هو الیوم ابن ثمانی سنوات و ستۃ اشهر
(۱۴) احسنت: اراک ولدا عاقلا۔	امین حقق اللّٰہ ظنک ۔ الاٰن
	أستأذنک یا سیدی۔
(۱۵) طیب، فی امان اللّٰہ۔	وانتم فی حفظہ۔

ایک خط بیٹے کی طرف سے باپ کی خدمت میں طلبِ معذرت کے متعلق

میرے والد محترم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ

عجز و احترام کا فرض ادا کرنے کے بعد عرض کرتا ہوں کہ آپ کا گرامی نامہ جو تاریخ چہار شنبہ ۱۴ ماہ شعبان ۱۳۶۳ھ کا لکھا ہوا ہے مجھے اچانک ملا اور جونہی اسے میں نے چاک کیا اس کی تہوں میں سے عتاب کی بو آنے لگی۔ آخر امید و بیم کے درمیان میں نے اسے پڑھنا شروع کیا۔ تو معلوم ایسا ہو رہا ہے گویا اس کی عبارت کی درزوں میں سے غصّے کی بجلی چمک رہی ہے۔ تو اس خوفناک منظر نے مجھے دہلا دیا اور شرم سے میرے آنسو بہنے لگے۔ اس لئے نہیں کہ میں نے اپنے کسی تعلیمی فرض میں بے پروائی کی ہے بلکہ اس لئے کہ میں نے اپنے شفیق باپ کو ناراض کر دیا اور اس لئے میں لگا اپنے نفس کو ملامت کرنے کیونکہ اسی نفس نے مجھے آپ کے سامنے شرمندگی کی چادر اُڑھائی ہے [اسی کے باعث میں شرمندہ ہوا ہوں]۔ لیکن حضور مجھے اُمید ہے کہ میری اس لغزش سے درگزر فرمائیں گے کیونکہ میری اس شدتِ ندامت کو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ اور یہ میں ہوں آنجناب کی دعائے خیر کا طالب۔

اور میں اللہ کے ساتھ عہد کرتا ہوں کہ اس کے فضل و کرم سے میری طرف سے آئندہ

وہی باتیں دیکھیں گے جو آپ کو خوش کرنے والی ہوں گی۔

آپ کا خادم بیٹا عبدالرحمن

مشق نمبر ۷۹

ایک بڑے عالم شخص نے مدرسہ عالیہ [ہائی اسکول] ملاحظہ کیا جن کے ساتھ ان کا لڑکا، دو آدمی اور دو خواتین بھی تھیں۔ اور ایک چھوٹی لڑکی بھی تھی جس کا نام عزیزہ تھا۔ مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے ان کا شاندار استقبال کیا اور بہت عزت و توقیر سے پیش آئے۔ پھر ہیڈ ماسٹر صاحب ان کے ساتھ پھرتے رہے اور مدرسہ کا ایک ایک کمرہ انھیں دکھایا۔ جب انھوں نے مدرسہ کے تمام معاملات کو نظرِ غور سے ملاحظہ کیا تو ان کے دل مطمئن ہو گئے اور بہت ہی خوش ہوئے۔ اور حُسنِ انتظام کو بہت ہی پسند فرمایا۔ مدرسہ کے باہر نکلنے سے ذرا پیشتر ان میں سے ایک خاتون نے طلبہ کے سامنے ایک تقریر کی، کہا: اے عزیز طالب علمو! طلبِ علم میں کوشش کرو۔ کیونکہ امتحان میں کامیاب وہی ہوتا ہے جس نے پہلے سے محنت کر لی ہے۔ عزیزو! اللہ تمھیں سعادتمندی عطا فرماتے یاد رکھو خوش نصیبی نہیں ملتی مگر اساتذہ کی فرمانبرداری اور دینی و عقلی علوم میں ترقی کرنے سے اور تمھیں اپنے نفسوں کو نیک خصلتوں سے آراستہ کرنا اور بد خصلتوں سے پاک کرنا بہت ضروری ہے۔ اور اپنے والدین کی عزت کرو اور اپنے بھائی بہنوں سے محبت کرو۔ نہ کسی سے بغض رکھو نہ حسد کرو نہ کسی کو حقارت کے نام سے پکارو۔ خدا پر ایمان لانے کے بعد گالی گلوچ کا نام [زبان پر لانا] بہت ہی نازیبا ہے۔ سلام ہو

ان لوگوں پر جو قرآن کی پیروی کرتے ہیں ۔

سوالات نمبر ۱۸ کے مختصر جوابات

(۱) عربی میں حرف اسی کے قریب ہیں ۔

(۲) حروف عاملہ کی قسمیں سات ہیں دیکھو سبق ۴۹ ، اور غیر عاملہ کی تیرہ ہیں ۔

(۳) حروف جارہ سترہ ہیں (دیکھو سبق ۴۹ ۔ الف) ۔

(۴) اسم کو نصب دینے والے حروف مشبہ بالفعل (۶) اور حروفِ نفی (ما اور لا) ہیں اور فعل کو نصب دینے والے چار حرف ہیں (دیکھو سبق ۴۹ ۔ ب ، ج اور د) ۔

(۵) واو، ثمّ اور ف حروف عاطفہ غیر عاملہ ہیں (دیکھو سبق ۵۰ ۔ ۱) ۔

(۶) واو کی چھ قسمیں ہیں ۔ تفصیل کے لئے دیکھو سبق (۵۱ ۔ ۷) ۔

(۷) فعل کو جزم دینے والے حروف پانچ ہیں ۔ اِن ، لَم ، لَمّا ، لامِ امر اور لائے نہی ۔

(۸) اِن چار قسم کا ہوتا ہے [دیکھو ہر ایک کی تفصیل اور مثالیں سبق ۵۱ ۔ ۱ میں]

(۹) اَنْ بھی چار قسم کا ہوتا ہے (دیکھو سبق ۵۱ ۔ ۲) ۔

(۱۰) مَا سات قسم کا ہوتا ہے [دیکھو تفصیل سبق ۵۱ ۔ ۳ میں] ۔

(۱۱) مَا اور لا کی کئی قسمیں ہیں ، بعض عاملہ اور بعض غیر عاملہ (دیکھو سبق ۵۱ ۔ ۳ اور ۴) واو اور حتّی بھی کبھی عاملہ کبھی غیر عاملہ ہوتے ہیں (دیکھو سبق ۵۱ ۔ ۷ اور ۸) ان کے علاوہ ایک مَا شرطیہ ہوتا ہے جو فعل مضارع کو جزم دیتا ہے ۔ اس کا بیان سبق ۵۶ میں ہوگا ۔

(۱۲) قسم (دا) سے سوال کے اثبات و نفی میں فرق نہیں آتا ۔ مگر کلی اس وقت کہا جاتا ہے

جب سوال کی نفی کو اثبات سے بدل دینا ہو (دیکھو سبق ۵۰ - ۳)۔

(۱۳) حروف النہی تو سات ہیں (دیکھو تفصیل سبق ۵۰ - ۱۳ میں)۔

(۱۴) ما شبیہ بلیس کی حالت میں بھی حروف عاملہ کا عمل باقی رہتا ہے (دیکھو سبق ۵۰ - ۱۳ میں)

(۱۵) اَلْ کی تین قسمیں ہیں (دیکھو سبق ۵۲ - ۱)۔

(۱۶) لام تعریف چار معنوں میں آتا ہے (دیکھو سبق ۵۲ - ۳)۔

(۱۷) تاء مبسوطہ اکثر فعل کے ساتھ ضمیر متصل واقع ہوتی ہے۔ کبھی صرف تانیث کے لئے آتی ہے۔ تاء مربوطہ کی چھ قسمیں ہیں۔ زیادہ تر علامت تانیث یا علامت وحدت واقع ہوتی ہے، صالحۃ، تمرۃ (دیکھو سبق ۵۲ - ۷)۔

مشق نمبر ۱۸

عید کی مبارکبادی کا ایک خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت والد محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[اشعار کے معنے] برکتوں والی عید فطر کے موقع پر آپ کی جناب میں سلام [و آداب] کے ساتھ مبارکباد کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ اور میں امید کرتا ہوں [دعا کرتا ہوں] ایسی عید ہر سال پوری عزت اور اقبال کے ساتھ آپ کی خدمت میں آیا کرے۔ مگر عرض یہ ہے کہ اگر میں حسانؓ سے اسکی فصاحت عاریت لے لوں اور بدیع الزمان سے انکی بلاغت مانگ لوں۔ پھر بھی میرے دل میں جو اشتیاق عظیم اور احترام کے جذبات موجزن ہیں انہیں نہیں بیان کر سکوں گا۔ کیوں نہ ہو جبکہ بلاغت کی زبان آپ کے ان احسانات

کی تفصیل سے عاجز ہے جن احسانات کے ڈونوں نے مجھے ڈبو رکھا ہے۔ اور میدانِ کرم میں جن کی دوڑ بہت دور تک رہی ہے [بہت آگے بڑھتے ہوئے ہیں]۔

میرے آقا! عجز اور تقصیر کے اعتراف کے ساتھ عید مبارک کی آمد پر آنجناب کی خدمتِ عالی میں مبارکبادی کا عریضہ پیش کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس عید کو بہت سی خوشیوں اور راحت و آرام کی حالت میں بار بار آپ کو دکھائے۔

کاش (کیا اچھا ہوتا) اگر میں مکان میں آپ کی نظروں کے سامنے ہوتا اور اپنے والدین بزرگوار کے اُن ہاتھوں کو چومتا جن کے زیرِ سایہ میں نے پرورش پائی اور حاصل کیا جو کچھ حاصل کیا۔ کیا ہی اچھی عید ہے وہ جس میں والدین کی زیارت سے اور بھائیوں اور بہنوں کے رخساروں کو بوسہ دینے سے خوشیاں دوچند سہ چند ہو جاتی ہیں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ملاقات کے دنوں کو قریب کر دے گا اور بہت جلد ہماری امید پوری کر دے گا۔

یہ ہے گزارش نیز سلام اور مبارکباد کا تحفہ میری مہربان والدہ ماجدہ کی خدمت میں اور بھائیوں اور بہنوں اور میرے محترم چچاؤں کی خدمت میں بھی پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس دُور افتادہ بندے کے لئے آپ کو اور سب کو عرصۂ دراز تک باقی رکھے۔

آپ کا خادم عبدالشکور

مشق نمبر ۸۲

(۱) اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں (۲) سُستی مت کر تاکہ اپنی مرادوں میں تو ناکام نہ ہو (۳) کیا تو اپنے اوقات ضائع کر رہا ہے تو تو خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائے گا (۴) روزہ رکھے یہاں تک کہ سُورج

غائب ہو جائے (۵) لگاتار محنت کرتا رہ تاکہ تو اپنے مستقبل میں مرتبہ اور اعتماد حاصل کر لے۔ کیونکہ کاہلی کسی کو کامیابی دینے والی نہیں ہے (۶) نہ میں وعدہ خلافی کرنے والا تھا۔ نہ عہد کو توڑنے والا تھا۔* (۸) تجارت کرتا کہ نفع حاصل کرے (۹) سخاوت کرو تاکہ سرداری حاصل کرو (۱۰) فضلے کے تغیرات کے آڑے نہ آؤ [ورنہ] بیمار ہو جاؤ گے (۱۱) تم کب روانہ ہو گے کہ میں بھی تمہارے ساتھ روانہ ہو جاؤں (۱۲) کیوں تو علم کیوں نہیں حاصل کرتا کہ تیری عقل درست ہو جائے** (۱۳) میرے دوست نے کہا کہ میں رات کو کمزور روشنی میں پڑھتا ہوں، تو میں نے کہا تب تو تو اپنی آنکھوں کو ایذا پہنچائے گا اس لئے جہاں تک ممکن ہو رات میں مطالعہ کرنے سے بچتا رہ تاکہ تیری بینائی کمزور نہ ہو جائے (۱۴) جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس [خدا] کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی [میری] جان ہے تم [کامل] ایماندار نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت [نہ] کرنے لگو۔ (۱۵) کاش کہ ستارے میرے قریب آجاتے تو میں [تیری تعریف کے لئے] انہیں منظوم کر لیتا [پرو لیتا]۔

(۱۶) شعر: میں مشکلات کو آسان سمجھتا رہوں گا [جھیلتا رہوں گا] یہاں تک کہ اپنی مرادیں حاصل کر لوں۔ کیونکہ آرزوئیں مسخر نہیں ہوتیں [حاصل نہیں ہوتیں] مگر صبر و برداشت کرنے والے کے لئے۔

قرآن سے

(۱) تم ہرگز خیر و برکت حاصل نہیں کر سکتے جبتک کہ ان چیزوں سے [اللہ کی راہ میں]

* (۷) دنیا سے بے رغبت رہ تاکہ تو جنت کی مٹھاس کو چکھ لے۔

** اور آگے بڑھنے کا راستہ تیرے لئے تیار (ہموار) ہو جائے، اس لئے کہ آدمی اپنے علم کے بقدر ہی کامیابی حاصل کرتا ہے۔

خرچ نہ کریں گے جو تمہیں بہت عزیز ہیں۔ (۲) تاکہ ہم تیری تسبیح خوب کریں اور تیری یاد بھی بہت کریں (۳) اس لئے کہ جو چیز تم سے فوت ہو جاتے اس پر افسوس نہ کرو اور جو کچھ تمہیں وہ بخش دے اس پر [حد سے زیادہ] خوش نہ ہوا کرو [اترانے نہ لگو] (۴) کھاؤ پیو یہاں تک کہ فجر کی سفید دھاری [رات کی] سیاہ دھاری سے علیحدہ نظر آنے لگے (۵) اور خواہش کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے اللہ کے [سیدھے] راستے سے بھٹکا دے (۶) کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے [اللہ کی راہ میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرے] تاکہ اللہ تعالیٰ اسے کئی گنے زیادہ اس کا معاوضہ دے۔

مشق نمبر ۸۳ (اردو سے عربی)

(۱) رَبَّنَا إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَعْصِيَكَ (۲) لَا تُضِيعُوا أَوْقَاتَكُمْ لِئَلَّا تَخِيبُوا فِي مُرَادِكُمْ (۳) هَلْ تَتَكَاسَلُ فَإِذَنْ تَبْقَى جَاهِلًا (۴) اِجْتَهِدْ حَتَّى تَنَالَ مَا تُرِيدُ [حَتَّى تَنَالَ مُرَادَكَ] (۵) تَاجِرُوا فَتَرْبَحُوا (۶) لَنَجْتَهِدَنَّ لِاسْتِقْلَالِ الْوَطَنِ أَوْ نُدْرِكَ الْمُنَى (۷) مَا كَانَ لِيَرْبَحَ التَّاجِرُ الْكَسْلَانُ وَلَمْ يَكُنْ لِيَخْسَرَ التَّاجِرُ الْمُجِدُّ (۸) اِتَّحِدُوا لِيَسْتَقِلُّوا (۹) يَا لَيْتَنِي كُنْتُ شَابًّا فَقُمْتُ فِي صَفِّ الْمُجَاهِدِينَ (۱۰) لَنْ تَنْجُوا مِنْ سُلْطَةِ أَهْلِ أُورُبَّا حَتَّى تَتَعَلَّمُوا مِثْلَهُمْ عُلُومًا وَفُنُونًا جَدِيدَةً وَتُؤْثِرُوا الْقَوْمَ كُمْ (۱۱) لَوْ لَا تَتَفَكَّرُ فِي الْقُرْآنِ كَيْ يُفْتَحَ عَلَيْكَ بَابُ الْهِدَايَةِ (۱۲) لَا تَتَّبِعُوا

الهوى فيضلك عن سبيل الله۔

مشق نمبر ۵۸ (عربی سے اردو)

(۱) جو [اوروں پر] رحم نہیں کرتا اس پر [کسی کی طرف سے] رحم نہیں کیا جائیگا [یہ حدیث شریف ہے] (۲) جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بزرگوں کی توقیر نہ کرے وہ ہم میں سے [مسلمانوں میں سے] نہیں [یہ بھی حدیث ہے] (۳) جو اپنے مہمان کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے [یہ بھی آنحضرت ﷺ کا فرمودہ ہے] (۴) جب کبھی تیرے اخلاق اچھے ہوں گے تجھ سے محبت کرنے والے بہت ہو جائیں گے۔ (۵) جہاں کہیں آفتاب کی روشنی داخل ہوتی ہے وہاں طبیب کا داخل ہونا مشکل ہو جاتا ہے [وہاں بیماری بہت کم آتی ہے] (۶) اے اولاد والو! کوشش کرو اس میں کہ تم اپنے بچوں کے لئے اچھے رہنما بن سکو کیونکہ تم جیسے ہوگے [ویسے ہی] تمہارے بچے ہوں گے۔ (۷) زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا [حدیث شریف ہے] (۸) میرے ساتھیو! تم دونوں ذرا ٹھیر جاؤ کہ ہم ایک محبوب اور ایک منزل کی یاد میں کچھ آنسو بہالیں۔

اشعار

(۹) جو شخص بہتیرے [ناموافق] معاملات میں [اپنے ساتھیوں کے ساتھ] موافقت نہ کرے گا وہ دانتوں سے کاٹا جائیگا اور کھروں سے روندا جائے گا [یعنی دنیا میں باوجود اختلاف رائے کے لوگوں کے ساتھ موافقت نہ کی جائے تو تکلیفیں اٹھانی

[... نہیں] (۱۰) اور جو فریب خوردہ [احمق] ہے وہی دشمن کو اپنا دوست سمجھنے لگتا ہے۔ اور جو خود اپنی عزت نہ کرے اس کی عزت (کہیں بھی) نہیں کی جاتی (۱۱) جو کسی کے پاس [آدمی میں] کوئی سی [بھلی یا بری] خصلت ہوگی وہ [ضرور] ظاہر ہو کر رہے گی۔ اگرچہ وہ خیال کرے کہ وہ بات لوگوں سے پوشیدہ ہے (۱۲) فریب میں کی شرمندہ ہونا پڑے گا۔ کسی سے حسد کر [ورنہ] ذلیل ہو جائے گا، اور کسی کو حقیر دیکھ [نہیں تو] تو خود حقیر سمجھا جائے گا (۱۳) اور [ہر بات میں] مشورہ بہت لیا کر، کیونکہ اگر تو نے کام ٹھیک کیا تو تجھے تیری تعریف کرنے والے ملیں گے اور اگر [مشورے کے بعد] تو نے کام میں خطا کی تو تجھے کوئی ملامت نہیں کرے گا۔

مشق نمبر ۸۶ (من القرآن)

(۱) تو انھیں چاہیے کہ ہنسیں کم اور روئیں زیادہ (۲) دیہاتیوں نے [آپ سے] کہا ہم دل سے ایمان لے آئے، انھیں کہہ دو کہ تم [اب تک دل سے] ایمان نہیں لائے ہاں یہ کہو کہ ہم نے فرمانبرداری اختیار کر لی [حقیقت یہ ہے کہ] اب تک صحیح طور پر ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ہے (۳) [اے پیغمبر!] انھیں کہہ دو کہ خواہ وہ ظاہر کرو جو تمہارے دلوں میں ہے خواہ چھپا رکھو، اللہ تعالیٰ تو تم سے اس کا حساب لے گا (۴) جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے وہ ضرور کامیاب ہو گیا (۵) انھوں نے [موسیٰ سے] کہا جب بھی تم ہمارے پاس کوئی نشان [معجزہ] لاؤ گے کہ اس سے سحر کر دو ہم تو [کبھی بھی] ایمان لانے والے نہیں (۶) اللہ سے ڈرو اور سیدھی سچی باتیں کہا کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو ٹھیک کر دیگا۔

(۵) اگر تمہیں بھلائی حاصل ہوتی ہے تو انھیں [کافروں کو] بری لگتی ہے اور جب تمہیں کچھ تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔

مشق نمبر ۸

(۱) خلفائے راشدین [رسول اللہؐ کے راستہ پر چلنے والے] چار ہیں۔ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ (اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو) (۲) بنی امیہؓ کے خلفاء چودہ ہوئے ہیں۔ ان میں سے پہلے [خلیفہ] معاویہ ابن ابی سفیان ہیں اور ان کا آخری [خلیفہ] مروان بن محمد ہے۔ ان کی [بنو امیہ کی] خلافت کی مدت بانوے سال ہے (۳) ہرات خراسان میں ایک بڑا شہر ہے جو عثمانؓ بن عفان کے زمانے میں فتح کیا گیا۔ (۴) قوس قزح ایک بڑی کمان ہے جو بارش کے موسم میں آسمان میں ظاہر ہوتی ہے اور وہ سات رنگوں [یعنی] سرخ، نارنجی، زرد، اودے، نیلے، بنفشی اور سبز رنگوں سے بنتی ہے۔

قرآن سے

(۵) [جب یتیم لڑکیوں کی پرورش اور حفاظت کا ٹھیک انتظام نہ ہو تو بہتر ہے] کہ جو کچھ تمہیں مناسب معلوم ہوں دو دو، تین تین اور چار چار عورتوں سے نکاح کر لو [اور ان کے ساتھ انصاف کا سلوک رکھو] (۶) ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاقؑ [بیٹا] اور یعقوبؑ [پوتا] دیا اور ان میں سے ہر ایک کو سیدھے راستے پر چلایا اور نوحؑ کو پہلے ہی ہدایت دے دی تھی اور اس کی اولاد میں سے داؤدؑ کو، سلیمانؑ کو، ایوبؑ کو، یوسفؑ کو، موسیٰؑ کو، اور ہارونؑ کو بھی۔ اور ہم بھلائی کرنے والوں کو اسی طرح معاوضہ دیا کرتے ہیں۔ نیز زکریاؑ یحییٰؑ، عیسیٰؑ اور الیاسؑ [کو ہم نے ٹھیک راہ بتلائی] وہ سب کے سب نیک تھے

پہلے لوگ ہیں اور اسمٰعیلؑ اور الیسعؑ اور یونسؑ اور لوطؑ کو بھی [اسی طرح ہدایت دی] اور ان سب کو ہم نے تمام جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی (۷) اے ایمان والو! بہتیری چیزوں کے بارے میں [پیغمبر سے] سوال نہ کیا کرو، اگر وہ تمہیں بتادی جائیں تو تمہیں ناگوار معلوم ہوں گی (۸) [وہ بت] کچھ نہیں مگر تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے کچھ نام دھر دیئے ہیں (۹) یہ کیا مورتیں ہیں جن کو تم گھیرے بیٹھے ہوئے ہو (۱۰) ان [جنتی لوگوں] کے قریب لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہنے والے ہیں۔ گلاس اور صراحیاں اور بہتے ہوئے چشمے کی شراب کے پیالے لے کر چکر لگاتے ہوں گے۔

ایک خط باپ کی طرف سے اپنے شریف بیٹے کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے معزز بیٹے! وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

تمہارے رخساروں کا بوسہ لینے اور تمہاری دائمی عافیت کی دعا کرنے کے بعد میں تمہیں اطلاع دیتا ہوں کہ عید کی مبارکبادی کے متعلق تمہارا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ایسی بہتیری عیدوں سے بہرہ ور فرمائے۔

ہم نے جو تم پر احسانات کئے ہیں اُن کے اعتراف کے اظہار کے متعلق تمہارے حُسنِ تخیل سے ہمیں بہت ہی خوشی حاصل ہوئی۔

ہم اس خط کو پڑھ کر کس قدر خوش ہوئے اور اس خط کے سُننے سے تمہارے بھائیوں عمر و عثمان اور علی کو اور تمہاری دونوں بہنوں زاہدہ اور طاہرہ کو کیا فرحت ہوتی ہے [وہ بیان سے باہر ہے]۔

بقیہ اگلے صفحہ پر دیکھئے

تمہارا خط ملا جو تمہاری اُن فضیلتوں اور محاسن اخلاق کا ایک بیّن ثبوت پیش کر رہا ہے جن سے تم آراستہ ہو چکے ہو [جو تم نے حاصل کئے ہیں] نیز وہ خط تمہارے حُسنِ مستقبل کی اور تمہارے مقاصد میں کامیاب ہونے کی بشارت دے رہا ہے۔ اس لئے ہم سب نے اللہ تعالیٰ کی عنایات کا شکریہ ادا کیا جو اس نے تم پر کی ہیں۔

بیٹا! میں تمہاری عزت کرتا ہوں، کیونکہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "اپنے بچوں کی عزت کرو" تو تمہارے جیسے لڑکے تو عزت کے بہت زیادہ مستحق ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ تم عنقریب انشاء پردازی میں ایک ماہر شخص ہو جاؤ گے اور اپنے خاندان کے ایک مضبوط رُکن ہو جاؤ گے کہ اپنے خاندان کی نیک نامی میں اور اضافہ کر دو گے اور عرصۂ دراز تک اس کے نام کو زندہ کر دو گے۔ اور کوئی عجب نہیں۔ کیونکہ۔

[اشعار] اللہ کی نعمتیں بندوں پر بیشمار ہیں۔ اور ان میں سب سے بڑی نعمت اولاد کی سعادتمندی ہے۔ کیونکہ بہتیرے بچے ایسے ہوتے ہیں جو باپ کے شرف کو مدت دراز تک قائم کر دیتے ہیں۔

تو میرے بچے اپنی کوشش جاری رکھو تو تم وہ باتیں دیکھو گے جو تمہیں آج [حال میں] اور کل [مستقبل میں] مسرور کرتی رہیں گی، والسلام۔

تمہارا خیر اندیش والد عبد الغفور

مشق نمبر ۸۸

(۱) میرے دوست آگئے اور میرے پاس بیٹھ گئے کہ سفر کے حالات دریافت کریں [یا میرے دوست آئے اور سفر کے حالات دریافت کرنے کے لئے میرے پاس بیٹھ گئے] (۲) اگرچہ تکبر کرنے والے کسی وقت بلند ہو جاتے ہیں [مگر] آخر میں گر جاتے ہیں [ذلیل ہو جاتے ہیں] (۳) تندرست لوگ تندرستی کی قیمت [قدر اس وقت تک] نہیں پہچانتے جب تک کہ وہ بیماری میں مبتلا [نہ] ہو جائیں (۴) گاؤں کی عورتیں اپنے بچوں کی تعلیم اور صحت کے بارے میں حکومت کی غفلت کی شکایت کرتی ہوئی [شکایت کرنے کے لئے] آئیں۔ (۵) پرندے اپنے انڈے سیتے ہیں اور اپنے چوزوں کی حفاظت کرتے ہیں (۶) اپنے رشتہ داروں سے احسان کر اگرچہ وہ تجھ سے قطع تعلق کریں (۷) امراء ہوائی جہازوں میں کامل آرام کے ساتھ سفر کرتے ہیں، ہوائی جہاز انہیں اٹھائے جاتے ہیں اور بہت جلد سلامتی کے ساتھ انہیں ان کے مقامات تک پہنچا دیتے ہیں۔ اور غریب لوگ راستہ کاٹتے ہیں [سفر کرتے ہیں] کبھی پیدل چلتے ہیں، کبھی ریل سے سفر کرتے ہیں اور بڑی تکلیف کے ساتھ اپنے گھروں کو پہنچتے ہیں باوجود کے ہم غریبوں کو دیکھتے ہیں کہ جب وہ اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاتے ہیں تو اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ برخلاف امراء کے، کیونکہ وہ جب تک جہازوں میں رہتے ہیں، موت کے ڈر سے اللہ کی یاد کرتے رہتے اور جب اس میں سے اتر جاتے ہیں تو ان نعمتوں کو بھول جاتے ہیں جو

ان کے پروردگار نے انھیں دے رکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں ادا کرتے بلکہ تھکانِ (سفر) کی شکایت کرتے ہیں اور لہو ولعب میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ تو اے دانشمند مسلم تو اُن میں سے نہ ہونا [ان جیسا نہ ہونا] بلکہ تیرے رب نے جو کچھ زندگی، تندرستی اور ایمان کی نعمت تجھے عطا فرمائی ہے اس پر [اس کا] شکر گزار رہ۔

مشق نمبر ۸۹ (قرآن سے)

(۱) شہر میں کچھ عورتوں نے کہا [چرچا کیا] کہ عزیز [مصر] کی بیوی اپنے لونڈے [غلام] سے بری خواہش کا ارادہ رکھتی ہے۔ (۲) اس [زلیخا] نے [اس کی دعوت میں آئی ہوئی عورتوں سے] کہا یہی تو وہ ہے جس کے بارے میں تم مجھے طعنہ دیتی تھیں (۳) دیہاتی عربوں نے کہا ہم ایمان لا چکے ہیں [اے پیغمبر! انھیں] کہدو کہ تم ایمان نہیں لائے، لیکن یہ کہو کہ ہم نے اطاعت قبول کرلی ہے۔ ایمان تو اب تک تمھارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا ہے (۴) جب منافقین تمھارے پاس آتے [یا آئیں گے] تو کہا [یا کہیں گے] ہم تو برملا گواہی دیتے ہیں کہ آپ خدا کے رسول ہیں، [اے پیغمبر!] اللہ تو جانتا ہی ہے کہ تم اس کے پیغمبر ہو [لیکن] اللہ تمھیں یہ بھی جتلا دیتا ہے کہ منافقین بالکل جھوٹے [اور بناوٹی] ہیں [کیونکہ وہ تمھاری رسالت کی گواہی دل سے نہیں دے رہے ہیں] (۵) جب تمھارے پاس ایمان والی عورتیں اس بات پر بیعت کرنے [عہد کرنے] آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ [کبھی بھی کسی کو] شریک نہیں کریں گی

(۶) اے وہ لوگو! جو ایمان لا چکے ہو [یعنے اے مسلمانو!] تمھیں تمھارا مال اور تمھاری اولاد اللہ کی یاد سے باز نہ رکھے (۷) جادو گر سجدے کی حالت میں ڈال دیئے گئے (۸) اور جو لوگ [دنیا میں] اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے تھے اُن کو [قیامت کے دن] ٹولیاں بنا بنا کر بہشت کی طرف ہانکا جائے گا [لے جایا جائے گا] (۹) اگر بعض آدمیوں کے ذریعہ بعض کو اللہ تعالیٰ کا دفع کرنا نہ ہوتا [یعنے اللہ دفع نہیں کرتا رہتا] تو راہبوں کی خانقاہیں اور عیسائیوں کے گرجے اور یہودیوں کے عبادتخانے اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں اللہ کی یاد بہت کی جاتی ہے [یہ سب] ڈھا دیئے گئے ہوتے (۱۰) اور جب اللہ نے چند باتوں میں ابراہیمؑ کو آزمایا تو انھوں نے ان باتوں کو پورا کر دکھایا۔

مشق نمبر ۹۰ (اردو سے عربی)

يُقَالُ اِنَّ الْاَسَدَ قَدْ اُوْتِيَ قُوَّةً يَقْتُلُ [بِهَا] ثَوْرًا كَبِيْرًا بِضَرْبَةٍ وَاحِدَةٍ۔ هُوَ يَخْرُجُ فِي الْاَكْثَرِ لَيْلًا مِنْ كَهْفِهِمْ [يَا مَغَارِهِمْ] وَيَثِبُ عَلٰى فَرِيْسَتِهٖ بَغْتَةً كَمَا اَنَّ الْهِرَّةَ تَثِبُ عَلٰى فَارَةٍ۔ خُلِقَتْ عَيْنَاهُ بِحَيْثُ اَنَّهٗ [يَا بِاَنَّهٗ] يُبْصِرُ فِي ظَلَامِ اللَّيْلِ كَمَا اَنَّهٗ يُبْصِرُ فِي ضَوْءِ النَّهَارِ تَهَابُهٗ [يَا تَخَافُ مِنْهُ] الْحَيَوَانَاتُ كُلُّهَا وَلِذَا [يَا وَلِهٰذَا] يُقَالُ لَهٗ [يَا يُسَمّٰى] مَلِكَ الْوُحُوْشِ۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ شَرِّهٖ۔

سوالات نمبر ۱۹ میں سے ایک سوال کا حل

(۸) ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مجہول بنا کر اور فاعل کو حذف کر کے مفعول کو

نائب الفاعل بناؤ۔	
يَخْدَعُ العَرَّافُونَ الجُهَلاءَ وَيَسْتَنْزِفُونَ أَمْوَالَهُمْ.	يُخْدَعُ الجُهَلاءُ وَيُسْتَنْزَفُ أَمْوَالُهُمْ.
يَسْتَخْدِمُ الإِنْسَانُ الخَيْلَ لِجَرِّ العَرَبَاتِ وَمُبَاغَتَةِ العَدُوِّ فِي سَاحَةِ القِتَالِ.	تُسْتَخْدَمُ الخَيْلُ لِجَرِّ العَرَبَاتِ وَمُبَاغَتَةِ العَدُوِّ فِي سَاحَةِ القِتَالِ.
يَأْكُلُ العَرَبُ لَحْمَ الجَمَلِ وَيَصْنَعُونَ مِنْ وَبَرِهِ اللَّبُوسَ وَمِنْ جِلْدِهِ النِّعَالَ وَمِنْ شَحْمِهِ الشَّمْعَ وَمِنْ بَعْرِهِ الوَقُودَ.	يُؤْكَلُ لَحْمُ الجَمَلِ وَيُصْنَعُ مِنْ وَبَرِهِ اللَّبُوسُ وَمِنْ جِلْدِهِ النِّعَالُ وَمِنْ شَحْمِهِ الشَّمْعُ وَمِنْ بَعْرِهِ الوَقُودُ.
أَعْطَيْنَا السَّائِلَ دِرْهَمَيْنِ.	أُعْطِيَ السَّائِلُ دِرْهَمَيْنِ.
أَعْطَيْتُ أَخَاكَ كِتَاباً	أُعْطِيَ أَخُوكَ كِتَاباً.
رَزَقَكُمُ اللهُ عِلْماً نَافِعاً	رُزِقْتُمْ عِلْماً نَافِعاً.

مشق نمبر ۹۲ (عربی سے اردو)

(۱) مسلمان موت سے نہیں ڈرتا (۲) آدمیوں میں سب سے اچھا (سب سے اچھا آدمی) وہ ہے جو آدمیوں (لوگوں) کو فائدہ پہنچائے (۳) برتن کھنکھنانے سے آزمایا جاتا ہے اور آدمی بات چیت سے (۴) سست آدمی کی آرزوئیں اسے مار ڈالتی ہیں کیونکہ اس کے ہاتھ کام کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ (۵) ہر ایک فرعون کے لئے ایک موسیٰ ہوا کرتا ہے (۶) طالب علم کے پاس ایک کتاب ہے (۷) مجھے ایک ضرورت ہے (۸) بیشک مجھے ایک ضرورت ہے (۹) اللہ کی مدد کب [آئیگی] (۱۰) کیا اللہ [کے بارے میں

یا وجود] میں کوئی شک ہے؟ (۱۱) ہمارے لئے علم ہے اور جاہلوں کے لئے مال ہے (۱۲) باغ میں اس [باغ] کے پھول ہیں (۱۳) بادشاہوں کے کلام کلام کے بادشاہ ہوا کرتے ہیں۔ (۱۴) عیبوں کی ماں کاہلی ہے (۱۵) کاہلی ایجاد کی ماں ہے (۱۶) مشک اٹھانے والوں کی خوشبوئیں نہیں چھپتیں (۱۷) جو جملہ فعل و فاعل سے مرکب ہوا سے جملہ فعلیہ کہا جاتا ہے (۱۸) تکلیف کے ساتھ ضرور ایک آسانی [راحت] ہے۔

اشعار کا ترجمہ

(۱) اللہ کے وجود کے لئے ہر حرکت اور ہر سکون میں ایک گواہ ہے اور ہر چیز میں اس کے [وجود] کے لئے ایک نشانی ہے جو بتلاتی ہے کہ وہ ایک ہے (۲) چمک دمک چھپا دی گئی اور وقت چاشت کا [چڑھتا ہوا] آفتاب حجاب میں چلا گیا اور بہتیرے ماہِ کامل طلوع ہونے کے بعد نقاب اوڑھ لئے [غروب ہو گئے] (۳) میرا سخت غم اس یکتائے حسن [میری بیٹی توحیدہ] پر ہے جس کا پردہ کیا ہوا بدرِ کامل [چہرہ] مجھ سے [میری نظروں سے] اوجھل ہو گیا۔ (۴) میرا دل، میری آنکھ، میری زبان اور میرا خالق

راضی ہے، رو رہی ہے، شکر گزار ہے، اور بخشنے والا ہے۔

تنبیہ ۔ اس شعر میں لف ونشر مرتب ہے یعنی پہلے مصرعہ میں چار مبتدا جمع کر دیئے گئے ہیں پھر دوسرے مصرعہ میں ترتیب وار چاروں مبتدا کی چار خبریں لائی گئی ہیں۔

لَف یعنے لپیٹنا اور نشر یعنے پھیلا دینا۔

(۵) بیشک بڑے لوگ (امراء وسلاطین) مخلوقات پر حکومت کرتے ہیں، اور بڑے لوگوں پر علماء حکومت کرتے ہیں۔

(۶) ہم پر اہلِ کرم اپنے مال سے سخاوت کرتے ہیں اور ہم ان صاحبانِ کرم کے مال سے (اوروں پر) سخاوت کرتے ہیں۔

(۷) بقدرِ تکلیف بلند مراتب حاصل کئے جاتے ہیں اور جو بلندی [اونچے مراتب] چاہتا ہے وہ راتوں کو (حصولِ علم و ہنر کے لئے) جاگا کرتا ہے۔

سوالات نمبر ۲۰ کے بعض مشکل سوالات کے جوابات

(سوال نمبر ۶) ذیل کے جملوں میں فاعل اور نائب الفاعل کو مبتدا سے اور مبتدا کو فاعل یا نائب الفاعل سے تبدیل کرو۔

يُعْرَفُ الْإِنْسَانُ بِالْمَنْطِقِ	الْإِنْسَانُ يُعْرَفُ بِالْمَنْطِقِ
لَا يَنْفَعُ الْعِلْمُ بِغَيْرِ الْعَمَلِ	الْعِلْمُ لَا يَنْفَعُ بِغَيْرِ الْعَمَلِ
لَا يُكْرَمُ الْبُخَلَاءُ وَلَا يُهَانُ الْأَسْخِيَاءُ	الْبُخَلَاءُ لَا يُكْرَمُونَ وَالْأَسْخِيَاءُ لَا يُهَانُونَ
حَضَرَتِ الشُّهُودُ وَشَهِدُوا بِالْحَقِّ	الشُّهُودُ حَضَرُوا وَشَهِدُوا بِالْحَقِّ
الْحَدِيدُ يُوجَدُ فِي الْمَعْدِنِ مَخْلُوطًا بِالتُّرَابِ	يُوجَدُ الْحَدِيدُ فِي الْمَعْدِنِ .....
أُعْطِيَ السَّائِلَانِ دِينَارَيْنِ	السَّائِلَانِ أُعْطِيَا دِينَارَيْنِ
الْأَحْمَقُ لَا يَجِدُ لَذَّةَ الْحِكْمَةِ	لَا يَجِدُ الْأَحْمَقُ لَذَّةَ الْحِكْمَةِ

(سوال نمبر ۷) ذیل کے جملوں میں مبتدا کو جمع بناؤ اور حسب قاعدہ خبر کو مبتدا کے مطابق بناؤ۔

أَيْنَ الْمَنْزِلُ ؟	أَيْنَ الْمَنَازِلُ ؟
مَا اسْمُ وَلَدِكَ ؟	مَا أَسْمَاءُ أَوْلَادِكُمْ ؟

اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ تَسُرُّ زَوْجَهَا الْوَلَدُ الَّذِیْ یُحْسِنُ الْقِرَاءَةَ لَهُ الْجَزَاءُ فِی الدَّارِ صَاحِبُهَا وَعَلَی الشَّجَرَةِ ثَمَرُهَا	اَلنِّسَاءُ الصَّالِحَاتُ یَسْرُرْنَ اَزْوَاجَهُنَّ الْاَوْلَادُ الَّذِیْنَ یُحْسِنُوْنَ الْقِرَاءَةَ لَهُمُ الْجَزَاءُ فِی الدُّوْرِ [یا فِی الدِّیَارِ] اَصْحَابُهَا وَعَلَی الْاَشْجَارِ اَثْمَارُهَا
اَلْاِبْنُ الْفَاقِدُ الْاَدَبِ عَارٌ لِاَبِیْهِ۔	اَلْاَبْنَاءُ الْفَاقِدُوْنَ الْاَدَبِ عَارٌ [یا اَعْیَارٌ] لِاٰبَائِهِمْ۔

مشق نمبر ۹۴

(۱) ہم نے اپنے چھوٹے بھائی کو معاوضہ [انعام] دیا۔ (۲) ہمیں ہمارے بڑے بھائی نے انعام دیا (۳) موسیٰؑ نے عیسیٰؑ کو نہیں دیکھا (۴) زکریاؑ نے محراب بنایا (۵) موسیٰؑ نے عصا [لاٹھی] ڈال دیا۔ (۶) میرے بھائی نے میرے باپ کی تعظیم کی۔ (۸) کس آدمی سے تو نے ملاقات کی؟ (۹) کتنے سیب تو نے کھائے؟ (۱۰) میں نے تیرے سیب کھائے (۱۱) تو نے کس کو سکھایا اور کس سے سیکھا۔ (۱۲) کیا تو ایسا دوست چاہتا ہے جس میں کوئی عیب نہ ہو؟ (۱۳) تو [لیکن] یتیم کو نہ دباؤ اور سائل [مانگنے والے یا پوچھنے والے] کو نہ جھڑکو (۱۴) جو کچھ بھلائی تم اپنے لئے پیش کرو گے [آگے بھیجو گے] اسے اللہ کے پاس پالو گے (۱۵) بچاؤ تم اپنے آپ کو جھوٹ سے (۱۶) بچا تو اپنے آپ کو [بچا رہ] برے ہمنشین سے (۱۷) اتفاق کو پکڑے رہو [اتفاق کو] (۱۸) راستہ [راستہ کا خیال رکھو] (۱۹) خدا کے بندو! اللہ سے، اللہ سے [ڈرو]۔

مشق نمبر ۹۵

(۲۰) کیا تو نے متنبی کا دیوان پڑھا ہے ؟ (۲۱) احسان کرنے والے کو جہاں کہیں تم پاؤ اس کی تعظیم کرو (۲۲) نہ تو حد سے بڑھنا پسند کرتا ہوں نہ حد سے کمی کرنا چاہتا ہوں. میانہ روی میرا مذہب ہے [میرا طریقہ ہے] (۲۳) لوگوں کو دنیا فریب دیتی ہے تو وہ برباد ہو جاتے ہیں (۲۴) میں تیرے باپ کو پہچانتا ہوں، وہ ایک اچھا آدمی تھا (۲۵) بھوکے کو کھلاؤ اور ننگے کو پہناؤ (۲۶) جو چیز کہیں بھی تم نے پائی ہے اس کے مالک تک اس کا لوٹانا تم پر فرض ہے (۲۷) ہم جو کتاب پڑھتے ہیں وہ بہت ہی فائدہ بخش ہے (۲۸) کیا تو نے عمدہ عمدہ چیزیں [مالِ تجارت] اپنی دکان [اسٹاک] کے لئے حاصل کر رکھا ہے تاکہ تاجروں میں تو مشہور ہو جائے اور خریداروں کی توجہ تیری جانب زیادہ ہو جائے (۲۹) میں نے اس سے کہا وہ کہاں گیا تو اس نے کہا رات کی بات کون بتا سکتا ہے ؟

مشق نمبر ۹۶ (اردو سے عربی)

(۱) أَيَّ كِتَابٍ اشْتَرَيْتَ ؟ (۲) كَمْ رُبِّيَّةً أَعْطَيْتَ الْأَجِيْرَ ؟ (۳) مَا فَازَ أَحَدٌ فِي مُبَارَاتٍ وَمَنْ لَاقَيْتَهُ ؟ (۴) دَعَا أَبِيْ أَخِيْ (۵) مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ تُجْزَوْا بِهِ (۶) إِنَّمَا الْعِلْمُ وَالْعَمَلُ يُنْجِحَانِ الْإِنْسَانَ (۷) حَيْثُمَا وَجَدْتَ خَادِمًا أَرْسِلْهُ إِلَيَّ فَاعْطِهِ سَاعَةً فَائِقَةً (۸) فَأَمَّا الْأَطْفَالُ فَلَا تَنْهَرُوْا [يا فلا تزجروهم] وَأَمَّا الدَّوَابُّ فَلَا تُؤْذُوْا [يا فلا تؤذوهم] بِلَا سَبَبٍ ؟

مشق نمبر ۹۷

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو ۔

خَرَجَ صَبَاحَ الْجُمُعَةِ أَخَوَانِ لِتَفَرُّجِهِمْ إِلَى الضَّاحِيَةِ وَأَخَذَا مَعَهُمَا أُخْتَهُمَا رُقَيَّةَ۔ فَدَخَلُوْا فِيْ بُسْتَانٍ، فَرَأَوْا هُنَالِكَ أَشْجَارًا شَاهِقَةً وَأَزْهَارًا طَيِّبَةَ الرَّائِحَةِ وَأَثْمَارًا مُخْتَلِفَةَ الْأَلْوَانِ وَالْأَشْكَالِ. فَطَمِعَتِ الْبِنْتُ فِيْ تُفَّاحَةٍ نَاضِجَةٍ وَأَرَادَتْ أَنْ تَقْطِفَهَا. فَصَاحَ أَخَوَاهَا: إِيَّاكِ وَالثَّمَرَ يَا رُقَيَّةُ! لَا تَمَسِّيْ شَيْئًا مِنَ الْأَزْهَارِ وَالْأَثْمَارِ بِغَيْرِ إِجَازَةِ الْبُسْتَانِيِّ إِنَّمَا يَسْرِقُ الْأَثْمَارَ الْأَوْلَادُ الْأَشْرَارُ فَلَا تَكُنْ مِنْهُمْ وَلْتَكُنْ مِنَ الْكِرَامِ. فَإِنْ طَابَتْ لَكِ ثَمَرَةٌ فَاشْتَرِيْهَا لَا تَسْرِقِيْ: فَثَلَاثَةٌ مِنَ التُّفَّاحِ اشْتَرَتْهَا رُقَيَّةُ بِسِتِّ آنَاتٍ وَبَاقَةٌ مِنَ الْوَرْدِ بِآنَةٍ۔ أَمَّا أَخَوَاهَا فَاشْتَرَيَا ثَمَانِيَ رُمَّانَاتٍ بِرُوْبِيَّةٍ وَاحِدَةٍ۔

دو بھائی جمعہ کی صبح کو شہر کے باہر کھلی جگہ میں سیر کیلئے گئے، اور اپنی بہن رقیہ کو بھی ساتھ لے گئے، پھر ایک باغ میں داخل ہوئے، وہاں اُنھوں نے اونچے اونچے درخت، خوشبودار پھول اور مختلف رنگ اور شکل کے پھل دیکھے، تو لڑکی نے ایک پکے ہوئے سیب کو للچائی ہوئی نظر سے دیکھا اور اسے توڑ لینے کا ارادہ کیا۔ اتنے میں اس کے دونوں بھائی چیخ اُٹھے "رقیہ! (خبردار!) اس پھل سے دور ہو، کسی پھول کو پھل کو مالی کی اجازت کے بغیر ہاتھ نہ لگا۔ صرف شریر (بدمعاش) بچے ہی پھل چرایا کرتے ہیں تو تو ان میں سے (ان جیسی) نہ ہو بلکہ ہمیں تو شریفوں میں سے (جیسے) رہنا چاہیئے۔ اگر تجھے کوئی پھل پسند آتا ہو تو خرید لے [مگر] چوری نہ کر۔" پس تین سیب رقیہ نے چھ آنے میں اور ایک گلدستہ ایک آنے میں خرید لئے۔ لیکن اس کے دونوں بھائیوں نے آٹھ انار ایک روپے میں خریدے۔

ثُمَّ خَرَجُوْا عَلٰى شَاطِئِ النَّهْرِ وَتَفَرَّجُوْا وَاغْتَسَلُوْا وَسَبَحُوْا فِي الْمَاءِ وَسُرُّوْا مَسَرَّةً عَظِيْمَةً ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى بَيْتِهِمْ وَقَصُّوْا عَلٰى اُمِّهِمْ. فَتَبَسَّمَتْ وَفَرِحَتْ عَلٰى قِصَّةِ الْاَثْمَارِ ۔	پھر وہ سب ندی کے کنارے چلے گئے اور سیر کی، نہائے۔ پانی میں تیرے اور بہت ہی خوش ہو گئے۔ پھر اپنے گھر گئے اور اپنی ماں کو سب قصہ سنایا تو وہ مسکرائی اور پھلوں کے قصے پر بہت خوش ہوئی ۔

مشق نمبر ۹۸

(۱) سخت بیماری (کی تکلیف) برداشت کرنے کے بعد آپ کے بچے کی کامل صحت نے مجھے بہت ہی مسرور کر دیا (۲) مجھے اپنے دوست کا پتہ ارسال فرمانے پر میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں (۳) تمباکو نوشی اپنے استعمال کرنے والوں کو نہایت ضرر پہنچاتی ہے۔ تو اگر تم اس کے نقصانات سے بچنا چاہتے ہو تو اسے دوامی طور پر چھوڑ دو (۴) اس زمانے میں علماء (سائنس دانوں) نے بہت سی نئی نئی باتیں معلوم کر لی ہیں (۵) ہم صبح کا کھانا [ناشتہ] کھانے کے علاوہ دن میں دو بار کھانے کھاتے ہیں (۶) جب تو کمینہ کو ذرا سی عزت دے [تو] وہ خیال کرنے لگتا ہے کہ تجھے اس سے کوئی ضرورت ہے (۷) ایک دیہاتی بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوا اور اس سے بڑی فصیح گفتگو کی تو اسے بہت پسند آیا اور اس کے لئے انعام کا حکم دیا۔ (۸) مناسب ہے کہ زمانے کے حوادث پر پوری طرح صبر کریں [یا ان کو اچھی طرح برداشت کریں] (۹) جو بچے علم میں کامیاب ہوتے ہیں انھیں تحصیلِ علم پر حوصلہ افزائی کے لئے انعام دیا جاتا ہے (۱۰) ریلوے کمپنی نے اپنے ایک حصہ دار کو اس کی واقفیت پر اعتماد اور اس کی

امانت داری اور محنتی پر بھروسہ کرنے کے باعث محکمۂ حسابات کا افسر اعلیٰ (ہیڈ) بنا دیا ہے (۱۱) جان بوجھ کر قتل کرنے والے کو اس کے اپنے گناہ کے باعث اور اس جیسوں کو عبرت (نصیحت) دینے کے واسطے وہی قتل کی سزا دی جاتی ہے [اور اسے اسی طرح قتل کر دیا جاتا ہے] (۱۲) راستوں کی روشنی اور راہ چلنے والوں کو راستہ بتلانے کے لئے شہروں میں رات کے وقت چراغ جلائے جاتے ہیں (۱۳) جب کبھی میرے والد مجھے پکارتے ہیں "اے سعید!" میں جواب دیتا ہوں "جناب میں حاضر ہوں" اور (ساتھ ہی) ان کا حکم ماننے کے لئے ایک وفادار خادم کی طرح کھڑا ہو جاتا ہوں (۱۴) اے پیارے بیٹے! اچھا صبر اختیار کرو (خوب برداشت کی عادت ڈالو) اور بے صبر نہ ہو، کیونکہ برداشت (کی خصلت) بڑے آدمیوں (سرداروں) کی خصلت ہوا کرتی ہے۔ (۱۵) نعمت والوں کے لئے ان کی نعمت مبارک ہو اور عاشق مسکین کے لئے [مبارک ہو] [مصائب کے تلخ گھونٹ] جو وہ پی رہا ہے۔

مشق نمبر ۹۹ (قرآن سے)

(۱) ہم نے تمہیں (اے پیغمبر!) ایک کھلی فتح عطا فرمائی (۲) بے شک وہ (کافر لوگ) ایک داؤں چل رہے ہیں اور ہم بھی ایک داؤں چل رہے ہیں۔ (۳) وہ لوگ جو کچھ بھی کہیں تم اس پر صبر کرتے رہو اور خوبی کے ساتھ ان سے الگ ہو جاؤ اور تم جھٹلانے والے سرمایہ داروں کو اور مجھے (اپنے اپنے حال پر) چھوڑ دو اور انھیں تھوڑی سی مہلت دیدو (ہم خود نبڑ لیں گے اور انھیں مناسب سزا دیدیں گے)۔ (۴) تو آدمی کو چاہیئے کہ اپنے کھانے کی چیزوں کو (غور سے) دیکھے (اور سمجھے) کہ ہم ہی نے (آسمان

سے پانی اُنڈیلا، پھر زمین کو پھاڑ دیا (اس میں دراڑیں بنا دیں) اور اناج اور انگور اور سبزی اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغات اور میوے اور چارا تمھارے فائدے کے لئے اور تمھارے جانوروں کے فائدے کے لئے اُگائے۔ (۵) [اے لوگو!] تم اپنے بچوں کو مفلسی کے خوف سے قتل کیا کرو، ہم ہی تو تم کو بھی اور ان کو بھی روزی پہنچایا کرتے ہیں۔ [پھر قتل کیسا!] (۶) اور جو شخص یہ کام اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے کرے تو ہم عنقریب اسے ایک بڑا اجر (معاوضہ) عطا فرمائیں گے (۷) اور چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ ان کے کرتوت کی سزا اور اللہ کی طرف سے ایک عذاب کے طور پر کاٹ ڈالو۔ (۸) تو ہم نے انھیں ایک زبردست قدرت والے کی گرفت کی مانند گرفت میں لے لیا۔

تنبیہ:۔ مذکورہ دونوں مشقوں میں حسبِ ذیل الفاظ مفعول مطلق اور مفعول لہٗ ہیں۔

مشق ۹۸ میں:۔

مفعول مطلق۔ فقرہ (۱) سُهُودًا (۲) شُكْرًا (۳) إِضْرَارًا ، تَرْكًا۔
(۴) اِنْتِشَافَاتٍ (۵) اَكْلَتَيْنِ ، اَكْلَةً (۶) بعضَ الإكرام (۷) أَحْسَنَ خطابٍ (۸) كُلَّ الصَّبْرِ (۱۳) لَبَّيْكَ وسَعْدَيْكَ ، قِيَامَ الخَادِمِ
(۱۴) صَبْرًا (۱۵) هَنِيئًا۔
مفعول لہٗ۔ فقرہ (۹) تَشْجِيعًا (۱۰) اِعْتِمَادًا ، ثِقَةً (۱۱) مُجَازَاةً ، عِبْرَةً (۱۲) إِثَارَةً ، هِدَايَةً۔

مشق نمبر ۹۹ میں :-

مفعول مطلق: فقرہ (۱) فَتْحًا (۲) كَيْدًا (۳) هَجْرًا جَمِيلًا (۴) صَبًّا، شَقًّا (۸) أَخْذًا۔

مفعول لہٗ: فقرہ (۳) مَتَاعًا (۵) خَشْيَةَ (۶) اِبْتِغَاءَ (۷) جَزَاءً، نَكَالًا۔

ایک طالب علم کی طرف سے اپنی بڑی اور دولتمند بہن کو ایک خط اس سے کچھ اپنی ضروریات طلب کر رہا ہے:

میری قابل احترام بہن! شریف بیبیوں کی زینت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے ساتھ تمہارے حسن سلوک نے مجھے ماوی بنا دیا ہے کہ میں اپنے تمام معاملات میں تمہاری طرف التجا کروں۔ آج مدرسہ کی بعض ضروریات کی خریداری کے لئے میں اپنے آپ کو حاجتمند پا رہا ہوں۔ اس لئے میں تمہارے مکارم اخلاق سے یہ توقع رکھتے ہوئے تمہاری طرف متوجہ ہوا ہوں کہ تم اپنی پہلی فرصت میں اتنی رقم بھیجو گی جسے تمہارا ضمیر اجازت دے، تاکہ میں اپنی [موجودہ] ضرورت پوری کر لوں اور باقی کو [آئندہ کی] ضروریات کے لئے محفوظ رکھوں۔ اس سلوک سے تمہاری مہربانی کیلئے میری شکر گزاری بہت بڑھ جائے گی اور میرے دل میں تمہاری محبت دوچند ہو جائے گی۔ تم اپنے بھائی کے لئے ہمیشہ [سلامت] رہو۔

تمہارا فرمانبردار

حامد

سوالات نمبر ۱۲ کے بعض سوالوں کے جوابات

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو : يَمِيْلُ الصَّالِحُ اِلَى الْفَضِيْلَةِ كُلَّ الْمَيْلِ ـ يَتَصَدَّقُوْنَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ ـ نُتَاجِرُ اَمْلَاكًا بِالتَّرَبُّحِ ـ

(يَمِيْلُ) فعل مضارع، حالتِ رفعی میں ـ رفع ظاہر ہے ـ (الصَّالِحُ) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے ـ

(كُلَّ) مضاف ہے فعل مذکور کے مصدر (الْمَيْلِ) کی طرف اس لئے وہ مفعول مطلق کا قائم مقام ہے اور منصوب ہے (دیکھو سبق ۶۱ - ۷) ـ

فعل فاعل اور مفعول مطلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے +

(يَتَصَدَّقُوْنَ) فعل مضارع جمع مذکر غائب ـ حالتِ رفعی میں ـ اس کا رفع نونِ اعرابی سے آیا ہے ـ اس میں واو ضمیر مرفوع متصل فاعل ہے ـ

(ابْتِغَاءَ) مصدر ہے ـ مفعول لہٗ ہے، اس لئے منصوب ہے ـ مضاف ـ

(مرضاۃِ) مضاف الیہ اس لئے مجرور ہے ـ پھر مضاف بھی ہے ـ

(اللّٰہِ) مضاف الیہ مجرور ہے ـ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے +

(نُتَاجِرُ) فعل مضارع مرفوع برفع ظاہر ـ اس میں ضمیر (نَحْنُ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے ـ (اَمْلَاكًا) مصدر ہے مفعول لہٗ ہے ـ (بِالتَّرَبُّحِ) جار مجرور متعلق ہے مصدر سے ـ فعل و فاعل و مفعول لہٗ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

مشق نمبر ۹۵* (۱۰۰)

(۱) جب تم چاروں طرفیں پہچاننا چاہو تو آفتاب نکلنے کی سمت کی طرف منہ کر لو تو جو [سمت] تمھارے سامنے ہو گی وہ مشرق ہے اور جو تمھارے پیچھے ہو گی وہ مغرب ہے۔ اور تمھارے دائیں طرف جنوب اور بائیں طرف شمال (۲) نقشہ میں خلیج بنگال کو ہندستان کے پورب میں اور بحر عرب کو اس کے پچھم میں دیکھو گے۔ (۳) نقشہ میں ریلوے لائنیں جال کی مانند دکھائی دیتی ہیں جو پورب، پچھم، دکھن اور اتر کی طرف شاخ در شاخ پھیلی ہوئی ہیں (۴) مزدور لوگ دن بھر کام میں لگے رہتے ہیں اور سورج ڈوبنے کے بعد اپنے گھروں کو واپس آتے ہیں پھر سورج نکلنے سے کچھ پیشتر اٹھ جاتے ہیں اور دوبارہ اپنے کاموں کی طرف چلے جاتے ہیں۔ (۵) سانپ کے پاس سو جا اور [لیکن] بچھو کے نزدیک بیٹھ بھی مت [ایک کہاوت ہے] (۶) کھا یہودی کے گھر اور سو نصرانی کے گھر [ایک کہاوت ہے] (۷) اے اللہ میری حفاظت کر میرے چلنے کی طرف سے اور میرے پیچھے کی طرف سے اور میرے دائیں اور میرے بائیں طرف سے اور میرے اوپر کی جانب سے (۸) تو اور تیرا پڑوسی ہم موافق بنے رہو۔ (۹) اے ابا جان تجھے فلسفی بحثوں سے کیا کرنا ہے؟ [یعنی انہیں چھوڑ دو] (۱۰) حوادث (زمانہ) کے ساتھ تیرا کیا حال ہے؟ (۱۱) تجھے اس کے ساتھ کیا کرنا ہے؟ (۱۲) کیا تو اپنے بھائی کے ساتھ ٹھیرتی نہیں؟

---

* مشق نمبر ۱۰۰ ہونا چاہیئے لیکن اصل کتاب میں غلطی ہو گئی ہے ۱۰۰ کی بجائے ۹۵ لکھا گیا ہے۔ اس لئے کلید میں اس کی اتباع بغیر چارہ نہیں رہا۔

اشعار

میرا ایک وطن ہے میں نے قسم کھائی ہے کہ اسے [کسی قیمت پر] نہ بیچوں گا۔ [یعنی میں اپنے وطن سے غداری نہ کروں گا] اور [اس بات کی بھی قسم کھائی ہے] کہ کبھی بھی اپنے وطن کا مالک میرے سوا کسی غیر کو نہ دیکھوں گا [کسی اور کو اپنے وطن کا مالک نہ ہونے دوں گا]۔

اور لوگوں کے دلوں میں ان کے اوطان کی محبت ان اغراض نے ڈال دی ہے جنہیں [ان کی] جوانی نے وہاں پوری کی ہیں [سن شعور میں آنے کے بعد سے آدمی نے وطن سے جو فوائد اور آرام وغیرہ حاصل کئے ہیں انھوں نے آدمی کے دل میں وطن دوستی کا تخم بو دیا ہے] لوگوں کے ساتھ احسان کرو تو ان کے دلوں کو مسخر کر لوگے کیونکہ بسا اوقات انسان کو احسان ہی نے غلام کر لیا ہے۔

مشق نمبر ۹۶ (قرآن سے)

(۱) وہ [اللہ] جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے (۲) پاک ہے وہ [خدا] جس نے اپنے بندے [محمدؐ] کو رات کے وقت مسجد حرام [مکے کی مسجد] سے مسجد اقصےٰ [بیت المقدس کی مسجد] تک سیر کرائی جس کے اطراف کو ہم نے برکت عطا فرمائی ہے (۳) اس نے کہا تو کتنی مدت [یہاں] ٹھیرا رہا؟ اس نے کہا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ (۴) اور مائیں اپنے بچوں کو دو سال کامل دودھ پلائیں [پلا سکتی ہیں] (۵) [حضرت موسیٰؑ نے کہا] اے میری قوم اس پاک سرزمین [شام]

* [illegible]

میں داخل ہو جاؤ جسے اللہ نے تمہارے لئے لکھ دی ہے [مقرر کر دی ہے]* (۶) انھوں نے کہا اے موسیٰ جب تک وہ لوگ اس میں موجود ہیں ہم اس (سرزمین) میں ہرگز داخل نہ ہوں گے تو تم اور تمہارا رب وہاں جاؤ اور لڑو، ہم یہاں بیٹھے ہوتے ہیں (۷) جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لا چکے ہیں [یعنے مسلمانوں سے] تو کہتے ہیں کہ ہم [بھی تو] ایمان لا چکے ہیں، اور جب وہ اپنے شیاطین [اپنے شریر سرداروں] سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ہی ساتھ ہیں، ہم تو [مسلمانوں سے] صرف مسخری [فریب] کر رہے ہیں ۔

مشق نمبر ۹۷ (عربی میں ترجمہ)

(۱) اذا اَرَدْتُمْ اَنْ تَعرِفوا الجِهاتِ الاربعَ فی الخریطۃ فَضَعُوھا امامَکم فما کان فوقَھا فھو الشَّمالُ وما کان تحتَھا فھو الجَنُوبُ وما کان یمینَھا فھو الشرقُ وما کان شِمالاً فھو الغربُ (۲) فی خارطۃ الھند کلکتۃ فی الشرقِ وکراتشی [کراچی] فی الغرب وسلسلۃُ الجبلِ ھمالیۃ فی الشَّمال وسیلان [سیلون] فی الجنوب (۳) فی شمالِ داری سوقٌ وفی جنوبِھا مدرسۃٌ وفی شرقِھا شارعٌ والیٰ غربِھا جُنَیْنَۃٌ (۴) مدرستنا فی جھۃ الشرق نحو اَمْیَالٍ (۵) نشتغل فی تحصیل العِلمِ طولَ النھار وبعدَ صلوۃ العصر نذھبُ الی لَعِبِ الصَّوْلَجَانِ (۶) اُنْظُرْ فی ھٰذِہِ الصورۃ اخی الکبیرُ جالسٌ عن یمینی واخی الصغیرُ قائمٌ عن شِمالی وخادمی قائمٌ خلفی (۷) الریاضۃُ الجسمانیۃُ صباحًا ومساءً واجبۃٌ

لِصَدِيْقِكَ (٨) أَحِبَّائِيْ! اُدْخُلُوْا الْمَسْجِدَ وَصَلُّوْا صَلٰوةَ الْعِشَاءِ، ثُمَّ اُدْخُلُوْا بُيُوْتَكُمْ وَلَا تَخْرُجُوْا مِنْ بُيُوْتِكُمْ.

بہن کی طرف سے بھائی کو جواب

میرے پیارے بھائی!

وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اس دوران میں کہ میں تمہاری خبروں اور خیر و عافیت کے تروتازہ پھولوں کی اشتیاق اور انتظار میں تھی کہ ناگاہ تمہارا فلاں تاریخ کا خط میرے پاس آ پہنچا جس نے تمہارے اس نیک گمان کو ظاہر کیا جو تمہارے قلبِ مخلص میں اپنی بہن کی نسبت موجود ہے۔

میرے پیارے بھائی! میں اس بات سے بہت مسرور ہوں کہ تم نے مجھ سے وہ چیز طلب کی جس کی تمہیں ضرورت ہے۔ اور چونکہ تم اپنے سبقوں [کے یاد کرنے] میں خوب مستعد ہو اور اپنے فرائض کی ادائیگی کے بڑے شائق، اس لیے میں نے تمہیں اتنی اتنی رقم بھیجی ہے۔ اور جب مجھے [مزید] ایسی خبریں ملیں گی جو میری مسرت کا باعث ہوں تو میں تمہیں اس سے کہیں زیادہ انعام دوں گی جتنا تم چاہتے ہو۔

یہ [تو میں لکھ چکی] اس کے علاوہ اور [یہ کہ] مجھے امید ہے کہ تم مجھے خط بھیجنے میں دیر نہ کیا کرو گے۔ تاکہ میں ہمیشہ تمہارے کاموں [حالات] سے باخبر رہا کروں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس راستہ پر چلائے جس میں تمہارا کمال [اور ترقی] ہو۔ والسلام

تمہاری بہن

راشدہ

سوالات نمبر ۲۲ کے بعض سوالوں کے جوابات

سوال (۵) ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔ (۱) قُمْتُ نِصفَ اللَّيلِ۔ (۲) نِمْتُ بعدَ العِشاءِ إِزاءَ الشُّبّاكةِ فوقَ السَّرِيرِ۔

(قُمْتُ) فعل لازم اس کے ساتھ ضمیر متکلم کے لئے وہ فاعل ہے (نِصْفَ) اسم عدد۔ جو اپنے مضاف الیہ (اللَّيل) کی وجہ سے ظرفیت کے معنے پر مشتمل ہے۔ اس لئے[1] مفعول فیہ ہے۔ منصوب ہے (اللَّيل) مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ فعل و فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ ہوا +

(نِمْتُ) فعل با فاعل قُمْتُ کی مانند (بَعْدَ) اسم ظرف، مفعول فیہ اس لئے منصوب، مضاف۔ (العِشاءِ) اسم ظرف زمان، مضاف الیہ، مجرور۔ (إِزاءَ) ظرف مکان، مفعول فیہ۔ اس لئے منصوب ہے۔ مضاف۔ (الشباكةِ) مضاف الیہ مجرور۔ (فَوْقَ) ظرف مکان، مفعول فیہ، اس لئے منصوب۔ مضاف۔ (السَّرِيرِ) مضاف الیہ، مجرور۔ تینوں ظروف فعل سابق سے متعلق ہیں۔ فعل فاعل اور ظروف مل کر جملہ فعلیہ ہوا +

سوال (۹) دو جملوں کی تحلیل کرو:۔ (۱) كُلْ مِنْ هٰذَا الطَّعامِ وَ آخاكَ۔ (۲) سَلَّمْتُ عليه وأقاربَه۔

(كُلْ) فعل امر حاضر مبنی جزم پر، اس میں ضمیر (انت) مستتر ہے جو فاعل ہے بحالت رفعی میں۔ (مِنْ) حرف جر، مبنی سکون پر۔ (هٰذا) اسم اشارہ مبنی۔ محلاً مجرور۔ (الطعامِ) مشار الیہ ہے۔ اعراب میں مشار الیہ اسم اشارہ کا تابع ہوتا ہے اس لئے مجرور ہے جار مجرور متعلق فعل اور یہاں مفعول بہ کے قائم مقام

[1] دیکھو سبق ۶۲-۸

ہیں (و) ہو تو اس جگہ معیت کا ہے کیونکہ طعام پر عطف کریں تو معنے نہیں بنتے۔ اور ضمیر مستتر (انت) پر عطف کریں تو معطوف سے پیشتر ایک ضمیر منفصل لانا چاہیئے (دیکھو درس ۱۷-۴)۔

(اخا) مفعول معہٗ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا نصب الف سے آیا ہے (دیکھو درس ۱۱) ۔ (ک) ضمیر مجرور مضاف الیہ ہے، فعل امر اپنے فاعل وغیرہ سے مل کر جملہ فعلیہ، انشائیہ ہوا ۔ (سَلَّمْتُ) فعل با فاعل ۔ (علیہ) جار مجرور متعلق فعل ۔ (و) واو اس جگہ معیت کا ہے۔ کیونکہ ضمیر مجرور پر عطف کرنا ہو تو معطوف پر حرف جر کا اعادہ ہونا چاہیئے (دیکھو درس ۱۷-۵)۔ (اقارب) مفعول معہٗ ہے اس لئے منصوب ہے، مضاف ہے ۔ (ہٗ) مضاف الیہ، محلاً مجرور۔ فعل فاعل وغیرہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۹۹ (عربی سے اردو)

(۱) جب طالب علم چھوٹے پن میں محنت کرتا ہے تو بڑے پن میں سردار بنتا ہے (۲) عزت دار ہو کر زندہ رہ ورنہ با عزت مر جا (۳) دشمن پیٹھ پھیر کر بھاگا (۴) نہ میوے کچے کچے نہ کھا نا گرم گرم کھایا کر (۵) ہم زین کسے ہوئے گھوڑے پر سوار ہوئے (۶) ہم نے کتاب کو صفحہ صفحہ الٹا پلٹا اور باب باب پڑھ ڈالا (۷) نیکبخت لوگ جنت میں روبرو اللہ کا مشاہدہ کرینگے (۸) شاگرد دو دو چا چار کی صف بنائی (۹) پرہیزگار آدمی ایسی حالت میں مرتا ہے کہ اس کا قلب مطمئن ہوتا ہے اور سعادت [کامیابی] اس کا انتظار کر رہی ہوتی ہے اور بدبخت ایسی حالت میں مرتا ہے کہ اس کا ضمیر اسے عذاب دے رہا ہوتا ہے [ملامت کر رہا ہوتا ہے] اور شقاوت [ناکامی] اس کی منتظر رہتی ہے

(۱۰) رات کو اکیلے نکلا کر (۱۱) میں نے اللہ کو [اپنا] رب اور اسلام کو [اپنا] دین اور محمدؐ کو [اپنا] پیغمبر برضا [و رغبت] قبول کر لیا ہے۔

اشعار

تُو وہی تو ہے کہ تیری ماں نے تجھے جَنا ایسی حالت میں کہ تُو رو رہا تھا اور لوگ تیرے آس پاس ہنس رہے تھے۔ اس لئے ایسے کاموں کا شائق ہو جا کہ وہ لوگ تیری موت کے دن جب روئیں تو تُو ہنستا ہوا خوش و خرم رہے۔

مشق نمبر ۱۰۰ (قرآن سے)

(۱) اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ جب کہ تم نشہ میں ہو۔ یہاں تک کہ جو کہتے ہو اسے سمجھنے لگو، اور نہ ناپاکی کی حالت میں [نماز کے قریب جاؤ] (۲) [اے پیغمبرؐ] ان [صحابہؓ] کو دیکھا کرتے ہو رکوع کرتے ہوئے سجدے کرتے ہوئے جبکہ وہ صرف اللہ کا فضل اور اس کی رضامندی چاہ رہے ہیں (۳) اگر اللہ نے چاہا تو تم امن و امان کے ساتھ بے خوف و خطر اپنے سروں کو منڈا کر اور بالوں کو کترا کر ضرور ہی مسجد حرام [حرمت و عظمت والی مکہ کی مسجد] میں داخل ہو جاؤ گے (۴) تو سلیمانؑ اس [چیونٹی] کی بات سے مسکرا دیئے ہنستے ہوئے (۵) جب وہ [منافق] نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کی حالت میں لوگوں کو بتلاتے ہوئے [ریاکاری سے] کھڑے ہوتے ہیں۔ (۶) تم سب [جنت سے] ایسی حالت میں اُتر جاؤ [نکل جاؤ] کہ تم میں سے بعض بعض کا دشمن ہے (۷) اللہ تعالیٰ انھیں عذاب دینے والا نہیں تھا جب کہ تم [اے پیغمبرؐ!] ان میں موجود ہو اور نہ انھیں عذاب دینے والا تھا جب کہ وہ بخشش چاہ رہے ہوں۔

(۸) جب لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا، اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر! اس میں شک نہیں کہ شرک تو بڑی ہی بیجا حرکت [بڑا بھاری گناہ] ہے۔ (۹) انھیں کیا ہوا ہے کہ نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں؟ (۱۰) اور [اس وقت کا خیال کرو] جب کہ موسےٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! تم مجھے کیوں ایذا دے رہے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمھاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا [پیغمبرؑ] ہوں۔ (۱۱) اور تم نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم مسلم [اللہ کے فرمانبردار] ہو۔ (۱۲) اور [اس وقت کا خیال کرو] جب کہ عیسیٰ ابن مریمؑ نے کہا، اے بنی اسرائیل! میں تمھاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا [رسول] ہوں، جو [خدا کی کتاب] توراۃ میرے سامنے موجود ہے اسکی تصدیق کررہا ہوں اور میرے بعد جو پیغمبر آئے گا جس کا نام احمدؐ ہوگا اسکی خوشخبری دے رہا ہوں۔

مشق نمبر ۱۰۱ (اردو سے عربی)

(۱) اَلْاَوْلَادُ اِذَا اجْتَهَدُوْا صِغَارًا سَادُوْا كِبَارًا (۲) لَا تَشْرَبَنَّ الشَّايَ حَارًّا فَاِنَّهٗ يَضُرُّ الْاَسْنَانَ (۳) دخلتُ المدرسةَ وَ الْاَوْلَادُ كُلُّهُمْ حَاضِرُوْنَ فِيْ فُصُوْلِهِمْ (۴) اَتَيْتُ اَنَا وَاَبِي الْمَسْجِدَ وَ الْخَطِيْبُ يَخْطُبُ قَائِمًا عَلَى الْمِنْبَرِ (۵) اَلْمُنَافِقُ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَامَ كُسْلَانَ مُرَائِيًا (۶) اِخْوَانِيْ لَا تَتْرُكُوا الْمَدْرَسَةَ اِلَّا وَاَنْتُمْ كَامِلُوْنَ فِي الْعُلُوْمِ الدِّيْنِيَّةِ وَالْعَقْلِيَّةِ (۷) قَلَّبْتُ هٰذَا الْكِتَابَ وَرَقَةً وَرَقَةً

وقلتُ بابا کنگی (۸) یا سیّدۃ الم تؤذینی وانتِ تعلمین انّی طالب خیرک (۹) انّ اللّٰہ لا یعذّب العبدَ وھو یستغفرہٗ۔

مشق نمبر ۱۰۲ (عربی سے اُردو)

(۱) ایک مثقال سونا تین رطل تانبے کی نسبت قیمت کے اعتبار سے زیادہ ہوتا ہے۔ (۲) [عید] فطر کی زکوٰۃ [صدقۂ فطر] ایک صاع جو یا آدھا صاع گیہوں ہے (۳) میں نے ایک فدان چاول بویا (۴) پانچ مُد عمدہ گیہوں کی قیمت بارہ قرش تک پہنچتی ہے۔ (۵) میں نے قہوہ کی ایک پیالی اور دودھ کے دو رطل پیئے۔ (۶) سنگترہ مزے کے اعتبار سے تمام میووں سے زیادہ لذیذ اور دیکھنے میں زیادہ خوشنما اور پائداری میں زیادہ دیرپا ہے (۷) کھانے کے بعد ایک پیالی قہوہ پی لیا کر۔ لیکن شراب ہرگز ہرگز نہ پی کیونکہ اس کا فائدہ بہت ہی کم اور اس کا نقصان بہت زیادہ ہے اور اس کا گناہ بہت بڑا ہے (۸) پانی کا ایک مٹکا ایک چھوٹے کنبے کو ایک دن پینے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ (۹) آدمی مزاج کے اعتبار سے تمام حیوانات میں زیادہ معتدل ہے اور کام کے لحاظ سے زیادہ کامل ہے اور احساس کے اعتبار سے سب سے زیادہ لطیف [نازک۔ گہرائی تک پہنچنے والا] ہے۔ (۱۰) فضا صاف ہو گئی ہے اس لئے تمھیں اس میں ایک ہتھیلی برابر [بھی] ابر نہیں دکھائی دے گا۔ (۱۱) میرے پاس دو گز ریشمی کپڑا اور تین گز اُونی کپڑا ہے (۱۲) باپ کا دل خوشی سے بھر گیا جب اسے خبر پہنچی کہ اس کے لڑکے کامیاب ہو گئے ہیں۔ (۱۳) ہیڈ ماسٹر نے جب دیکھا کہ طلبہ کامیاب ہو گئے ہیں تو دل میں خوش ہو گیا (۱۴) سب سے اچھا کام وہ ہے جس کا نتیجہ جلد

نکلے اور فائدہ زیادہ ہو۔ (۱۵) میرے بیٹے نے کتاب عزیز [قرآنِ کریم] کی پیروی کی۔ تو میرا سرور زیادہ ہوگیا اور اس کی فرحت بڑھ گئی۔ چونکہ میں باپ ہوں اور سراج [چراغ] اس لئے اس نے مجھے عمر بھر اُف تک نہ کہا۔

مشق نمبر ۱۰۳ (قرآن سے)

(۱) اللہ سب سے اچھا نگہبان ہے اور رحم کرنے والوں میں سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔ (۲) ہم نے زمین میں شگاف ڈال دیئے چشموں سے (۳) تم نہیں جانتے ان میں سے کون تمھارے فائدے کی رُو سے تم سے زیادہ قریب ہے [کون ایسا ہے جو تمھیں جلد از جلد فائدہ پہنچائے]۔ (۴) جو لوگ ظلم کی رُو سے [ظالمانہ طور پر] یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹوں میں صرف آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ [دوزخ کی] دہکتی آگ میں جھلسیں گے۔ (۵) [اے پیغمبرؐ!] انھیں کہدو کہ کیا ہم تمھیں وہ لوگ بتلادیں جو [اپنے] کاموں میں سب سے زیادہ خسارہ پانے والے ہیں؟ [ہاں تو] وہ وہ ہیں جن کی کوشش صرف دنیا کی زندگی میں [دنیا کے مشغلوں میں] کھوئی گئی ہے حالانکہ وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ (۶) تو انھیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کون شخص مکان [درجہ] کے لحاظ سے بدتر اور لشکر [ساتھیوں] کے لحاظ سے زیادہ کمزور ہے (۷) اور [نیکیوں کی] آخرت درجات کے اعتبار سے بڑی شاندار اور فضیلت کے اعتبار سے بھی بڑی شاندار ہے (۸) اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بات بڑے غصے کی ہے کہ تم وہ بات کہو جو کرو نہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو

پسند فرماتا ہے جو اس کی راہ میں ایسی مضبوط صف بنا کر لڑتے ہیں گویا وہ ایک سیسہ سے بنائی ہوئی عمارت ہیں [جو ہلائے نہیں ہلتی] (۹) [اے پیغمبر!] تم کہا کرو کہ اے میرے رب مجھے علم میں بڑھاتا چلا جا [میرا علم زیادہ کرتا رہ]۔ (۱۰) اور بہتیرے گاؤں [والوں] نے اپنے رب کے حکم سے اور اس کے رسولوں سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے اس معاملہ کا سخت حساب لیا اور ہم نے انھیں بُری طرح سزا دی ٭

مشق نمبر ۱۰۴ (اردو سے عربی)

(۱) اِشْتَرَيْنَا تولةً ذَهَبًا [يا مِنَ الذَّهب] بِمِائَةِ رُوبِيَّةٍ۔ (۲) يَحْصُلُ [يا يُوجَدُ] فى بمباى فى هٰذه الايّام مَنٌّ لَحْمًا بِخَمْسَ عَشْرَةَ رُوبِيَّةً (۳) اَلْاٰنَ شَرِبْتُ فِنْجَانَيْنِ قهوةً [يا من القَهْوَةِ] (۴) رِطْلَانِ سَمْنًا [يا مِنَ السَّمْنِ] يكفى لِسِتَّةِ ارطال لحمًا [يا مِنَ اللَّحم] (۵) محمودٌ أَصْغَرُ مِنْ خالِدٍ سِنًّا لٰكِنَّهُ اكبرُ منه علمًا (۶) اَلْجَمَلُ أَشْهَرُ الحيوانِ جَسَامَةً وانقيادًا وقناعةً (۷) اَلْمَنْبَهُ أَشْهَرُ الفَوَاكِهِ فى الهند وباكستان طَعْمًا ورائحةً (۸) لَمَّا سَمِعْتُ خبرَ نجاح اَخِيْكَ فاضَ قَلْبِىْ سُرورًا (۹) الكبيرُ مَنْ هو أكْبَرُ علمًا وعقلًا (۱۰) هٰذا البيتُ عشرون ذِراعًا طولًا وخمسةَ عشَرَ ذِراعًا عرضًا ٭

مشق نمبر ۱۰۶

آنے والے جملوں کو خالی جگہوں میں تمیز کے مناسب الفاظ رکھ کر پورا کرو۔

(۱) قیمۃً (۲) طعمًا (۳) قولاً (۴) حجمًا، نورًا (۵) عُنقًا، ریشًا، جِسمًا، بأسًا یا هَیبَۃً ۔

تنبیہ:- مذکورہ الفاظ کے علاوہ اور الفاظ بھی رکھ سکتے ہو۔

مشق نمبر ۱۰۷

آنے والے [یا ذیل کے] اسموں میں سے ہر ایک اسم کو ایک مناسب جملہ میں تمییز بناؤ:۔

(۱) عندی منٌّ سُکّرًا (۲) الاسدُ اشدُّ بأسًا (۳) هٰذا البیتُ خمسون ذراعًا طولاً (۴) محمّدٌ أحسنُ اخلاقًا (۵) اشتریتُ عِشرین رطلاً لبنًا [یا من اللبن] (۶) هٰذا المقامُ احسنُ هواءً (۷) اشتریتُ رطلاً من بُنٍّ بُرتُقالیٍّ (۸) خالدٌ اشهرُ لاعبًا فی لعبِ الصَّولجانِ (۹) الذهبُ ارفعُ ثمنًا مِنَ الفِضّۃِ (۱۰) فی المکتبۃِ أُلوفٌ من الکُتُبِ (۱۱) رطلٌ من عسلٍ خیرٌ مِن رطلَی سُکّرٍ (۱۲) حضرَ الیومَ فی المدرسۃِ مِئۃُ تلمیذٍ ۔

تنبیہ:- محض مثال کے طور پر مذکورہ جملے بنادیئے گئے ہیں تم ہر ایک جملہ کی جگہ متعدد اور مختلف بنا سکتے ہو۔ اسی طرح آئندہ بھی سمجھا کرو۔

مشق نمبر ۱۰۸

آنے والے جملوں میں تمییز کی موجودہ صورت کو دوسری ہر ممکن صورت سے بدل دو اور تمییز کی

اس تبدیلی سے ممیّز میں جس تبدیلی کی ضرورت پیش آئے اسے بھی ملحوظ رکھو۔

(۱) جَرَّةٌ مَاءً، جَرَّةٌ من ماءٍ یا من الماءِ (۲) مثقالُ ذَهَبٍ، مثقالٌ مِنَ الذَّهبِ۔ مِنْ رِطْلٍ نُحاسٍ یا مِنْ رِطْلٍ من النُّحاسِ (۳) مِائَتَیْ ذِرَاعٍ کَتَّانٍ (۴) سَلَّتَیْنِ عِنَبًا یا من عِنَبٍ (۵) قِنْطَارُ صابونٍ، قِنْطارًا من الصَّابونِ (۶) نِصْفُ صاعٍ بُرٍّ یا نِصْفُ صاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

مشق نمبر ۱۰۹

جو اعداد ذیل کے جملوں میں مذکور ہیں ان کی تمیز مناسب معدودات سے بناؤ۔

(۱) إثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، ثلاثون یومًا، اربعٌ وعشرون ساعةً (۲) مِئَةُ مِیْلٍ، عشرون ذِرَاعًا (۳) تلمیذٍ، مُعَلِّمًا (۴) مِیْلًا، (۵) حُجُرَاتٍ۔

مشق نمبر ۱۱۰

(۱) ایسے تین جملے بناؤ جن میں تمیز منصوب ہو اور ممیّز کیل (ماپ) ہو:-

اشتریتُ قَفِیْزًا بُرًّا۔ بِعتُ مُدَّیْنِ أرُزًّا۔ عندی قَدَحٌ لبنًا۔

(۲) ایسے تین جملے بناؤ جن میں تمیز مجرور ہو اور ممیّز وزن ہو:-

عندی رِطلُ سَمْنٍ [یا رِطلٌ من سَمْنٍ]۔ خُذْ مثقالَ ذهبٍ [یا مثقالًا من ذهبٍ] اشتریتُ مَنَّ سُکَّرٍ [یا مَنًّا من سُکَّرٍ]۔

(۳) ایسے تین جملے بناؤ جن میں تمیز منصوب ہو اور ممیّز مساحة کا کوئی اسم ہو:-

عندنا ذِرَاعٌ حریرًا۔ فَدَّانٌ حَقْلًا۔ الطریقُ خَمْسُونَ مِیلًا طُولًا۔

(۴) ایسے تین جملے بناؤ جن میں تمیز جمع مجرور ہو اور ممیز عدد میں سے کوئی اسم ہو: عندہ ثلاثةُ أَرْطَالٍ من التَّمرِ۔ عندہ اربعةُ اَقداحِ اللَّبَنِ۔ عندہ عشرةُ دراهِمَ:

(۵) ایسے تین جملے بناؤ جن میں تمیز مفرد منصوب ہو اور ممیز کوئی اسم عدد ہو: فی الدار اِثْنَتَا عشرةَ حُجْرَةً وعشرون بابًا وخمسون شُبَّاكًا۔

(۶): عندی سبعةُ اَقلامٍ۔ رأیتُ فی بیتِهِ عشرةَ اولادٍ۔ اللَّبَنُ مملوءٌ فی مائةِ کأسٍ۔

(۷) تین جملے ایسے بناؤ جن میں ممیز جملہ کے اندر ملحوظ ہو: طابَ الاستاذُ نفسًا۔ کَبُرَ الکذبُ ذَنْبًا۔ اخی اکثرُ منّی عِلمًا۔

مشق نمبر ۱۱۱ (عربی سے اردو)

(۱) لشکری آگئے مگر سپہ سالار (نہیں آیا) کیونکہ وہ بیماروں اور زخمیوں کے تدارک میں مشغول ہے، اور وہ کل یا پرسوں آجائے گا۔ (۲) [تمام] لوگ آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں مگر سست اور بداخلاق (۳) مسلمان بیدار ہو چکے ہیں مگر منافقین، ان میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو کافروں کو اپنا دوست بنائے ہیں جب کہ ان [کافروں] نے اپنے دلوں کی عداوت اور بغض کا اظہار بھی کر دیا ہے اور بہت سے مسلمانوں کو قتل کر دیا ہے اور مسلمانوں کو غلام بنانے اور انھیں ذلیل کرنے کے سوا تمام باتوں سے انکار کر رہے ہیں [یعنے مسلمانوں کو غلام اور ذلیل بنانے کے سوا اور کچھ نہیں چاہتے] (۴) میں نے تمام پڑوسیوں سے دوستی کی مگر تکبر کرنے والوں سے

[دوستی نہیں کرسکا] (۵) تیرے مرنے کے وقت تیرے عمل کے سوا کوئی تیرا ساتھی نہیں ہوگا (۶) حال نکرہ مشتقہ کے سوا [کوئی لفظ] واقع نہیں ہوتا۔ مگر بعض صورتوں میں حال معرفہ اور اسم جامد [بھی] ہوجاتا ہے (۷) دیوان ابوالعتاہیہ اور خنساء کے سوا تمام شعراء کے کلام عشقیہ مضامین سے خالی نہیں ہیں (۸) کتاب کے سوا میرا کوئی انیس [غمخوار] نہیں ہے۔ (۹) پختہ ارادے والے، کوشش کرنے والے، سخی، صاحب علم و عقل کے سوا کوئی سردار [لیڈر] نہ بنا، اور جاہل، سست، بخیل اور خود غرض کے سوا کوئی ذلیل نہ ہوا۔ (۱۰) پرہیزگار کے سوا تیرا مال کوئی نہ کھائے اور پرہیزگار کے مال کے سوا تو کسی کا مال نہ کھا (۱۱) میں حق [سچائی] کے سوا کسی کی پیروی نہ کروں گا اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈروں گا۔

اشعار

ہر مرض کے لئے کوئی دوا ہے جس سے اس کا علاج کیا جائے۔ مگر حماقت [ایسا مرض ہے] جس نے دوا کرنے والوں کو تھکا دیا۔

سنو! اللہ کے سوا سب باطل ہے اور ہر ایک نعمت لامحالہ زوال پذیر ہے۔

مشق نمبر ۱۱۲ (قرآن سے)

(۱) اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا "آدم کو سجدہ کرو" تو انھوں نے [سب نے] سجدہ کیا مگر ابلیس نے [نہیں کیا] (۲) یہ ناچیز زندگی [دنیا وی زندگی] اور کچھ نہیں مگر لہو ولعب [ایک کھیل] ہے۔ (۳) برا مکر اور کسی کو نہیں گھیرتا مگر اپنے

صاحب کو [کمر کرنے والے کو]۔ (۴) تو ہم نے اس [گاؤں] میں ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا۔ (۵) حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا چیز ہے؟ (۶) اللہ کے سوا غیب [کی باتیں] کوئی نہیں جانتا۔ (۷) کیا احسان کا بدلہ احسان کے سوا [اور کچھ] ہے؟

مشق نمبر ۱۱۳ (اردو سے عربی)

(۱) نَجَحَ الْأَوْلَادُ كُلُّهُمْ إِلَّا الْكَسْلَانَ (۲) اَلْمُسْلِمَاتُ يَخْرُجْنَ مع الحجاب إِلَّا الخالدَةَ (۳) ما اكلتُ من هٰذه الفواكه إِلَّا برتقالًا (۴) لا يخاف المسلمُ إِلَّا اللهَ (۵) صَادَقْتُ جميعَ الناس إِلَّا المتكبِّرَ (۶) لا نَعْبُدُ احدًا غيرَ اللهِ (۷) حضر الاولادُ كلُّهم في مدرستنا إِلَّا محمودًا (۸) نَجَحَتِ البناتُ كُلُّهُنَّ إِلَّا ابنةً كسلانةً الّتي أضاعَتْ اوقاتَها في اللّهو واللّعِبِ ـ

مشق نمبر ۱۱۴

ذیل کے جملوں میں خالی جگہوں کو مستثنیٰ یا اِلَّا سے پُر کرو اور اعراب لگاؤ نیز جن مقامات میں اعراب کی دو صورتیں جائز ہیں انھیں ظاہر کرو:۔

(۱) إِلَّا أميرَ القافلة یا اور کچھ (۲) إِلَّا جزءٌ منه (۳) إِلَّا ولدًا مجتهدًا یا إِلَّا ولدٌ مجتهدٌ (۴) إِلَّا بالتجارة (۵) إِلَّا يومًا (۶) إِلَّا على أُمّه (۷) إِلَّا عَمَلَهُ (۸) إِلَّا الخوخَ ـ

آنے والے جملوں میں غیر کے ذریعہ استثناء کرو اور مستثنیٰ اور لفظ غیر کو اعراب لگاؤ:۔

(۹) غَيْرَ وَرْدَةٍ (۱۰) غَيْرُ عَمَلِهِ (۱۱) غَيْرَ الذَّهَبِ۔ (۱۲) غَيْرَ غَزَالَةٍ

(۱۳) غَيْرَ یا غَيْرُ محمودٍ (۱۴) غَيْرَ یا غَيْرُ العَاشِرِ۔

خالی مقامات میں محذوف الفاظ کو رکھ کر ذیل کے جملے پورے بناؤ:۔

(۱۵) لا تُعْجِبُ (۱۶) ما أعْطَيْتُهُ إلَّا قَلَمًا (۱۷) لَمْ يَنْجَحْ أحَدٌ (۱۸) ما شَرِبْتُ

(۱۹) قَدِمَ الجُنودُ (۲۰) فازَ التَّلامِذَةُ۔

مذکورہ جوابات صرف ایک مثال کے طور پر لکھے گئے ہیں۔ ان کی جگہ بہتیرے جوابات لکھے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح ہر موقع پر سمجھو۔

مشق نمبر ۱۱۵

ذیل کے اسموں میں ہر ایک اسم کو کسی جملے میں مستثنیٰ منہ بناؤ مثلاً:۔

(۱) فُتِحَتِ الأبْوابُ إلَّا البابَ المُغْرِبِيَّ (۲) فازَ التُّجَّارُ إلَّا تاجِرًا كَذَّابًا (۳) لا أُحِبُّ المُدُنَ إلَّا مَدِينَةً صافِيَةَ الهَواءِ (۴) لَمْ يُقْطَعِ الأشْجارُ إلَّا شَجَرَةً یا شَجَرَةٌ (۵) البُقُولُ كُلُّها نافِعَةٌ إلَّا البَقْلَةَ الرَّدِيئَةَ (۶) تَفَجَّرَتِ الأنْهارُ كُلُّها إلَّا نَهْرَةً۔ (۷) لَمْ يَحْضُرِ التَّلامِذَةُ إلَى الآنَ إلَّا تِلْمِيذَيْنِ یا تِلْمِيذانِ۔ (۸) طارَتِ الطُّيُورُ إلَّا طائِرًا (۹) مَضَى اللَّيْلُ إلَّا بَعْضَهُ (۱۰) سارَ المُسافِرُونَ غَيْرَ المَرْضَى۔

مشق نمبر ١١٦

(١) تین جملے ایسے بناؤ جن میں مُستثنیٰ بِاِلَّا واجب النصب ہو۔

جاءَ القومُ اِلَّا سیِّدَہم ۔ حضر التلامیذ اِلَّا زیدًا۔

فسجدوا اِلَّا ابلیسَ۔

(٢) تین جملے ایسے بناؤ جن میں مستثنیٰ بِاِلَّا کے اعراب کی دو صورتیں جائز ہوں۔

ماحضر القومُ اِلَّا سیِّدَہم یا سیِّدُہم ۔ ھل نَضِجتِ الثمارُ اِلَّا

تفاحًا، یا تفاحٌ ۔ ماسہرتْ مع احدٍ اِلَّا زیدًا یا زیدٍ۔

(٣) تین جملے ایسے مرتب کرو کہ جن میں مستثنیٰ بِاِلَّا کا اعراب موقع

کے اقتضاء کے مطابق ہو۔

ماحضر اِلَّا تِلمیذٌ ۔ مارأیت اِلَّا تلمیذًا۔

ماکتبت اِلَّا بِالقلمِ۔

مشق نمبر ١١٧

اس مشق کے جملے آسان ہیں اس لئے صرف اشعار کا ترجمہ لکھا جاتا ہے۔

(١٢) اے معین الملک اگر کوئی حادثہ پیش آجائے تو اچھی طرح صبر [برداشت] کرو۔
کیونکہ صبر جمیل کا انجام اچھا ہی ہوتا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ رات جب اس پر
خوب تاریکی چھا جائے تو وہ صبح کی روشنی کی دلیل ہو جاتی ہے۔

جب [کوئی خاص] شخص تکلف بغیر تیرا لحاظ نہ رکھے [تکلف سے محض

دکھانے کے لئے تیرے ساتھ میل جول رکھے] تو تُو اسے چھوڑ دے اور اس پر کوئی بڑا افسوس نہ کر جب کہ اخلاص محبت طبعیت میں نہ ہو، تو تکلّف سے آئی ہوئی محبت میں کوئی خیر نہیں ہے۔

اگر تو مجھ سے قریب ہوگا تو میری محبت بھی تیرے قریب آتی جائیگی، اور اگر تو مجھ سے دُور ہوگا تو مجھے بھی اپنے سے دُور ہوتا دیکھے گا۔ [حقیقت یہ ہے] کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی زندگی میں اپنے بھائی سے [ہر ایک دوسرے سے] بے نیاز ہے۔ اور ہم جب مَر جائیں گے تو اور زیادہ بے نیاز ہو جائیں گے۔

مشق نمبر ۱۱۸ (قرآن سے)

(۱) اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں [بھی] بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ [دوزخ] کے عذاب سے بچالے (۲) [اے پیغمبر!] کہا کر و کہ اے اللہ! ملک کے مالک تو [اپنا ملک] جسے چاہتا ہے اسے دیتا ہے اور [اپنا] ملک جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں [سب] بھلائی ہے۔ تو ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (۳) اے اسرائیل [یعقوبؑ] کی اولاد! میری اس نعمت کو یاد کرو جو مَیں نے تمہیں عطا کی تھیں۔ (۴) اے اطمینان والی جان! اپنے رب کی طرف راضی ہو کر اور اس کی پسندیدہ ہو کر لوٹ جا (۵) ہم نے کہا اے آگ! تو ابراہیمؑ پر ٹھنڈی اور سلامتی [بے ضرر] ہو جا (۶) اے یوسفؑ! اے بڑے راستباز! ہمیں سات موٹی گایوں کی نسبت فتویٰ دیجئے [تعبیر بتلائیے]

جنھیں دوسری سات لاغر گائیں کھا رہی ہیں ۔ اور سات سبز خوشوں اور دوسرے خشک [خوشوں کی] نسبت بھی [فتوی دیجئے] (۷) اے ہارونؑ کی بہن ! [اے مریمؑ !] نہ تیرا باپ کوئی برا آدمی تھا ، نہ تیری ماں بدکار تھی ۔ (۸) [ہارونؑ نے موسیٰؑ سے] کہا اے میری ماں کے بیٹے ! [اے میرے بھائی] میری داڑھی مت پکڑ نہ میرا سر [نہ میرے سر کے بال پکڑ] (۹) اسمٰعیلؑ نے ابراہیمؑ کو [کہا] اے ابا جان ! آپ وہ کر ڈالیں جس کا آپ کو [اللہ کی طرف سے] حکم دیا جاتا ہے [مجھے ذبح کر ڈالیے] اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابر لوگوں میں سے پائیں گے (۱۰) وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں (۱۱) انھوں نے [فرشتوں نے] کہا تو پاک ہے ہمیں تو اور کوئی علم نہیں مگر وہی علم جو تو نے ہمیں سکھلا دیا ہے ۔ بیشک تو ہی تو ہے بڑا جاننے والا بڑی حکمت والا ۔ (۱۲) حج [کے دنوں] میں نہ ہم بستری [درست ہے] نہ گالی گلوچ نہ لڑائی جھگڑا ۔

مشق نمبر ۱۱۹ (اردو سے عربی)

(۱) یَا عَبْدَ الْكَرِيمِ لِمَ لَا تَجْتَهِدُ أَنْ تَكُونَ فَائِزًا فِي الْامْتِحَانِ السَّنَوِيِّ (۲) يَا ابْنَ عَمِّ تَيَقَّظْ كُلَّ يَوْمٍ صَبَاحًا وَامْشِ مَعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ (۳) يَا بَنِي الْحَاجِّ اسْمٰعِيلَ اتَّبِعُوا آبَاءَكُمُ الصَّالِحَ وَكُونُوا خُلَفَاءَ رَاشِدِينَ ۔ (۴) أَيُّهَا الشُّبَّانُ افْهَمُوا الْقُرْآنَ الْحَكِيمَ وَاعْمَلُوا بِهِدَايَتِهِ ، فَإِنَّ فِي هٰذَا لَفَلَاحُكُمْ وَفَلَاحُ قَوْمِكُمْ (۵) يَا تِلْمِيذُ إِنْ تَقْرَءْ هٰذَا الْكِتَابَ وَتَحْفَظْ [مَا فِيهِ] يَكْفِكَ فِي عِلْمِ الصَّرْفِ وَالنَّحْوِ (۶) لَا كِتَابَ أَنْفَعُ

من القرآن الحکیم (۷) لا کتابَ عندی ولا قرطاسَ (۸) لا وسیلةَ للنجاةِ افضلُ من توحیدِ اللہِ ؛

مشق نمبر ۱۲۰ (من القرآن)

(۱) اور کافروں نے کہا اس قرآن کی طرف کان نہ لگاؤ اور اس کے درمیان فضول بکواس کیا کرو شاید تم غالب آجاؤ (۲) اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو [سب کو] اللہ کی طرف بلاتا ہے اور اچھے کام کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو مسلمین [اللہ کے حکم کے سامنے سر جھکانے والوں] میں سے ہوں۔ اور بھلائی اور برائی [درجے میں] مساوی نہیں ہو سکتی ہیں۔ تم ایسے طریقہ سے مدافعت کرتے رہو جو بہترین طریقہ ہو [ایسا کرو گے] تو ناگہاں [ایسا معلوم ہوگا] کہ وہ شخص کہ تمہارے اور اس کے درمیان عداوت تھی گویا ایک بڑا گہرا دوست ہو گیا ہے۔ لیکن یہ طریقہ حاصل نہیں ہوتا مگر انہی لوگوں کو جو صبر [اور ضبط] کیا کرتے ہیں اور یہ طریقہ نہیں میسر آتا مگر بڑے نصیب والے کو۔ اور اگر شیطان کی طرف سے تمہیں کوئی وسوسہ محسوس ہو تو [شیطان مردود سے] اللہ کی پناہ طلب کیا کرو* (۳) تو جس شخص کے دائیں ہاتھ میں اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا تو وہ [بڑے اطمینان سے] کہے گا، ہاں لو میرا نامۂ اعمال پڑھ لو میں نے تو [پہلے ہی] سمجھ لیا تھا کہ میں ضرور اپنے [اعمال کے حساب کے] روبرو ہونے والا ہوں [میرے اعمال کا حساب ضرور میرے سامنے پیش آنے والا ہے] پس وہ پسندیدہ عیش [جنت کی زندگی] میں ہوگا۔ (۴) اور لیکن جس کے بائیں ہاتھ میں اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا تو وہ کہے گا کاش مجھے اپنا

* [illegible]

نامۂ اعمال نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے! اے کاش وہی [دنیاوی زندگی] فیصلہ کن ہو جاتی [اسی پر سب معاملہ ختم ہو جاتا]۔ مجھے میرا مال بھی کچھ کام نہ آیا، میرا دبدبہ بھی برباد ہو گیا۔ (۵) [شعیبؑ نے موسیٰؑ سے] کہا، میرا ارادہ ہے کہ اس بات پر کہ تم آٹھ سال میری مزدوری کرو اپنی ان دو لڑکیوں میں سے ایک تمہارے ساتھ نکاح کر دوں۔ (۶) اے میرے بیٹو! جاؤ اور یوسفؑ اور اس کے بھائی کی تلاش کرو۔ اور اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہو۔ اللہ کی رحمت سے کوئی نا امید نہیں ہوتا ہے مگر کافر لوگ [جو اللہ کو نہیں مانتے]۔

مشق نمبر ۱۲۱

(امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے اپنے سپہ سالار کو خط لکھا)

جب تم کوچ کرو، اپنے ساتھیوں پر چلنے میں تشدد نہ کرو اور اپنی قوم کو غصہ نہ دلاؤ اور کام میں ان سے مشورہ لیا کرو۔ اور عدل و انصاف کا استعمال رکھو اور ظلم و جور [بے انصافی] اپنے پاس پھٹکنے نہ دو۔ یہ حقیقت ہے کہ جس قوم نے ظلم کیا وہ [کبھی] کامیاب نہیں ہوئی اور نہ اپنے دشمن پر انہیں فتح و نصرت حاصل ہوئی۔ اور جب تم فتح پا جاؤ تو نہ کسی شیر خوار بچے کو قتل کرو نہ بوڑھے کو نہ عورت کو نہ کسی طفل [نابالغ بچے] کو نہ کسی کھجور کے درخت کو چھیڑو نہ کھیتی کو آگ لگاؤ نہ کسی پھلدار درخت کو کاٹو اور جب تم کسی کے ساتھ معاہدہ کرو تو بے وفائی [خلاف ورزی] نہ کرو اور جب تم نے باہم صلح کر لی تو اسے نہ توڑو۔ اور تمہارا گزر ایسے

لوگوں پر بھی ہوگا جو گرجا گھروں میں تارک الدنیا ہوں گے۔ جنھوں نے اللہ کے لئے دنیاوی لذائذ سے کنارہ کشی اختیار کی ہے، تو ان کو اور اس چیز کو جس کے لئے وہ سب سے الگ ہو گئے ہیں اور جس چیز کو انھوں نے اپنے لئے پسند کر رکھا ہے [اپنے حال پر] چھوڑ دو اور خانقاہوں کو نہ توڑو اور نہ انھیں قتل کرو۔ والسلام

مشق نمبر ۱۲۲ (طغرائی کے اشعار)

(۱) میرے اپنے نفس [شخصیت] کی قدر شناسی نے اس کی [یعنے نفس کی] قیمت بڑھا دی ہے۔ اس لئے میں نے اسے ارزانی قدر اور اوچھے پن سے محفوظ رکھا ہے۔

(۲) [یاد رکھ] سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو تیرے معتمدین میں سے سب سے زیادہ تیرا قریب ہے [یعنے اکثر ایسا ہوتا ہے]، اس لئے لوگوں سے جو کنارہ کر اور [صرف] رسمی طور پر ان سے میل جول رکھا کر [یعنے کسی پر پورا اعتماد نہ رکھا کر] +

موسم بہار کی تعریف میں ابو تمام حبیب بن اوس کے اشعار

(۱) اے میرے دو دوستو! اپنی نظروں کو دور تک دوڑاؤ۔ تم روئے زمین کو [سطح زمین کو] دیکھو گے [اس پر] کیسے نقش و نگار بنائے گئے ہیں۔

(۲) تمھیں ایسا آفتابی روز روشن نظر آئے گا جسے ٹیلوں کے پھولوں نے ایسا آراستہ [اور ٹھنڈا] کر دیا ہے گویا وہ ماہتابی دن بن گیا ہے۔

(۳) وہ ٹیلے ایسے ہو گئے ہیں کہ ان کے باطن [اندرونی] ان کے ظاہر [سطح] کے لئے ایسے

پھول گھر گھر کر نکال رہے ہیں کہ ان سے دلوں میں روشنی پہنچنے لگتی ہے۔

(۴) [یوں تو] تمام دنیا ایک گزر بسر کرنے کی جگہ ہے مگر جب فصلِ بہار آتی ہے تو وہ ایک تماشا گاہ بن جاتی ہے۔

مشق نمبر ۱۲۳

(ایک خط ایک لڑکی کی طرف سے اپنی ماں کو جب وہ [لڑکی] مدرسہ پہنچ جاتی ہے)

میری مخدومہ امّاجان!

سلام اور اچھے آداب آپ کی بیٹی کی طرف سے پیش ہیں۔ بعد ازاں میں عرض کرتی ہوں کہ آپ کے پاس میرے وجود کی غیر حاضری کی وجہ سے میرا دل آپ سے غیر حاضر نہیں ہے کیونکہ آپ ہر وقت میرا خیال اور میرے افکار کا مرکز بنی ہوئی ہیں۔ [ہر وقت آپ کی ذات میرے دل اور دماغ میں موجود ہے]۔

امّاجان! میں جب مدرسہ پہنچی تو میرا دل گھبرانے لگا اور دنیا میری نظروں میں اندھیر ہو گئی۔ یہاں تک کہ مجھے محسوس ہونے لگا کہ اب میں پھر کبھی آپ کے دیدار حاصل نہیں کروں گی۔

تو استانیوں نے میری حالت کو تاڑ لیا* اور میرے سامنے علم و ادب کے فوائد پیش کرنے لگیں اور مجھے جتلانے لگیں کہ لڑکی کی تربیت [پرورش] ان دونوں چیزوں کے بغیر مکمل ہی نہیں ہو سکتی۔ تو مجھے خیال آیا کہ میری ماں اور کچھ نہیں چاہتی مگر صرف یہ کہ وہ مجھے ایک ایسی مکمل [تربیت یافتہ] لڑکی دیکھے جو ہر دیکھنے والے کو مسرور کر دے [جس کی خوبیوں سے ہر شخص خوش ہو جائے] بس اس [خیال] میں اور اس

* اور میرے سامنے علم و ادب کے فوائد بیان کرنے لگیں

[فہمائش] میں میرے لئے اچھی خاصی تسلی اور تسکین [پیدا] ہو گئی۔ [بس اتنی تسلی آتے ہی] میری ہمت پریشانی اور غم کے گڑھے سے نکل کر اٹھ کھڑی ہوئی اور میرا دل مرجھانے کے بعد پھر کشادہ [ترو تازہ] ہو گیا۔ اس کے بعد بحمد اللہ میں نے تو تعلیم و تہذیب کے میدان میں ایک بڑا فاصلہ طے کر ڈالا۔ اب تو مجھے کسی بات کی کمی [ضرورت] محسوس نہیں ہوتی بجز آپ کی نیک دعاؤں کے، کہ میری کوشش کامیابی سے قرین ہو جائے اور میں آپ کو منہ بتانے کے لائق ہو جاؤں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی دراز فرمائے، والسلام۔

آپ کی بیٹی فلانہ

مشق نمبر ۱۲۴

(جواب)

میری پیاری [بیٹی] وعلیکِ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہمیں تمہارا خط مؤرخہ فلاں تاریخ کا موصول ہوا۔ اور اس سے ہمارے دلوں کو کچھ اطمینان حاصل ہوا۔ کیونکہ تمہاری جدائی نے ہم سب کی خوشی کو رنج سے اور ہماری راحت کو مشقت سے بدل دیا تھا خصوصاً میں تمہاری ماں تو ایک عرصے تک رات اور دن دھاروں آنسو بہاتی رہی اور ہم اسی حال میں رہے یہاں تک کہ تمہارا خط ہمیں ملا جو تمہارے مسرت بخش حالات کا اظہار کرتا ہے۔ نیز تم نے جو کچھ صبرِ جمیل اور اشتغالِ مدرسیہ کا شوق اختیار کیا ہے اس کی بھی تشریح کر رہا ہے۔ اس لئے ہم نے اللہ کا شکر ادا کیا اور دعا کی کہ وہ تمہیں ہمیشہ عافیت کے لباس میں [آراستہ] رکھے اور تمہیں خوب ثابت قدمی عطا فرمائے اور تمہیں بہت قریب میں تمہاری منزلِ مقصود تک پہنچائے اور

تمام آفات سے محفوظ رکھے ۔ والسلام۔

تمہاری والدہ فلانہ

مشق نمبر ۱۲۵

(ذیل کی عبارت میں نعت حقیقی اور سببی میں امتیاز کرو)

قاہرہ ایک بڑا شہر ہے جو اپنی رونق اور خوبصورتی میں بہت سے یورپی شہروں سے مشابہت رکھتا ہے۔ اور ابھی پچھلے دنوں میں اس کے باشندوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ اس میں بہت سے کشادہ میدان اور گھنے باغات ہیں اور جب تم اس کے اطراف میں چکر لگاؤ گے تو ایسے محلات نظر آئیں گے جن کی عمارتیں بہت اونچی ہیں۔ اور مسجدیں جن کے قبے بہت بلند ہیں اور محلے جن کے راستے کشادہ ہیں۔ نیز تمہیں بہت سے کارخانے اور تجارت کی منڈیاں اور کام کرنے والے ملیں گے۔

ہر موسم سرما میں دولتمند سیاح بہت سرد ممالک سے یہاں آپہنچتے ہیں تو جبتک وہ چاہتے ہیں اس کے صاف ستھرے آسمان کے نیچے قیام کرتے ہیں اور اس کی معتدل اور عمدہ ہوا سے مستفید ہوتے ہیں۔

مشق نمبر ۱۲۶

(آنے والے جملوں میں نعت ۔ خبر اور حال میں تمیز کرو)

(۱) کسی کی ملاقات کے لئے نہ جایا کرو۔ جب کہ آسمان مینہ برسا رہا ہو۔ تاکہ تم بھیگے کپڑوں اور لتھڑے ہوئے جوتوں میں اسکے سامنے نہ جاؤ۔ کیونکہ یہ بڑا عیب ہے۔

(۲) امامِ عادل [منصف مزاج سردار یا بادشاہ] اس باپ کی مانند ہے جو اپنے بچوں پر بڑا شفیق ہے۔ جو بچپن میں ان کی مدد کرتا رہتا ہے اور بڑے پن میں انکی رہنمائی کرتا رہتا ہے ؛

(۳) سنگترے کا ذائقہ لذیذ ہے۔ اس کی بُو اچھی ہے اور سردی کے میووں میں دیرپا میوہ ہے ؛

(۴) سکونت کے لئے شور وغُل سے بھرے مقامات کی نسبت خاموش مقامات زیادہ اچھے ہیں ؛

مشق نمبر ۱۲۷

خالی جگہوں میں مناسب صفتیں رکھو۔ مثلاً :-

(۱) الصَّافِیُ (۲) الکَبِیرُ [میلا۔گدلا] (۳) الحَسَنَۃُ یا الطَّیِّبَۃُ
(۴) الغَنَّاءُ۔ الکَثِیرَۃُ الاَوْرَاقِ (۵) الصَّدُوقُ (۶) الکَثِیفُ۔
(۷) الضَّیِّقُ (۸) الصَّالِحِینَ (۹) المَمْلُوءَۃُ بِالضَّوضَاءِ
(۱۰) العَامِلِینَ یا المُجَاھِدِینَ ؛

مشق نمبر ۱۲۸

خالی جگہوں میں کوئی مناسب موصوف رکھو۔ مثلاً :-

(۱) الرِّجَالُ یا المجاھدون (۲) مَعْدِنٌ (۳) الغَضَبُ (۴) سحابۃٌ
(۵) الزَّمْھَرِیرُ یا الرِّیَاحُ (۶) مَطَرٌ۔

مشق نمبر ۱۲۹ ایسے جملے بناؤ جن میں ذیل کے اسماء صفت نعت واقع ہوں مثلاً :-

(۱) العرب قومٌ کریمةٌ طِبَاعُهُمْ (۲) فی الحدیقة اَشجارٌ باسِقةٌ فروعُها (۳) عُمَرُ رجلٌ سخیٌّ (۴) هٰذا خطیبٌ مؤثرٌ کلامُهُ (۵) جاءَ ولدٌ نظیفةٌ ملابِسُهٗ (۶) مدیرُ المدرسةِ حَسَنٌ هِندامُهٗ (۷) طَلَعَ فی السماءِ نجمٌ ساطعٌ نورُهٗ (۸) فی هٰذہِ العمارةِ طبقاتٌ عالیاتٌ۔

مشق نمبر ۱۳۰

ایسے جملے بناؤ جن میں ذیل کے اوصاف نعت سببی واقع ہوں۔ مثلاً :-

(۱) جاءَ ولدٌ عاقلٌ اخوهُ (۲) فی المسجد منارةٌ شاهقٌ بناءُهٗ (۳) هٰذہ صورةٌ جمیلٌ اِطارُها (۴) هٰذا بیتٌ واسعٌ صحنُهٗ (۵) جاءنی زیدٌ المسافرُ ابوهُ غدًا (۶) اکرمتُ الولدَ المحسنَ ابوہ۔

مشق نمبر ۱۳۱

ذیل کے جملے میں نعت مفرد کو تثنیہ اور جمع سے تذکیر و تانیث دونوں صورتوں میں تبدیل کرو :-

(تثنیہ) عَدُوَّانِ عاقِلانِ خیرٌ مِنْ صدیقَیْنِ جاهِلَیْنِ۔

عَدُوَّتانِ عاقِلَتانِ خیرٌ مِنْ صدیقَتَیْنِ جاهِلَتَیْنِ۔

(جمع) الاعداءُ العاقلونَ خیرٌ مِنَ الاصدقاءِ الجاهلینَ۔

العدوّاتُ العاقلاتُ خیرٌ مِنَ الصدیقاتِ الجاهلاتِ۔

ذیل کے جملوں میں مفرد نعوت کو جملہ وصفیہ میں تبدیل کرو :-

(۱) مَرَرْتُ بِحَیٍّ اِنهدمَ بالسُّکّانِ (۲) سمعتُ صوتًا یُطرِبُ۔

(۳) نَالَتْ مِصْرُ مَنْزِلَةً تَعْلُوْ (۴) سَقَيْتُ كَلْبًا يَلْهَثُ
(۵) قَلِيْلٌ دُبِّرَ خَيْرٌ مِنْ كَثِيْرٍ بُعْثِرَ (۶) اِقْبَلْ نُصْحًا يَنْفَعُ مِنْ اَخٍ يُخْلِصُ

وصفی جملوں کو مفرد نعوت میں تبدیل کرو مثلاً :-

(۱) قَابَلْتُ وَلَدًا صَابِحًا (۴) شَاهَدْتُ قِطَارًا سَرِيْعَ السَّيْرِ
(۲) سَمِعْتُ خَطِيْبًا مُؤَثِّرًا فِي سَامِعِيْهِ (۵) عَطَفْتُ عَلٰى فَقِيْرٍ عَفِيْفِ النَّفْسِ
(۳) اُحِبُّ كُلَّ عَامِلٍ مُتْقِنٍ عَمَلَهٗ (۶) رَكِبْتُ بَاخِرَةً جَمِيْلَةَ الْغُرَفِ

آنے والے جملوں میں حال کو نعت سے بدل دو مثلاً :-

(۱) جَاءَتْ بِنْتٌ تَضْحَكُ (۳) ظَهَرَ النُّوْرُ السَّاطِعُ
(۲) رَكِبْتُ حِصَانًا مُسْرَجًا (۴) اَبْصَرْنَا الْبَرْقَ اللَّامِعَ

ذیل کے ہر ایک جملے میں اس طرح تغیر کرو کہ جو الفاظ خبر ہیں وہ نعت بن جائیں۔ مثلاً :-

(۱) الْحُجْرَةُ النَّظِيْفَةُ جُدْرَانُهَا (۳) الدَّرْسُ الْمَفْهُوْمُ مَعْنَاهُ
(۲) الْحَدِيْقَةُ النَّاضِرَةُ اَزْهَارُهَا (۴) زَهْرَةٌ نَاصِعٌ بَيَاضُهَا

مشق نمبر ۱۳۲

(۱) چھ جملے ایسے مرتب کرو کہ ہر ایک جملہ نعت حقیقی پر مشتمل ہو۔ اور صفتیں تذکیر وتانیث اور افراد وتثنیہ وجمع میں مختلف ہوں مثلاً :-

جاء رجلٌ صالحٌ	جاءت امرءةٌ صالحةٌ
جاء رجلان صالحان	جاءت امرء تان صالحتان
جاء رجال صالحون	جاء یا جاءت نسوۃٌ صالحاتٌ

(۲) چھ جملے ایسے بناؤ جن میں سے ہر ایک نعت سببی پر مشتمل ہو۔ اور صفتیں تذکیر و تانیث اور افراد و تثنیہ و جمع میں مختلف ہوں جیسے :۔

رأیتُ ولداً صالحاً ابوہ	رأیت امرءۃً صالحۃً اُمّھا
" ولدینِ صالحینِ اَبَوَاھُمَا	" امرءتینِ صالحتینِ بنتاھُما
" اولاداً صالحینَ اٰباءُھم	" نسوۃً صالحاتٍ بناتُھُنّ

(۳) چھ جملے ایسے بناؤ جن میں سے تین میں نعت کی جگہ جملہ اسمیہ اور تین میں جملہ فعلیہ ہو مثلاً :۔

ھٰذا رجلٌ اخوہ صادقٌ۔ ذالِکَ رجلانِ اُختَاھُما صادقتان۔
جاءنی رَجُلٌ اَبَوَاہُ صالحانِ۔
تلک بنتٌ تَضحکُ ۔ تانِکَ بنتان تضحکان۔ ھٰؤلاءِ بَنَاتٌ یَضحکْنَ۔

(۴) چھ جملے ایسے بناؤ کہ ان میں سے تین میں جملہ اسمیہ اور دوسرے تین میں جملہ فعلیہ حال واقع ہوئے ہوں مثلاً :۔

جاء حامدٌ وھو راکبٌ۔ رأیتُ فاطمۃَ وھِیَ راکبۃٌ ۔جاءتِ النِّسوۃُ

وهن ضاحكات۔ جاء رشيد يضحك۔ جاءت فاطمة تضحك۔ جاءت النسوة يضحكن۔

(۵) چھ جملے ایسے بناؤ کہ ان میں سے پہلے تین میں جملہ اسمیہ اور دوسرے تین میں جملہ فعلیہ خبر واقع ہوں مثلاً۔

هذا الولد اخوه تاجر	هذا الولد يقرء الكتاب
هذان الولدان ابوهما تاجر	هذان الولدان يقرءان
هؤلاء الاولاد ابوهم تاجر	هؤلاء البنات يلعبن

مشق نمبر ۱۳۳ (اردو سے عربی)

لی حجرة۔ ليست حجرتی بضيقة، بل هی حجرة واسعة جميلة ملونة جدرانها مرتفع سقفها۔ فيها اربعة شبابيك طول كل منها ذراعان وعرضه ذراع ونصف۔ كل شباك مرصعة فيه قطع من الزجاج الشفاف كی لا تمتنع دخول النور اذا أغلق۔ لحجرتی باب واسع ارتفاعه ثلثة اذرع۔ ومصراعاه جميلان جدا۔ فی حجرتی منضدة كبيرة مستطيلة منقوشة جوانبها الاربعة۔ اضع عليها الكتب بترتيب سديد واطالع اسباقی بجالسا عندها۔ [وفی حجرتی] كرسيان صنعهما وشكلهما جميل فی الغاية وسرير حسن منقوشة قوائمه وعليه فرش نظيف منظره لطيف جدا وفی جانب مرآة كبيرة مذهبة

إِطَارُهَا وَمَا عَلَا الْأَشْيَاءِ الْمَذْكُورَةِ فِي حُجْرَتِي مِنْضَدَةٌ صَغِيرَةٌ مُدَوَّرَةٌ يَسُرُّ النَّاظِرِيْنَ مَنْظَرُهَا۔ وَيَكُونُ مَوْضُوعًا فِي عَيْنِ وَسَطِهَا ظَرْفٌ جَمِيلٌ (مِزْهَرَةٌ [گلدان] جَمِيلَةٌ) مُذَهَّبَةٌ أَطْرَافُهَا۔ يَأْتِي الْبُسْتَانِيُّ كُلَّ صَبَاحٍ بِرَيَاحِيْنَ مُخْتَلِفَةِ الْأَلْوَانِ وَيُرَتِّبُهَا فِيهِ [یا فیہا]۔ وَلِهٰذَا صَارَتْ حُجْرَتِي كَأَنَّهَا غُرْفَةٌ مِنْ غُرَفِ الْجَنَّةِ۔ أَسْكُنُ فِيهَا مُسْتَرِيحًا وَأَنَامُ مُطْمَئِنًّا۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَلَهُ الشُّكْرُ ٭ ٭ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكَرَمِهِ

مشق نمبر ۱۳۴

آنے والی عبارتوں میں تاکید اور مؤکد کو پہچانو اور اعراب لگاؤ۔ اور تاکید لفظی و معنوی میں فرق کرو۔ اس عبارت کا ترجمہ :۔

(۱) محنتی کارگزار کی تمام لوگ تعریف کرتے ہیں۔

(۲) تمام ملک [حکومت] صرف اللہ کے لئے ہے۔

(۳) تُو ہی تو ان پر [اپنے بندوں پر] نگہبان تھا۔

(۴) میں نے بذاتِ خود باغ کے درختوں کو جانچا [خوب غور سے دیکھا] تو سب ہی کو پھلدار پایا۔

(۵) اپنے ماں اور باپ دونوں کی فرمانبرداری کر اور اپنے تمام بھائیوں پر مہربانی کیا کر۔

(۶) خبردار خبردار! چغلخوری سے بچنا رہ۔

(۷) قاصد بذاتِ خود خوش خبری لئے ہوئے واپس آیا۔

(۸) میں کشتی پر اپنے دونوں دوستوں کے ساتھ سوار ہوا۔

(۹) ہاں ہاں ! ابھی مجرم اپنی سزا پالے گا۔

(۱۰) میں نے بذاتِ خود اس کے ساتھ اس سے زیادہ ہمدردی کی جتنی اس کے دونوں بھائیوں نے اس کے ساتھ ہمدردی کی ہے۔

(۱۱) بے کاری سے بچنا رہ۔

(۱۲) نماز کھڑی ہو گئی نماز کھڑی ہو گئی۔

(۱۳) بے شک معلّم اور طبیب کی جب قدر نہ کی جائے تو وہ [دل سے] خیرخواہی نہیں کرتے ہیں۔

(۱۴) جب گھر والا [گھر کا بزرگ] دف بجانے لگے تو گھر کے تمام لوگوں کا شیوہ ناچنا ہو جاتا ہے [بڑے کسی برائی کی ذرا سی ابتدا کر دیں تو چھوٹے بے خوف ہو کر بہت زیادہ کرنے لگتے ہیں]۔

(مِنَ القرآن)

(۱۵) سب کے سب فرشتے [آدمؑ کے سامنے] جھک گئے مگر ابلیس [نہ جھکا] اُس نے جھکنے والوں کا ساتھی ہونے سے صاف انکار کر دیا۔ (۱۶) بے شک جب زمین ریزہ ریزہ کر دی جائیگی اور تمہارا پروردگار اور صف بستہ فرشتے نمودار ہو جائیں گے۔ (۱۷) اور جو کچھ بھی بھلائی تم نے اپنے خود کے لئے پہلے سے پیش کر دی ہو گی تو اللہ کے ہاں اسے بہترین حالت اور بہت بڑے اجر کی صورت میں پاؤ گے۔ (۱۸) تو [اے اللہ!] جب تُو نے میری زندگی پوری کر دی [تو میرے بعد] تُو ہی تو ان پر نظر رکھنے والا تھا۔

مشق نمبر ۱۳۵- ہر جگہ میں تاکید معنوی کے لئے جو لفظ مناسب سمجھو وہ رکھو مثلاً:-

(۱) کُلُّهٗ (۲) کِلَاهُمَا (۳) کِلْتَیْهِمَا (۴) أَنْتَ (۵) جَمِیْعُهُمْ (۶) نَفْسُهٗ

ہر خالی جگہ میں کوئی مناسب مؤکّد رکھو۔ مثلاً:-

(۱) اَلْعُقَلَاءُ (۲) بُیُوْتُ مِصْرَ کُلُّهَا۔ (۳) لَا لَا أُفَتِّشُ (۴) یـا لا ۔

(۵) الصِّدقَ الصِّدقَ (۶) والِدَیكَ (۷) الطَّبِیبُ (۸) نحن۔

ایسے جملے بناؤ جن میں ذیل کے الفاظ تاکید معنوی سے مؤکّد کئے گئے ہوں اس طور سے کہ یہ الفاظ کبھی مرفوع ہوں کبھی منصوب کبھی مجرور مثلاً:-

جاء الحاکمُ نفسُه۔ رأیتُ الحاکمَ نفسَهٗ۔ سَلَّمْتُ علی الحاکمِ نفسِهٖ۔ عادَ المسافرون کُلُّهم۔ اِستَقْبَلْنَا المسافرین کُلَّهم۔ مررتُ علی المسافرین کُلِّهم۔ البُسُطُ الشرقیةُ کُلُّها جمیلةٌ۔ اشترینا البُسُطَ الشرقیةَ جمیعَها۔ جلسنا علی البُسُطِ الشرقیةِ کلها لم تحضرِ الفتاةُ المهذبةُ نفسُها بل أرسلتْ أختَها۔ الجوادانِ کِلاهُمَا قائِمَانِ۔ اسی طرح باقی جملے بنالو۔

ذیل کے جملے سے چار مثالیں اسم، فعل اور حرف اور جملے کی تاکید کی بناؤ

"لَا یَنْجَحُ الْکَسْلَانُ"

جیسے لا ینجحُ الکسلانُ الکسلانُ۔ لا ینجحُ لا ینجحُ الکسلانُ۔ لا لا

یعجز الکسلانُ - لا یعجز الکسلانُ لا یعجز الکسلانُ۔

مشق نمبر ۱۳۶

ذیل کے جملوں میں ضمائر متصلہ، بلارزہ اور مستترہ کی لفظی تاکید کرو مثلاً :-

(۱) اُکتبُوا انتم (۲) انتما (۳) انتم یا ایاکم (۴) انا (۵) انتُنّ۔
(۶) نحنُ یا ایانا (۷) ھُوَ (۸) انتَ۔

مشق نمبر ۱۳۷

ضمائر مرفوعہ بارزہ اور مستترہ کی تاکید معنوی نفس اور عین سے کرو مثلاً :-

(۱) انت نفسُکَ (۲) انتم انفُسُکُم (۳) انتِ نفسُکِ (۴) انتُنّ انفُسُکُنّ
(۵) انا نفسِی (۶) انتما انفُسُکُما (۷) ھو عینُہ (۸) انتم اَعیُنُکُم۔

مشق نمبر ۱۳۸

(۱) تین جملے ایسے بناؤ جن میں مُثنّیٰ کو کِلا اور کِلتا سے مؤکد کرو اس طرح کہ پہلے جملے میں مرفوع ہو دوسرے میں منصوب اور تیسرے میں مجرور۔ جیسے :-

جاء اَخَواہُ کِلاھُما - رأیتُ اَخَوَیہِ کِلَیھِما - مررتُ باَخَوَیہِ کِلَیھِما۔
جاءت اُختاہُ کِلتاھُما - " اُختَیہِ کِلتَیھِما - " باُختَیہِ کِلتَیھِما۔

(۲) تین جملے ایسے بناؤ جن میں سے ہر ایک نفس یا عین کی تاکید پر مشتمل ہو اس طرح کہ پہلے جملے میں مؤکد جمع مذکر سالم ہو، دوسرے میں جمع مؤنث سالم اور تیسرے میں جمع تکسیر (جمع مکسر) جیسے :-

حضر المسلمون أنفسهم - حضرت المسلمات أعينهن - حضر یا حضرت الشهود أنفسهم -

(۳) تین جملے ایسے بناؤ جن میں سے ہر ایک کُلٌّ یا جَمِیعٌ کی تاکید پر مشتمل ہو۔ اور پہلے جملے میں مؤکّد مفرد ہو دوسرے میں جمع مذکر سالم تیسرے میں جمع مؤنث سالم۔ جیسے:-

قرأت الكتابَ كُلَّهُ - حضر المسلمون كلّهم یا جمیعهم حضرت المعلّمات كُلُّهن یا جمیعُهُنَّ۔

(۴) چار جملے ایسے بناؤ جن میں سے ہر ایک ضمیر مرفوع پر مشتمل ہو جو نفس یا عین سے مؤکّد ہو۔ پہلے دو جملوں میں ضمیر متصل بارز ہو اور دو میں ضمیر مستتر جیسے:

أبَوَاهُ حضرا أنفسُهما - القضاةُ حضروا أعينُهم - القاضي حضر نفسُه - المعلّمة حضرت نفسُها ۔

تنبیہ:- مشق نمبر ۱۳۹ کی یہاں تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔

مشق نمبر ۱۴۰

آنے والے جملوں میں بَدَل اور مُبْدَل منہ کو الگ الگ پہچانو۔ اور بدل کی قسموں کی تعیین کرو:-

(۱) اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ [ایمان والوں کی ماں] عائشہ رضی اللہ عنہا [اللہ ان سے راضی ہو] روایتِ حدیث میں ایک سند [مانی جاتی] تھیں [اس دین اُمّ المؤمنین

مبدل منہ اور عائشہ بدل الکل ہے]۔

(۲) پانچویں صدی ہجری میں ابو حامد غزالی دین کے بہت بڑے آدمیوں میں سے ایک تھے [ابوحامد مبدل منہ اور غزالی بدل الکل] ہے۔

(۳) گرجا [یعنی] اس کا منارہ منہدم ہوگیا [اس میں بیعۃ مبدل منہ ہے اور منارہ بدل البعض ہے]۔

(۴) اکثر سیاح وادیٔ ملوک [یعنی] اس کے مقبروں کی زیارت کے لئے گئے [اس میں اکثرھم اور مقابر بدل البعض ہیں - وادی الملوک مبدل منہ ہے]۔

(۵) ہمیں شہر نے [یعنی] اس کی عمارتوں نے تعجب میں ڈال دیا اور سڑکوں نے [یعنی ان کی صفائی نے] ہمیں خوش کردیا [اس میں اَبْنِیَۃ بدل البعض ہے اور نظافۃ بدل الاشتمال ہے]۔

(۶) کتاب [یعنی] اس کا غلاف پارہ پارہ [ٹکڑے ٹکڑے] ہوگیا [اس میں غلاف بدل الاشتمال ہے]۔

(۷) ہم نے انگور [یعنی] اس کے پھل کاٹے اور ہم نے باغ کو [یعنی اس کے] دروازے کو بند کردیا [اس میں عِنَب اور باب بدل البعض ہیں]۔

من القرآن

(۱) ہمیں سیدھے راستہ پر چلا [یعنی] ان لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے اپنی نعمتیں نازل فرمائی ہیں۔ [صراط الذین بدل الکل ہے پہلے صراط کا]۔

(۲) بے شک پرہیزگار لوگ امن والے مقام میں [یعنی] باغوں اور

چشموں میں ہوں گے۔ [اس میں مقامٍ امینٍ مبدل منہ اور جنّاتٍ بدل الکل ہے]۔

(۳) اور نماز قائم کرو [کہ نماز ترک کر کے] مشرکین میں نہ شامل ہو جاؤ [یعنی] ان لوگوں میں سے [نہ بنو] جنھوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور خود گروہ گروہ ہو کر رہ گئے۔

[اس میں من المشرکین مبدل منہ ہے اور من الّذین فرّقوا اس سے بدل الکل ہے]۔

(۴) مگر جس نے توبہ کی [باز آگیا] اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو وہ جنّت میں داخل ہوں گے اور ان کی بالکل حق تلفی نہ ہوگی، [یعنی] ہمیشگی کے باغوں میں [داخل ہوں گے] جن کا خدائے رحمٰن نے غیب سے اپنے [نیک] بندوں سے وعدہ کر لیا ہے۔

[اس میں جنّۃ مبدل منہ اور جنّاتِ عدنٍ بدل الکل ہے]۔

(۵) تمھارے رب کی طرف سے ایک معاوضہ کے طور پر ایک انعام کے طور پر ٹھیک حساب سے [یہ انعام ہوگا اس پروردگار کی طرف سے] جو آسمان و زمین کا اور جو کچھ ان کے مابین ہے سب کا مالک ہے اور بڑا ہی مہربان ہے۔

[اس میں جزاءً مبدل منہ ہے عطاءً اور حساباً بدل الکل ہیں۔ اسی طرح ربّك مبدل منہ ہے اور ربّ السّمٰوات الخ اور الرّحمٰن بدل الکل ہیں] ٭

مشق نمبر ۱۴۱

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو مناسب بدل سے پُر کرو مثلاً:۔

(۱) ثَمَرُهَا (۲) هواؤُهَا (۳) صَوْتُهُ (۴) امواجُه

(۵) تذكيرُهُ يا بيانُه (۶) أثمارُه يا ابيجه (۷) نجومُهَا

(۸) أحمدُ يا اور کوئی نام ۔

مشق نمبر ۱۴۲

ذیل کے جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب مبدل منہ سے پُر کرو مثلاً:۔

(۱) القلمُ (۲) الاقلامُ (۳) التلامذةُ (۴) الشجرةَ

(۵) الواعظُ (۶) نَهْرُ النِّيلِ (۷) البلد (۸) الشوارعُ

(۹) السِّراجُ (۱۰) ليلاً ۔

مشق نمبر ۱۴۳

ایسے جملے بناؤ جن میں سے ہر ایک بدل اور مبدل منہ پر مشتمل ہو جو ذیل کے کلمات میں سے مناسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے چُن لئے جائیں مثلاً:۔

أَعْجَبَنِي الشُّبَّاكُ زُجَاجُهُ ۔ نَضِجَتِ النَّخْلَةُ بَلَحُهَا ۔ أُحِبُّ الخادمَ أمانتَهُ ۔ أوّلُ الخلفاءِ أبو بكرٍ الصِّدِّيقُ رضی اللہ عنہ ۔ نَعِمَ الطائرُ ريشُهُ ۔ يُعْجِبُنِي النَّمِرُ جُرْأَتُهُ ۔ طَابَ الثَّعْلَبُ جِلْدُهُ ۔ الامامُ أبو حنيفةَ كان أفقهَ النَّاسِ في استنباطِ المسائلِ وَأَوْرَعَهُمْ في عصرِهِ ۔

مشق نمبر ۱۴۴

بدل الکل کی تین مثالیں اس طور پر پیش کرو کہ ایک بار مرفوع ہوں ایک بار منصوب اور ایک بار مجرور ہوں۔ اسی طرح بدل البعض اور بدل الاشتمال کی مثلاً :- هٰذَا اَخُوْكَ زَيْدٌ۔ رَأَيْتُ اَخَاكَ زَيْدًا۔ اَلْكِتَابُ لِاَخِيْكَ زَيْدٍ۔ حَسُنَ الْغُلَامُ وَجْهُهٗ۔ رَأَيْتُ الْغُلَامَ وَجْهَهٗ۔ نَظَرْتُ اِلَى الْغُلَامِ وَجْهِهٖ۔ جَرَى النَّهْرُ مَاءُهٗ۔ رَأَيْتُ النَّهْرَ مَاءَهٗ۔ سَبَحْتُ فِي النَّهْرِ مَاءِهٖ۔

تنبیہ :- پہلے بدل الکل کی مثالیں ہیں پھر بدل البعض کی پھر بدل الاشتمال کی۔

تنبیہ :- مشق نمبر ۱۴۵ اور ۱۴۶ آسان ہیں۔ اس لئے انھیں یہاں نہیں لکھا گیا۔

مشق نمبر ۱۴۷ - ذیل کے جملوں میں ہر ایک حرفِ عطف کے بعد کوئی مناسب معطوف رکھو مثلاً۔ (۱) مدرسةٌ (۲) حِمَارًا (۳) فِضّةً (۴) عِنَبًا (۵) اَسْئِلَةً (۶) الوِلْدَانُ (۷) العُلَمَاءُ (۸) جُدْرانِهٖ۔

مشق نمبر ۱۴۸ - ذیل کے جملوں میں خالی مقامات میں معطوف علیہ رکھو۔ (۱) نظم الشّاعرُ (۲) الاُمَراءُ (۳) مِيلًا (۴) غَدًا (۵) مكتوبًا (۶) يَوْمًا۔

مشق نمبر ۱۴۹ - مختلف جملوں کے اندر الفاظ "اَبْوَاب" اور "شَبَابِيك" کے درمیان حروف عاطفہ ایک کے بعد ایک داخل کرو اور دونوں لفظوں کو حالتِ رفعی نصبی و جری میں لاؤ۔ اَغْلَقْتِ الاَبْوَابُ وَالشَّبَابِيكُ۔ اَغْلَقْتَ ... وَ ... لَنَا حَاجَةٌ فِي .... وَ .... اسی طرح فَ ثُمَّ، اَوْ وغیرہ تمام حروفِ عاطفہ یکے بعد دیگرے داخل کرو۔

مشق نمبر ۱۵۰ (عربی سے اُردو)

(۱) تیرا کسی شے سے محبت کرنا [تجھے] اندھا اور بہرا بنا دیتا ہے [یعنے محبت کی وجہ سے

لے قمیص۔ نگینہ۔

تو اس چیز کے عیبوں کو نہ دیکھ سکتا ہے نہ سُن سکتا ہے] (۲) شریروں سے میل جول رکھنا بہت بڑے خطروں میں سے ایک خطرہ ہے (۳) عرب کی مہمان نوازی دنیا میں مشہور ہے۔ (۴) کربلا کے اندر حالتِ مظلومیت میں حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کے مقتول ہونے [شہادت] نے مجھے غمگین کر دیا (۵) میں خانگی مدرسہ میں گیا تو طلباء کا وطنی گیت گانا مجھے بہت پسند آیا۔ (۶) لوگوں کا علماء کو عزت دینا اور نیک باتوں میں ان کی پیروی کرنا قوم کی ترقی کا باعث ہوا کرتا ہے اور وطن کی خوشحالی پیدا کرتا ہے۔ (۷) اسلام پانچ چیزوں پر بنا کیا گیا ہے۔ اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور نماز کی پابندی کرنا اور زکوٰۃ دینا۔ اور حج کرنا۔ اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے بھائی [کسی مسلمان] کو دیکھ کر [خوشی سے] مسکرا دینا ایک صدقہ [ثواب کا کام] ہے۔ اور اچھی بات کی ہدایت کر دینا ایک خیرات ہے اور برائی سے روکنا ایک خیرات ہے اور کمزور بینائی والے کی مدد کر دینا تیرے لئے ایک خیرات ہے اور راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی [وغیرہ تکلیف دینے والی چیزیں] ہٹا دینا تیرے لئے ایک خیرات ہے (۹) کیا فلسطین میں مسلمانوں کا یہودیوں کے ہاتھ جائدادیں بیچنا جہالت نہیں ہے؟ کیونکہ یہ معاملہ درحقیقت یہودیوں کو اس پاک سرزمین سے مسلمانوں کے نکال دینے پر قادر بنا دینا ہے جس میں صحابہؓ کی یادگار ہے اور جس میں مسلمانوں کے متعلق اماکن مقدسہ کے احترام اور تیرہ سو سال سے ان [مقامات] کی حفاظت کی شہادت موجود ہے۔ (۱۰) ذرا صبر کر کیونکہ سختی کے بعد آسانی [ضرور] ہے۔ اور ہر ایک کام کے لئے ایک وقت ہے اور ایک تدبیر ہے۔ اور سب کی حفاظت کرنے والے [خدا] کو ہمارے حالات پر نظر ہے اور ہماری تدبیر کے اوپر اللہ تعالیٰ کی تقدیر [ہر کام کا اندازہ] مقرر ہے۔

مشق نمبر ۱۵۱

(۱) اگر بعض لوگوں کو بعض کے ذریعہ اللہ کی طرف سے دفع فرمانا نہ ہوتا تو ساری زمین [دنیا] تباہ ہو جاتی۔ (۲) اے لوگو! تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ایک نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی دوا اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت آگئی (۳) اے میری قوم! اگر میرا [وعظ و پند کے لئے] کھڑا رہنا اور اللہ کی آیتوں [نشانیوں] سے تمھاری یاد دہانی اور نصیحت کرنا تمھیں شاق گزرتا ہے تو [تمھاری مرضی] میں نے تو [اپنا معاملہ] اللہ پر سونپ دیا ہے (۴) کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجدِ حرام [مکہ کی مسجد] کی خدمت کرنا اس شخص کے [کام] کے برابر سمجھ لیا ہے جو اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لا چکا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ [تمھارا یہ خیال غلط ہے] وہ سب مساوی نہیں ہو سکتے ہیں [بلکہ مؤخر الذکر کا درجہ بہت اونچا ہے]۔ (۵) ان [کفارِ مکہ] کی نماز بیت اللہ کے پاس سیٹی بجانے اور تالیاں چٹخانے کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہوا کرتی تھی (۶) ابراہیمؑ کا اپنے [کافر] باپ کے لئے بخشش مانگنا صرف ایک وعدے کے سبب سے تھا، جو انھوں نے اس سے کر لیا تھا۔ (۷) [دشوار گزار راستے طے کر لینے سے یہ مراد ہے] کسی کی گردن کھول دینا [غلام کو آزاد کر دینا] یا بھوک کے دنوں میں کسی رشتہ دار یتیم کو یا کسی فاقہ کش مسکین کو کھانا کھلا دینا۔ پھر یہ کہ وہ [ایسا کارِ خیر کرنے والا] ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لا چکے ہیں اور صبر و برداشت کی باہم وصیت کرتے ہیں اور رحم و ہمدردی کی بھی باہم وصیت کرتے رہتے ہیں۔ بس وہی برکت والے لوگ ہیں۔ (۸) رومی لوگ [عرب کے] قریب کی زمین میں [ایرانیوں سے] ہار گئے اور [مگر] وہ اپنے مغلوب ہو جانے کے بعد چند ہی سالوں میں

[ایرانیوں پر] غالب آجائیں گے ؛

مشق نمبر ۱۵۲ (قرآن سے)

(۱) کیا اللہ [تعالیٰ و برتر] اپنے بندے [کی مدد کے لئے] کافی نہیں ہے؟ (۲) پس اللہ ہی کی پرستش کرو اس طرح کہ خالص اس کی بندگی تمہارے مدنظر ہے [کسی اور کی خوشی پانا خوشی کا بالکل خیال نہ ہے] (۳) ہر ایک نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے (۴) [ملکہ سبا بلقیس نے کہا] میں ان [سلیمانؑ] کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھتی ہوں کہ بھیجے ہوئے قاصد کس چیز [کس جواب] کے ساتھ واپس آتے ہیں۔ (۵) [کافروں نے کہا] کیا ہم ایک دیوانے شاعر کی خاطر اپنے معبودوں کو چھوڑ دینے والے ہیں؟ (۶) کیا اس نے تمام معبودوں کو [سمیٹ کر] ایک ہی معبود بنا رکھا ہے؟ یہ تو بڑی عجیب [ما قابل فہم] بات ہے۔ (۷) جن لوگوں کے دل اللہ کی یاد کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں ان کے لئے بڑی بھاری مصیبت ہے (۸) بیشک میں اس شخص کے لئے بڑا بخشنے والا ہوں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے (۹) اس میں ہر صابر شکر گزار کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں (۱۰) [موسیٰؑ نے کہا اے رب!] میرا بھائی ہارونؑ مجھ سے زیادہ فصیح ہے تو اسے بھی میرے ساتھ مددگار کے طور پر بھیج کہ وہ میری تصدیق کرے (۱۱) اگر تو مجھے مال و اولاد کے اعتبار سے کمتر دیکھتا ہے تو [کوئی مضائقہ نہیں] مجھے امید ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر باغ عطا فرمائے گا۔ (۱۲) وہی خدا ہے جس نے اَن پڑھ لوگوں میں ایک پیغمبر ان ہی میں سے بنا بھیجا جو انھیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے [یعنے اخلاق درست کرتا ہے] اور انھیں کتاب [قرآن] اور دانائی کی باتیں سکھاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس سے پیشتر وہ لوگ کھلی گمراہی میں [بھٹک رہے] تھے ؛

مشق نمبر ۱۵۳ (اشعار کا ترجمہ)

۱ تمام نبیوں میں سب سے اچھا نبی جس کے متعلق توراۃ و انجیل نے اس کے زمانے سے پیشتر ہی [اس کی آمد کی] خبر دی تھی۔ جو اپنی ہتھیلی میں سخت پتھر کو گویا کر دینے والا اور اپنی خوش بیانی کے مقابلہ میں بڑے بڑے خوش بیانوں کو گونگا بنا دینے والا ہے۔

۲ اور اپنے حُسن کے مقابلے میں روشن چاند کو اس کے کامل ہونے کی صورت میں بھی ماند کر دینے والا اور اپنے احسان کے مقابلے میں ابر کو بھی شرما دینے والا ہے ۔

---

۱ زمانے کو اس کی طبیعت [کے اقتضا] کے خلاف جو شخص مجبور کرنے والا ہو [کرنا چاہتا ہو] وہ گویا پانی میں آگ کی چنگاری تلاش کرنے والا ہے۔ اور جب تُو محال چیز کی امید کرتا ہے تو اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ تو ایک لڑھکنے والے کنارے پر امید کی عمارت بنا رہا ہے۔

۲ [در حقیقت] زندگی ایک نیند ہے اور موت ایک بیداری ہے اور آدمی ان دونوں کے درمیان ایک گزر جانے والا خیال [ہی خیال] ہے ۔

۳ خوف و خطر کے موقع پر تو سخت چٹان سے بھی زیادہ سخت ہو جا اور اطراف عالم میں ایک مثل [کہاوت] سے زیادہ سیر کرنے والا بن جا۔ شیریں مذاق بھی رہ، تلخ مزاج بھی رہ، نرم بھی تند بھی، سخت بھی منکسر بھی رہ، اور بڑا داؤں پیچ والا بھی رہا کر۔ ۴ مہذب، تیز فہم، پاک طینت، خوش طبع اور بہادر بنا رہ۔ مگر ڈرپوک اور کم ہمت نہ ہونا۔

۵ اور جس شخص کے لباسوں میں پرہیزگاری کے جوڑے نہ ہوں، وہ ننگا ہے، اگرچہ [بظاہر] عمدہ عمدہ پوشاکوں سے ڈھکا ہوا ہو ۔

مشق نمبر ۱۵۴

(۱) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں [بولیوں] اور تمہارے رنگوں کا جُدا جُدا ہونا [بھی اس کی قدرت کی خاص] نشانیوں میں سے ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ان باتوں میں تمام جہان والوں کے لئے [اس کے وجود اور اس کی قدرت کی] بے شمار نشانیاں [شہادتیں] موجود ہیں۔ (۲) اُس [سلیمانؑ] کے لئے وہ جو چاہتے تھے شاندار عمارتیں اور تصویریں حوضوں کی مانند بڑے بڑے لگن اور گڑی ہوئی دیگیں [وغیرہ] وہ [ان کے جنات] بنادیا کرتے تھے۔ اے آلِ داوٗد! شکر گزاری اختیار کرو۔ میرے بندوں میں تھوڑے ہی شکر گزار بندے ہیں۔ (۳) [ملکۂ سبا نے] کہا یقینی بات ہے کہ سلاطین جب کسی گاؤں میں [فاتحانہ طور پر] داخل ہوتے ہیں تو اسے [جوشِ انتقام میں] برباد کر دیتے ہیں اور اس گاؤں کے معزز لوگوں کو ذلیل بنا ڈالتے ہیں۔ (۴) [لقمانؑ نے کہا] اے میرے پیارے بیٹے! نماز کو قائم رکھ۔ اچھی باتوں کا حکم دیا کر اور بُری باتوں سے روک دیا کر اور [اس کی وجہ سے] تجھ پر جو تکلیفیں آپڑیں انہیں برداشت کر لے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ کام [معمولی نہیں ہے بلکہ] بڑے عزم کا ہے اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیمی کر۔ بے شک سب سے مکروہ آواز گدھوں کی آواز ہے۔ (۵) جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام بھی کئے ہم انہیں جنت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ ہی رہیں گے۔ کام کرنے والوں کا اجر بڑا اچھا ہے۔ (۶) پاک [نیک طینت] عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے ہیں ؞

مشق نمبر ۱۵۵ (اشعار کا ترجمہ)

کہاں ہیں وہ غلام جنھیں تُو نے ذخیرہ بنا رکھا تھا؟ کہاں ہیں حمایتی اور کہاں ہیں آبدار شمشیریں اور نیزے؟ کہاں ہیں شہسوار سپاہی؟ اور غلاموں [خادموں] نے کیا کیا [کہاں چلے گئے؟] کہاں ہیں تیز تلواریں اور مقام خط کے بنے ہوئے باریک دھار والے نیزے؟ کہاں ہیں تیر انداز کیا تُو روکا نہیں گیا [تجھے بچایا نہیں گیا] ان کی نیزوں کی مدد سے؟ جبکہ مَوت کے تیر ترکش سے نکل کر تیری طرف آتے۔ وہ صورتیں کہاں گئیں جو تر و تازہ تھیں؟ جن کے سامنے پردے اور چلمنیں لگائی جاتی تھیں؟ ان سب کو دفن کیے جانے کے بعد ایک پُکارنے والے نے پکار کر کہا، تمھارے تخت و تاج اور قیمتی پوشاکیں اب کہاں ہیں؟

کیا تیرا چھوٹا سا خال، گلاب کے چھوٹے سے پھول میں ذرا سے مُشک سے بنایا ہوا ایک چھوٹا سا نقطہ ہے؟ یا ایک پیارے رخسار میں بنایا ہوا ایک چھوٹا نقش ہے؟

اور وہ چاشت کے وقت چمکنے والا تیرا مکھڑا ہے! یا [برج] سعد میں ایک چھوٹا سا چاند ہی ایک پیارا سا لڑکا ہے یا چھوٹی سی ہرن ہے ایک چھوٹی سی قبا کے اندر؟ جو چھوٹے سے شیر کی مانند خوفناک حملہ کرنے والا ہے۔

تنبیہ :- اسم تصغیر میں اکثر چھوٹے پن کے معنے ہوتے ہیں، کبھی پیار کے لئے تصغیر ہوتی ہے۔

مشق نمبر ۱۵۶ (اشعار کا ترجمہ)

(۱) وہ مشرق کی جانب رُخ کرکے چلی اور میں مغرب کی جانب۔ مشرق کی طرف جانے

والے میں اور مغرب کی طرف جانے والے میں بہت بڑا بُعد ہے۔

(۲) میں تو اپنے دشمنوں کے پڑوس میں رہ گیا [یعنے دنیا میں رہ گیا] اور وہ تو اپنے حقیقی مالک کے پڑوس میں چلا گیا [یعنے گزر گیا] اس کے پڑوس اور میرے پڑوس میں بڑا بھاری فرق ہے۔

(۳) یہ امر بعید ہے کہ وہ میرے ساتھ صلح رکھے اور میں اس سے دشمنی کروں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ آزاد طبیعت والا ادیب اپنے زمانے کا لڑاکو [دشمن] سمجھا جاتا ہے۔

(۴) عشق حلال کا واسطہ دے کر میں نے تجھ سے التجا کی کہ اُن باتوں میں بخیلی نہ کر جو میرے دل کو خوش کرتی ہیں۔

(۵) دیکھ! میرے جوشِ محبت سے میری بے قراری دوچند ہوگئی اور اس نے مجھے مجالس کا ایک چرچا بنا رکھا ہے [یعنے لوگ مجھے پاگل سمجھ کر ہر جگہ میرا چرچا کرتے رہتے ہیں]

(۶) بہتیرے بھائی [یعنے دوست] ایسے ہیں جنھیں میں نے [اپنے بچاؤ کی] زرہیں سمجھ رکھا۔ تو فی الواقع وہ زرہیں تو ثابت ہوئے مگر [میرے لئے نہیں بلکہ] دشمنوں کے لئے۔

(۷) اور میں نے انھیں سیدھا نشانے پر لگنے والا تیر سمجھ رکھا تھا۔ تو درحقیقت وہ ایسے ہی تیر ثابت ہوئے مگر [دشمنوں کو لگنے والے نہیں بلکہ] میرے دل میں لگنے والے۔

(۸) یہ دنیا منہ بھر کر [یعنے خوب پکار کر] کہہ رہی ہے کہ خبردار رہ، خبردار رہ میرے مکر اور میرے اچانک حملے سے۔

(۹) تو [دیکھو] میری مسکراہٹ تمھیں دھوکا نہ دینے پائے۔ کیونکہ میری بات تو ہنسا دینے والی ہے لیکن میرا کام رُلا دینے والا ہے۔

مشقی حکایت کا ترجمہ

ایک بوڑھے شخص نے ایک طبیب سے بدہضمی کی شکایت کی۔ تو حکیم [صاحب] نے کہا جانے دو بدہضمی کو۔ کیونکہ یہ تو بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے۔ پھر اس نے بینائی کی کمزوری کی شکایت کی تو حکیم [صاحب] نے فرمایا [بڑے میاں] ضعف بصر کو بھی چھوڑیئے، کیونکہ یہ بھی بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے پھر اس نے کان کے بھاری ہونے کی شکایت کی، تو [حکیم نے] کہا، بوڑھوں سے قوتِ سماعت تو دور ہی رہتی ہے۔ کیونکہ کم سنائی دینا بھی بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے۔ پھر نیند کی شکایت کی تو [پھر طبیب نے] کہا، نیند میں اور بوڑھوں میں بڑا بُعد ہے، کیونکہ نیند کی کمی بھی بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے۔ پھر ضعفِ باہ کی شکایت کی، تو [حکیم صاحب نے] فرمایا، باہ کی کمزوری تو بوڑھوں کے پاس دوڑتی آتی ہے کیونکہ ضعفِ باہ بھی بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے۔ پھر تو بڑے میاں نے [بگڑ کر] اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم ہی لو اس احمق کو اور تم ہی اپنے [گلے] لپٹا لو اس جاہل کو اور سنبھالے رہو اس غبی [کم فہم] کو جسے ذرا بھی سمجھ نہیں ہے۔ اس میں اور طوطے میں سوا انسانی صورت کے اور کوئی فرق نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ان دو لفظوں کے سوا کچھ بول ہی نہیں سکتا۔ تو حکیم [صاحب] نے مسکرا دیا اور فرمایا، بڑے میاں غصہ کر لیجئے کیونکہ یہ بھی بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے ۔

سبق نمبر ۵۷ کے بقیہ اشعار کا ترجمہ

اگرچہ اصل کتاب میں اشعار پر نمبر نہیں لگے ہیں۔ لیکن یہاں نمبر لگا کر ترجمہ کیا گیا ہے:

(۱) مجھ پر ایسی مصیبتیں ڈالی گئی ہیں کہ اگر وہ [روشن] دِنوں پر ڈالی جائیں تو وہ [اندھیری] راتیں بن جائیں۔

تنبیہ۔ یہ شعر حضرت علی یا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تدفین کے بعد کہا گیا تھا۔ اس میں مَصَائِب اور لَیَالِی غیر منصرف ہیں۔ لیکن ضرورتِ شعری سے ان پر تنوین پڑھی گئی ہے۔

(۲) اس نے ایک زمانے تک محبت کو چھپائے رکھا پھر [آخر کو] ظاہر کر ہی دیا۔ اور صبح کی تو عشق کی اطاعت میں اور شام کی [تو اس کی غلامی میں]۔

(۳) اے وہ شخص جو لوگوں کے ساتھ احسان کرنے میں سب سے بڑھ کر ہے اور بھول چوک کرنے والے کے ساتھ سب سے زیادہ چشم پوشی کرنے والا ہے۔

(۴) میں آپ کے عہد کو بھول گیا اور بھول [ایک ایسا جرم ہے جو] قابلِ درگزر ہے پس آپ معاف کر دیں، کیونکہ سب سے پہلا بھولنے والا شخص وہ ہے جو سب سے پہلا انسان [آدمؑ] ہے۔ [یعنے سب سے پہلے بھول حضرت آدمؑ سے ہوئی تھی]۔

(۵) میں نے لوگوں کو دیکھا کہ مائل ہو رہے ہیں اس کی طرف جسکے پاس مال ہے۔

(۶) اور جسکے پاس مال نہیں ہے تو لوگ اس کی طرف سے مُنہ موڑ رہے ہیں۔

(۷) اگر تم کسی ایسے شخص کے ساتھ [گفتگو میں] مبتلا کر دیے جاؤ جس کے پاس اخلاق کا [نام و نشان] نہیں ہے۔ تو [اس وقت] تم ایسے [گونگے بہرے]

بن جاؤ گویا تم نے کچھ سنا ہی نہیں اور اس نے کچھ کہا ہی نہیں۔

(۸) تم پر سلام! کیا تم اپنے عہد پر قائم ہو؟ یا زمانے نے تمھیں میرے عہدوں کو بھلا دیا اس لئے تم لگے ان میں خیانت کرنے [عہد شکنی کرنے لگے]۔

(۹) اگر کوئی شائق ملاقات اپنی طاقت سے زیادہ تکلیف لے سکتا تو منبر خود ہی آپ کے پاس چلا آتا [یعنے منبر کو آپ کی دیدار کا اتنا اشتیاق ہے کہ ممکن ہوتا تو خود آپ کے پاس دوڑتا چلا آتا]۔

(۱۰) یا تو آپ اپنے حق کے مطابق مؤاخذہ کر لیجئے [سزا دیجئے] اگر نہیں تو اپنے حلم سے اس [مجرم] کو معاف کر دیجئے [دونوں باتوں کا آپ کو اختیار ہے]۔

تنبیہ:۔ اس شعر میں لفظ وَاِلَّا دراصل وَاِنْ لَا ۔ وَاِلَّا ہے۔ [یعنے اور اگر نہیں تو]۔

(۱۱) اے وہ ذات جس کی یاد سے آفتوں اور مصیبتوں کے عقدے حل ہو جاتے ہیں۔

(۱۲) بندوں پر تو ہی نگہبان ہے اور عالم بالا میں تو ہی ایک اکیلا ہے۔

(۱۳) جو تیری فرمانبرداری کرے تو اسے عزت دینے والا ہے اور ہر منکر کو ذلیل کرنے والا ہے۔

(۱۴) تیرے ہی پوشیدہ الطاف سے ناموافق زمانے کے مقابلے میں مدد لی جاتی ہے۔

(۱۵) بے شک افکار کے لشکر میرے اس دل پر حملہ کر رہے ہیں۔

(۱۶) پس تو ہی اپنی قدرت سے میری تکلیف کو دور کر دے۔ اے وہ [خدا] جو اچھے اچھے انعام اور بخششیں عطا فرمانے کا سزاوار ہے۔

(۱۷) تو ہی تو سبب بنانے والا اور [ہر کام کو] آسان اور سہل کرنے والا اور تو

ہی مددگار رہے۔

(۱۸) تو [اے اللہ!] ہمارے لئے قریب میں کشادگی کا سبب بنادے۔ اے میرے خدا دیر نہ کر۔

(۱۹) تو ہی میرا مہربان ہوجا، کیونکہ میں یگانوں اور بیگانوں سے مایوس ہو چکا ہوں۔

(۲۰) پھر درود اور سلام ہو نبی [محمدؐ] پر اور ان کی معزز اور بزرگ آل پر۔

تمّ المفتاح الجزء الرابع من كتاب تسهيل الأدب فى لسان العرب يوم الأربعاء الثامن من شهر المحرم الحرام ۱۳۸۰ فلله الحمد فى البداية والنهاية والصلوٰة والسلام على محمد المبعوث الى العالمين رحمة وهداية وعلى آله وصحبه وتابعيه الى يوم القيامة

الحمد لله

کتاب عربی کا معلم کے چاروں حصے مع ان کی کلیدوں کے شائع کرنے کی توفیق میسر آگئی۔ اگرچہ حالات کے باعث تاخیر بہت ہوگئی اور شائقین عربی کو انتظار کی سخت تکلیف برداشت کرنی پڑی جس کا ہمیں سخت افسوس ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور اس کے توسط سے طالبینِ عربی کے لئے فہم قرآن مجید آسان بنائے، آمین۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ سینکڑوں خطوط سے پتہ چلتا ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ بہتیرے شائقین گھر بیٹھے زبانِ عربی اور قرآن مجید سمجھنے کی دولت حاصل کر چکے ہیں۔ متعدد مدارسِ عربیہ اور ہائی سکولوں میں یہ کتاب رائج ہو چکی ہے۔

اس زمانے میں کسی کتاب کی اشاعت و ترویج کے جتنے ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں اس عاجز سے اس کا عشر عشیر بھی نہ ہو سکا۔ مگر یہ ایک عجیب اور خلاف عادت ہے کہ ہندستان و پاکستان کے ہر گوشے میں یہ کتاب مشہور ہو گئی ہے اور ہر جگہ سے اس کے متعلق بڑی بڑی تعریفیں آرہی ہیں۔ اگر یہ عاجز اس بات پر مسرّت آمیز فخر کرے تو بیجا نہیں کہ اس کتاب کے خاص مداحین میں یہ بزرگانِ دین بھی شامل ہیں :-

شیخ الاسلام حضرۃ العلامہ مولٰنا شبیر احمد عثمانیؒ، حضرۃ العلامہ مولٰنا سید ابوالاعلیٰ مودودی، حضرۃ العلامہ سید مناظر احسن گیلانی استاذ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد (دکن) و دیگر اساتذۂ کبار جامعہ موصوف۔

بہرحال اب جبکہ عربی تعلیم، بالکل آسان ہو گئی ہے اس لئے ہر مسلم طالب علم کا فرض ہے کہ وہ عربی سیکھے کہ اللہ تعالےٰ کے آخری پیغام قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ کے سمجھنے کی سعادت حاصل کرے :

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ۔ کراچی ۱

اللہ

اساسِ عربی

عربی صرف و نحو کے سلیس قواعد

(مؤلفہ محمد نعیم الرحمٰن ایم اے)

طول ۱۰ انچ ـ عرض ۶½ انچ صفحات ۳۳۰

زبانِ عربی کے قواعد صرف و نحو کی تدوین ایک مستقل فن ہے اور لاکھوں صفحات کا میدان بھی اس کے لئے تنگ ہے۔

قواعد کی کتابوں کا یہ دفتر چونکہ مختلف زمانوں اور زبانوں میں لکھا گیا ہے اس لئے وہ ہر زبان و مکان کی ضروریات کو مدِنظر رکھ کر لکھا گیا ہے موجودہ زمانے کی حالت یہ ہے کہ عربی کی ضرورت بہت زیادہ ہے اور فرصت بالکل مفقود، ایسی صورت میں طویل کتب زمانہ حال کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ ایک ایسی عربی گرامر کی ضرورت عرصے سے محسوس کی جا رہی تھی جو طلبہ کو آسان اور جدید اسلوب پر کم سے کم مدت میں عربی زبان سکھا دے موجودہ طالبِ علم کی انہی ضروریات کے پیشِ نظر اس کتاب میں عربی قواعد کو نہایت جامع انداز میں اور جدید اصول پر مرتب کیا گیا ہے۔ مسائل کی بحث و ترتیب عربی زبان کے مشہور نحوی ٹیچر کی عربی گرامر پر مبنی ہے اور ساتھ ہی ساتھ ائمہ فن مثلاً سیبویہ، ابن مالک اور زمخشری وغیرہم کی تصانیف سے استمداد کر کے مطالب کو زیادہ واضح اور سہل بنانے کی کوشش کی گئی ہے جس سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے۔

اس کتاب میں عربی صرف و نحو کے تمام مسائل آ گئے ہیں مسائل کی جامعیت اور فوائد کی کثرت کے باعث امید ہے کہ یہ کتاب طلبہ کی ضروریات کے لئے کافی ہو گی۔

قدیمی کتب خانہ۔ پوسٹ بکس نمبر ـــ آرام باغ کراچی ۱